ایگری مارکیٹنگ راؤنڈ اپ

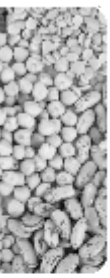
مارچ 2016ء



ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ (مارکیٹنگ ونگ) حکومتِ پنجاب







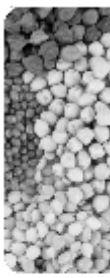


فہرست مضامین

1	گندم	4
2	مکئی	7
3	چاول سپر باسمتی	10
4	چاول اری	14
5	چینی سفید	15
6	چنا سیاہ	18
7	ماش	21
8	مسور	23
9	مونگ	26
10	پیاز	28
11	آلو	32
12	ٹماٹر	36
13	سرخ مرچ	39









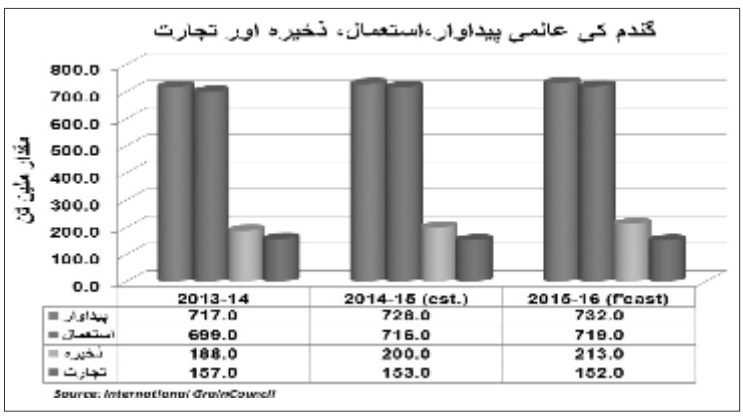
پیش لفظ

محکمہ زراعت مارکیٹنگ ونگ پنجاب، لاہور ہر ماہ مارکیٹنگ راؤنڈاپ شائع کرتا ہے جس میں پنجاب کی مقامی منڈیوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی منڈیوں میں زرعی اجناس کی قیمتوں کا موازنہ دیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ مختلف زرعی اجناس جس میں گندم، مکئی، چاول، گنا وغیرہ کی عالمی سطح پر پیداوار، استعمال، برآمد اور اُس کے موجودہ ذخائر کا تقابلی جائزہ بھی موجود ہوتا ہے۔پنجاب کی بڑی منڈیاں لاہور، فیصل آباد، سرگودھا، ملتان، گوجرانوالہ، اوکاڑہ، راولپنڈی، رحیم یار خان ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور سے روزانہ کی بنیاد پر زرعی اجناس کی قیمتیں اکٹھی کی جاتی ہیں۔ اِن قیمتوں کو اکٹھا کرنے کے بعد موجودہ ماہ کی اوسط قیمتوں کا گذشتہ ماہ کے ساتھ اور گذشتہ سال کے اُسی ماہ کے ساتھ موازنہ گراف اور گوشوارہ کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔اس سے زرعی اجناس کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا باآسانی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔زرعی اجناس کی مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں رسد، طلب اور اُن کی قیمتیں کو مدنظر رکھتے ہوئے سفارشات بھی مرتب کی جاتی ہیں۔مارکیٹنگ راؤنڈاپ کاشتکاروں کو بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کیا جاتا ہے تاکہ اُن کو زرعی اجناس کی مارکیٹنگ کے بارے میں آگاہ کیا جاسکے۔مارکیٹنگ راؤنڈاپ سے زرعی اجناس کے کاروبار سے منسلک اشخاص، برآمدکنندگان، حکومتی اہلکار، ملز مالکان اور پالیسی میکر بھی مستفید ہوسکتے ہیں۔لہٰذا مارکیٹنگ راؤنڈاپ کے قارئین سے التماس ہے کہ وہ اس ماہانہ راؤنڈاپ کو بہتر بنانے کے لئے اپنی قیمتی تجاویز سے آگاہ کریں تاکہ ان تجاویز کو مدنظر رکھ کر مارکیٹنگ راؤنڈاپ کو مزید بہتر کیا جاسکے۔قارئین اس سلسلہ میں اپنی تجاویز محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk یا محکمہ کی ٹال فری لائن 0800-51111 پر بھی ریکارڈ کراسکتے ہیں۔مزید یہ کہ مارکیٹنگ راونڈاپ کو محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔اس مارکیٹنگ راؤنڈاپ کی تیاری میں ہماری ریسرچ ٹیم، محمد اشرف ناظمِ زراعت (معاشیات وتجارت) اور محمد اجمل پراجیکٹ منیجر ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی خدمات شامل ہیں۔

ڈاکٹر فرح مسعود
سپیشل سیکرٹری (مارکیٹنگ)
محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

گندم

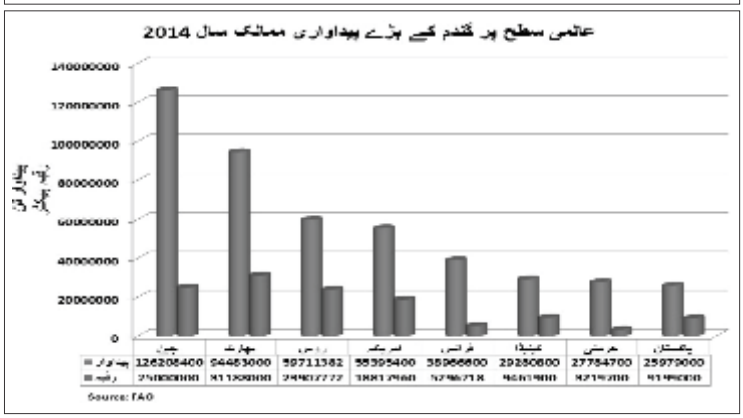
انٹرنیشنل گرین کونسل کے تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق سال 14-2013 کے دوران گندم کی مجموعی عالمی پیداوار 717 ملین ٹن تھی جو کہ سال 15-2014 کے دوران بڑھ کر 728 ملین ٹن اور سال 16-2015 کے دوران مزید بڑھ کر 732 ملین ٹن ہونے کی توقع ہے۔ سال 16-2015 کے دوران گندم کا عالمی استعمال 719 ملین ٹن رہنے کی توقع ہے جبکہ عالمی ذخائر 200 ملین ٹن سے بڑھ کر 213 ملین ٹن ہونے کی امید ہے مگر گندم کی عالمی تجارت میں 1 ملین ٹن کی کمی کے بعد 152 ملین ٹن پر رہنے کی توقع کی جارہی ہے۔ رواں سال کے دوران عالمی منڈی میں گندم کی قیمتوں میں مسلسل کمی کا رجحان ہے۔ گندم کی عالمی قیمت 04-03-2016 کو 207 ڈالر فی ٹن کی سطح پر آچکی تھی۔ گندم کی عالمی قیمتوں میں کمی کا رجحان عالمی سطح پر گندم کی پیداوار اور گندم کے ذخائر میں اضافے کی وجہ سے ممکن ہوا۔



	2013-14	2014-15 (est.)	2015-16 (Feast)
پیداوار	717.0	728.0	732.0
استعمال	699.0	716.0	719.0
ذخیرہ	188.0	200.0	213.0
تجارت	157.0	153.0	152.0

Source: International Grain Council

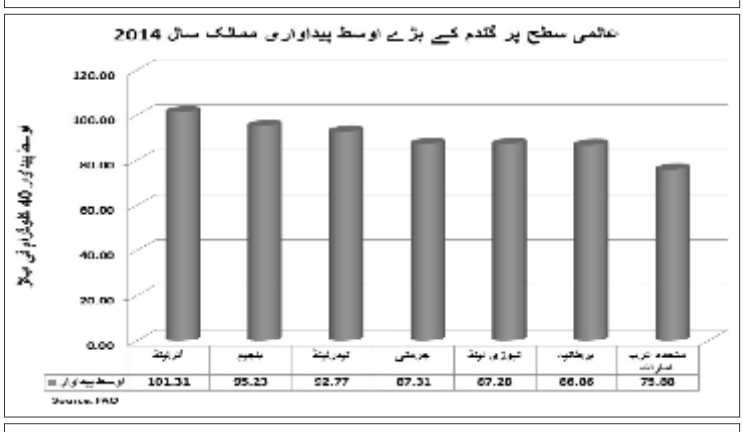
عالمی سطح پر گندم کے بڑے پیداواری ممالک کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ سال 2014 میں چین 126.21 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ پہلے نمبر پر، بھارت 94.48 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ دوسرے، روس 59.71 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، امریکہ 55.40 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، فرانس 38.97 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، کینیڈا 29.28 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے، جرمنی 27.78 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں جبکہ پاکستان 25.979 ملین ٹن کے ساتھ آٹھویں نمبر پر ہے۔



	چین	بھارت	روس	امریکہ	فرانس	کینیڈا	جرمنی	پاکستان
پیداوار	126208400	94483000	59711382	55395400	38966800	29280800	27784700	25979000
رقبہ	24180000	31200000	24901777	18813460	5296718	9611900	6219200	6149000

Source: FAO

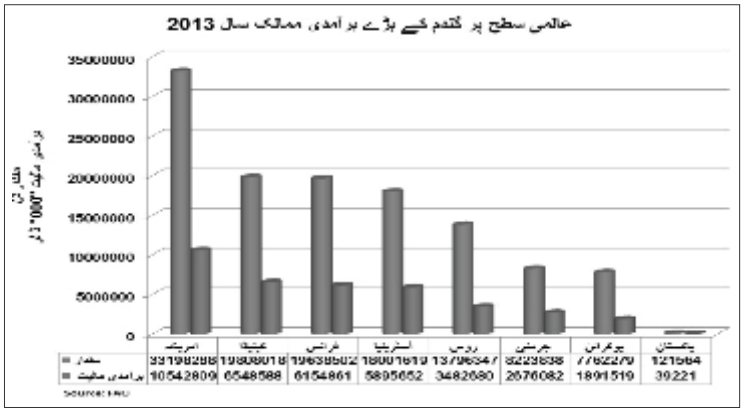
سال 2014 کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق گندم کی اوسط پیداوار فی ایکڑ کے لحاظ سے آئرلینڈ عالمی سطح پر پہلے، بلجیم دوسرے، نیدرلینڈ تیسرے، جرمنی چوتھے، نیوزی لینڈ پانچویں، برطانیہ چھٹے، متحدہ عرب امارات ساتویں جبکہ پاکستان 64 ویں نمبر پر ہے۔



	آئرلینڈ	بلجیم	نیدرلینڈ	جرمنی	نیوزی لینڈ	برطانیہ	متحدہ عرب امارات
اوسط پیداوار	101.31	95.23	92.77	87.31	87.20	86.86	79.80

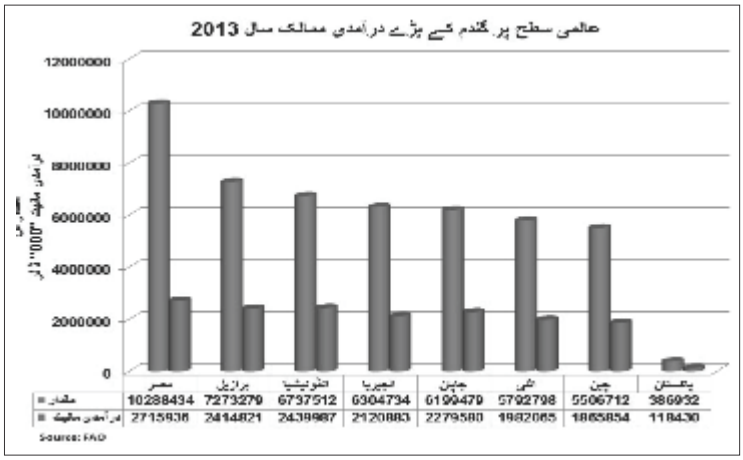
Source: FAO

سال 2013 کے گندم کے برآمدی اعداد وشمار کے مطابق امریکہ گندم کا سب سے بڑا برآمدی ملک ہے۔ جبکہ کینیڈا دوسرے، فرانس تیسرے، آسٹریلیا چوتھے، روس پانچویں، جرمنی چھٹے، یوکرائن ساتویں اور پاکستان گندم کے برآمدی ممالک میں 41 ویں نمبر پر ہے۔



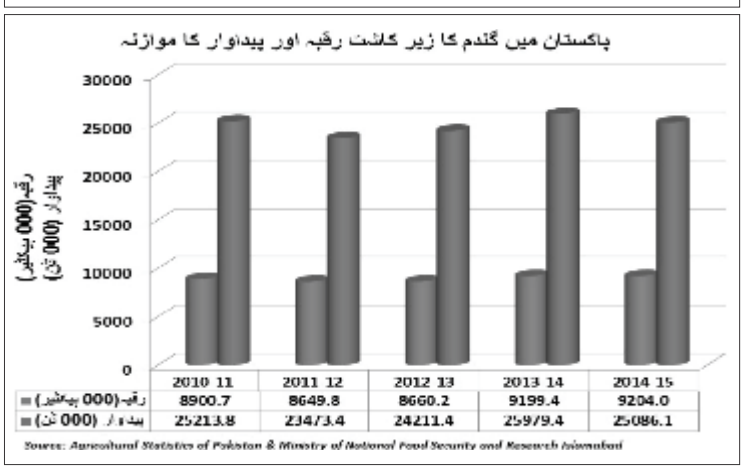
	امریکہ	کینیڈا	فرانس	آسٹریلیا	روس	جرمنی	یوکرائن	پاکستان
مقدار	33798298	19888918	19653502	18007619	13796347	8223838	7762279	121564
برآمدی مالیت	10542809	6548588	6154861	5895652	3482680	2676082	1891519	39221

Source: FAO



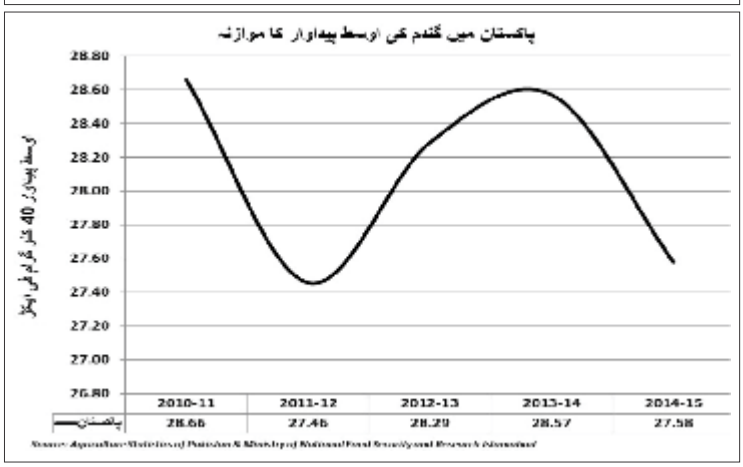
	مصر	برازیل	انڈونیشیا	نیجیریا	جاپان	اٹلی	چین	پاکستان
مقدار	10288434	7273279	6737512	6304794	6199479	5792798	5506712	386932
درآمدی مالیت	2715936	2414821	2438987	2120883	2279580	1982065	1865854	1184430

سال2013کے دوران عالمی سطح پر گندم کے بڑے درآمدی ممالک میں مصر پہلے، برازیل دوسرے، انڈونیشیا تیسرے، الجیریا چوتھے، جاپان پانچویں، اٹلی چھٹے، چین ساتویں جبکہ پاکستان گندم کی درآمد میں 73 ویں نمبر پر ہے۔



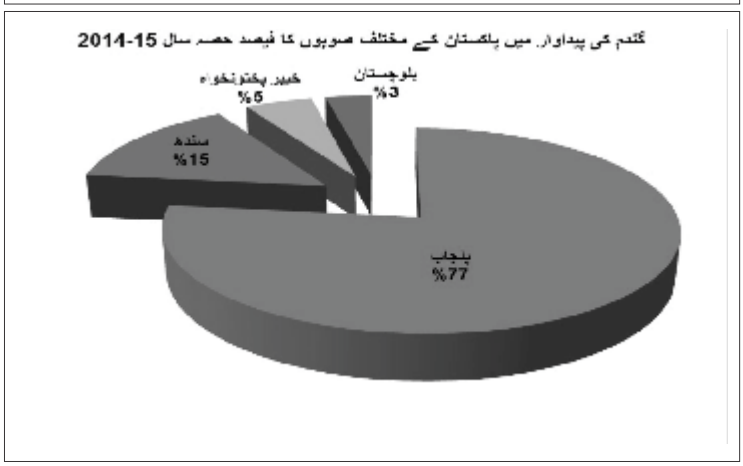
	2010 11	2011 12	2012 13	2013 14	2014 15
رقبہ(000 ہیکٹر)	8900.7	8649.8	8660.2	9199.4	9204.0
پیداوار (000 ٹن)	25213.8	23473.4	24211.4	25979.4	25086.1

گذشتہ پانچ سالوں کے دوران پاکستان میں گندم کی پیداوار میں مجموعی طور پر استحکام دیکھنے میں آیا۔ سال11-2010 کے دوران گندم کی مجموعی ملکی پیداوار25.214 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی۔ سال12-2011 کے دوران گندم کی پیداوار میں کمی دیکھنے میں آئی اور یہ23.473 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 14 - 2013 کے دوران گندم کی مجموعی ملکی پیداوار 25.979 ملین ٹن بڑھ کر ہوگئی جبکہ سال15-2014 کے دوران گندم کی ملکی پیداوار25.086 ملین ٹن کی سطح پر ریکارڈ کی گئی۔

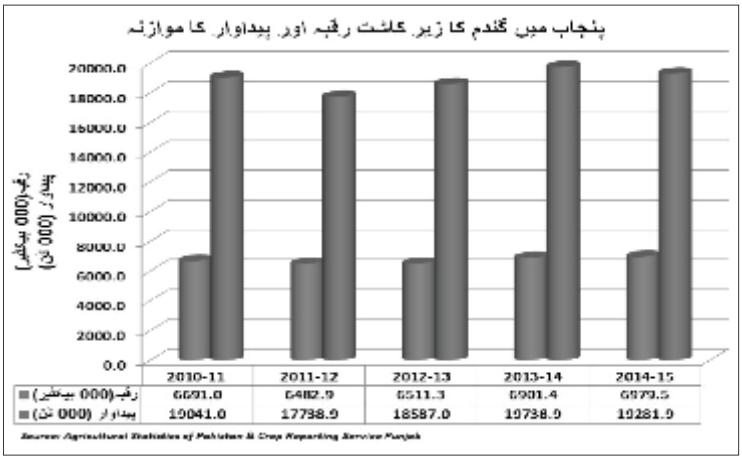


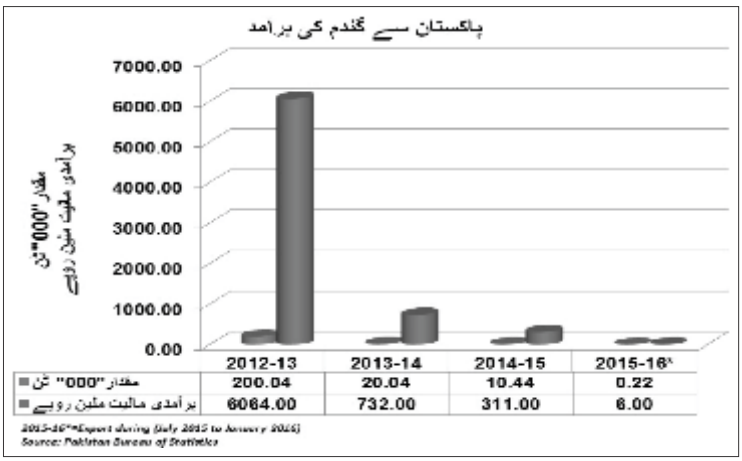
	2010-11	2011-12	2012-13	2013-14	2014-15
پاکستان	28.66	27.46	28.29	28.57	27.58

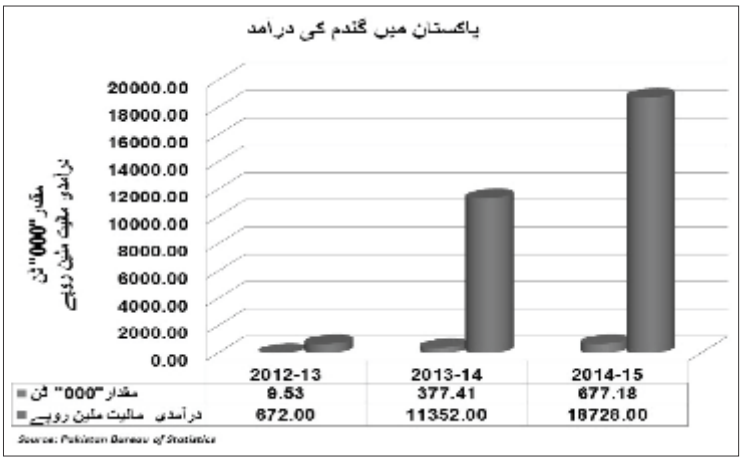
پاکستان میں گندم کی اوسط پیداوار فی ایکڑ کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ پانچ سالوں میں گندم کی اوسط پیداوار 27 تا28 من فی ایکڑ رہی جو کہ عالمی سطح پر اوسط پیداوار فی ایکڑ کے مقابلہ میں انتہائی کم ہے جس کی بڑی وجہ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال نہ ہونا ہے۔

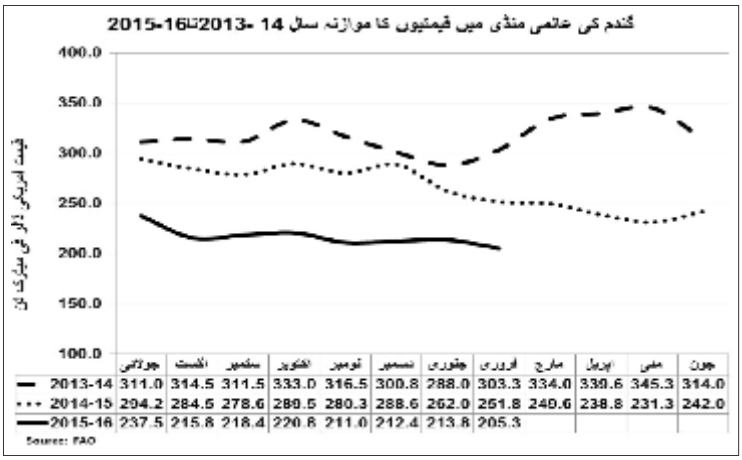


گندم کی پیداوار میں پاکستان کے مختلف صوبوں کا فیصد جائزہ لیا جائے تو سال 15 - 2014 میں گندم کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب 77 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ سندھ 15 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ خیبر پختونخواہ 5 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ بلوچستان 3 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔







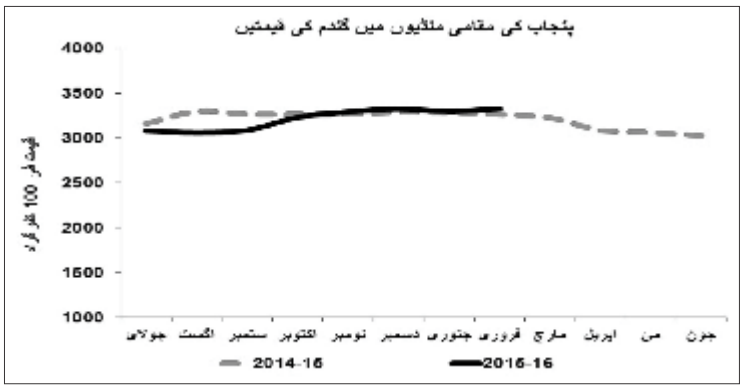


صوبہ پنجاب میں بھی گندم کی پیداوار میں معمولی اتار چڑھاؤ دیکھا گیا مگر مجموعی طور پر گندم کی پیداوار میں استحکام دیکھنے کو ملا۔سال 14-2013 کے دوران گندم کی پیداوار19.739 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی۔سال 15-2014 کے دوران پیداوار معمولی کمی کے بعد19.282 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔صوبہ پنجاب میں گندم کی موجودہ فصل نشوونما کے لحاظ سے ٹھیک حالت میں ہے اس سال گندم کے زیرکاشت رقبہ میں گذشتہ سال کی نسبت معمولی کمی کا امکان ہے۔بہرحال گذشتہ چند روز پہلے کی بارشیں مفید رہیں۔حکومت پاکستان نے گندم کی امدادی قیمت 1300 روپے فی چالیس کلوگرام مقرر کی ہے تاکہ گندم کے کاشتکاروں کو اُن کی فصل کا بہتر معاوضہ مل سکے۔گندم کی نئی فصل 15 اپریل کے بعد آئے گی۔

ہر سال پاکستان ملکی ضرورت پوری کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ مقدار میں گندم دوسرے ممالک کو برآمد بھی کرتا ہے۔سال 13-2012 کے دوران 2 لاکھ ٹن گندم برآمد کی۔سال 14-2013 کے دوران پاکستان نے صرف 20 ہزار ٹن گندم برآمد کی۔سال 15-2014 کے دوران گندم کی برآمد مزید کم ہو کر 10,440 ٹن کی سطح پر آ گئی جبکہ سال 16-2015 کے پہلے سات مہینوں کے دوران 224 ٹن گندم برآمد کی جا سکی ہے۔

برآمد کے ساتھ ساتھ پاکستان گندم کی کچھ مقدار درآمد بھی کرتا ہے۔ پاکستان نے سال 13-2012 کے دوران 9530 ٹن گندم درآمد کی جبکہ سال 14-2013 کے دوران پاکستان نے 377410 ٹن گندم درآمد کی اسی طرح سال 15-2014 کے دوران گندم کی درآمد بڑھ کر 677180 ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔حکومت پاکستان نے مارچ 2015 میں گندم کی درآمد پر 25 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی لگا دی جس سے بعدازاں گندم کی درآمد ممکن نہ ہو سکی۔

گندم کی عالمی قیمتوں میں گذشتہ چند سالوں سے مسلسل کمی کا رجحان ہے فروری 2014 میں گندم کی عالمی قیمت 303.3 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ مسلسل کم ہوتے ہوئے فروری 2016 میں 205.3 امریکی ڈالر فی ٹن کی سطح پر آ چکی ہے۔



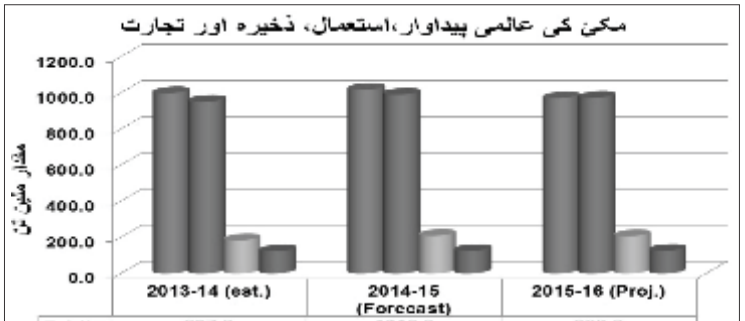
صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جنوری کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 3298 روپے فی سوکلوگرام تھی جو کہ ماہ فروری میں بڑھ کر 3325 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی اس طرح گذشتہ ماہ کے مقابلہ میں شرح اضافہ 0.88 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ فروری کی قیمتوں کی نسبت 1.91 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

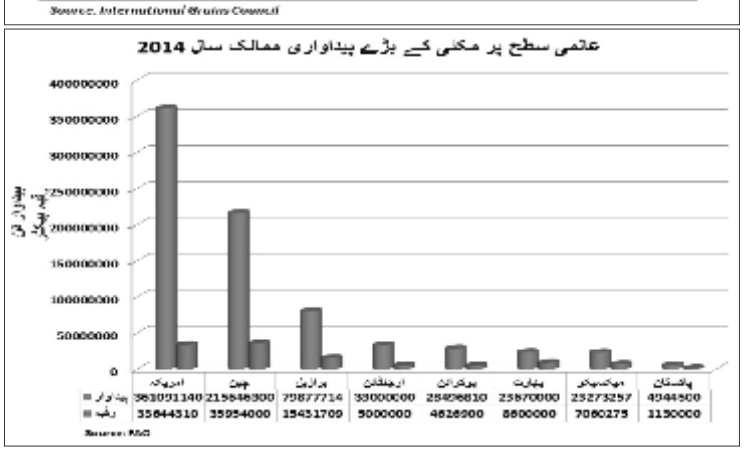
منڈی	فروری(2016) کی قیمتیں	جنوری(2016) کی قیمتیں	فروری(2015) کی قیمتیں	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2016) سے موازنہ	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری(2015) سے موازنہ
لاہور	3412	3436	3297	-0.69	3.49
فیصل آباد	3315	3125	3388	6.08	-2.14
سرگودھا	3305	3211	3195	2.92	3.45
ملتان	3316	3355	3267	-1.16	1.50
گوجرانوالہ	3329	3375	3287	-1.35	1.28
اوکاڑہ	3345	3381	3265	-1.07	2.45
راولپنڈی	3348	3350	3306	-0.06	1.27
رحیم یار خان	3311	3318	3146	-0.21	5.25
بہاولپور	3280	3240	3288	1.23	-0.23
ڈیرہ غازی خان	3288	3188	3200	3.15	2.75
اوسط	**3325**	**3298**	**3264**	**0.88**	**1.91**

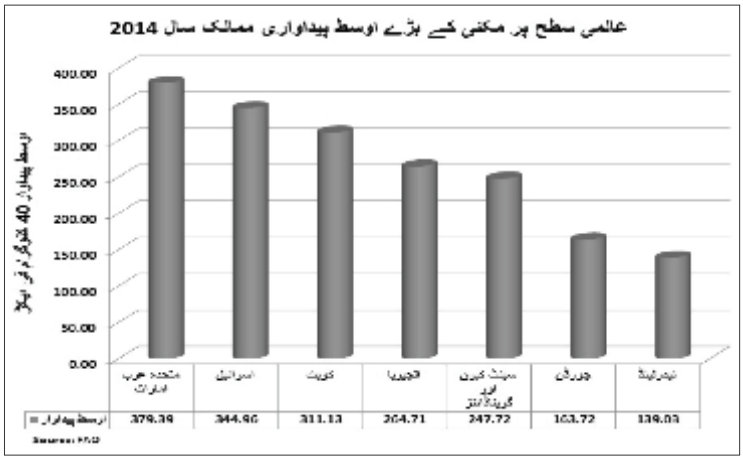
مکئی

انٹرنیشنل گرین کونسل کے اعداد و شمار کے مطابق سال 14-2013 کے دوران مکئی کی عالمی پیداوار 997 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی۔ جو کہ سال 15-2014 کے دوران بڑھ کر 1016 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی جبکہ سال 16-2015 کے دوران کم ہو کر 969 ملین ٹن کی سطح پر آنے کا خدشہ ہے جو کہ گذشتہ تین سالوں کے دوران کم ترین ہے۔ سال 16-2015 کے دوران مکئی کا عالمی استعمال 971 ملین ٹن کے لگ بھگ رہے گا اور مکئی کے عالمی ذخائر 206 ملین ٹن کی سطح پر آجائیں گے جبکہ مکئی کی عالمی تجارت 126 ملین ٹن کی سطح پر رہے گی۔

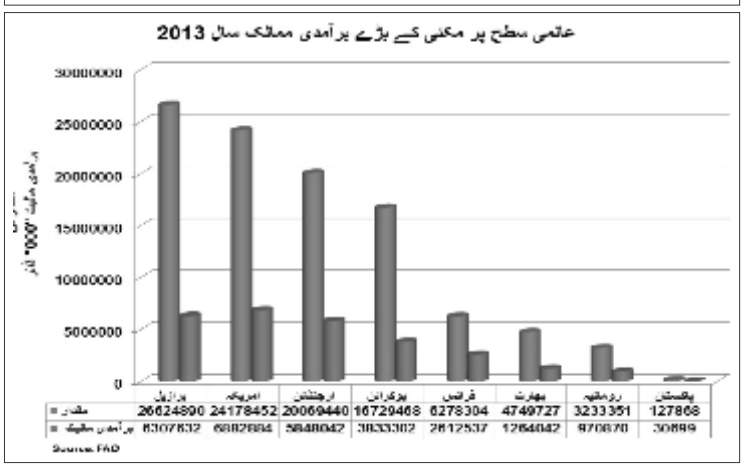


سال 2014 کے مطابق عالمی سطح پر امریکہ 361.09 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ مکئی پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے جبکہ چین 215.65 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، برازیل 79.88 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، ارجنٹائن 33.00 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، یوکرائن 28.50 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، بھارت 23.67 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے اور میکسیکو 23.27 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں نمبر پر ہے جبکہ پاکستان 4.944 ملین ٹن کیساتھ مکئی پیدا کرنے والا 25 واں ملک ہے۔

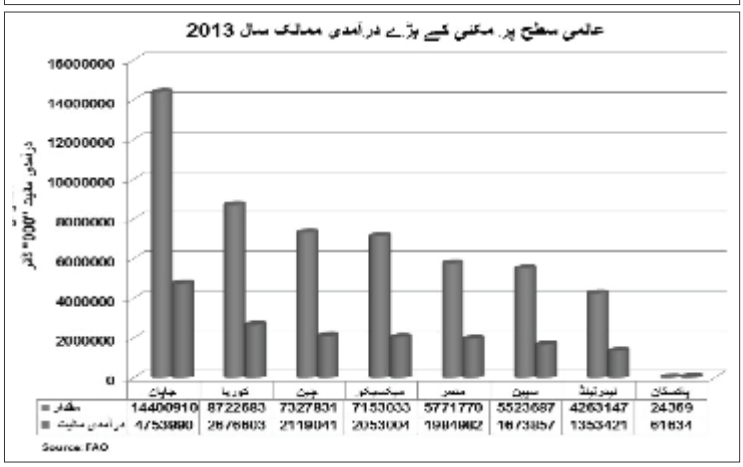




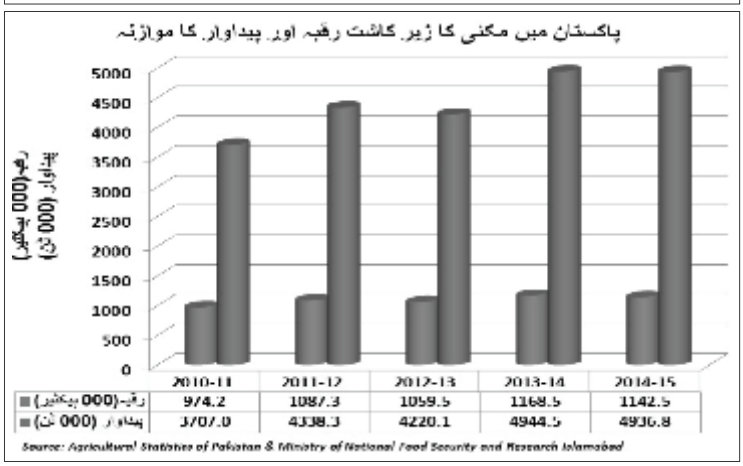
عالمی سطح پر مکئی کی اوسط پیداوار برائے سال 2014 کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ متحدہ عرب امارات پہلے، اسرائیل دوسرے، کویت تیسرے، الجریا چوتھے، سنٹ کیرن اور گرینا ڈائنز پانچویں، جورڈن چھٹے، نیدرلینڈ ساتویں اور پاکستان مکئی کی اوسط پیداوار میں 72 ویں نمبر پر ہے۔ لہذا مکئی کی فی ایکڑ اوسط پیداوار بڑھا کر پاکستان مکئی کی بہتر پیداوار حاصل کرسکتا ہے۔



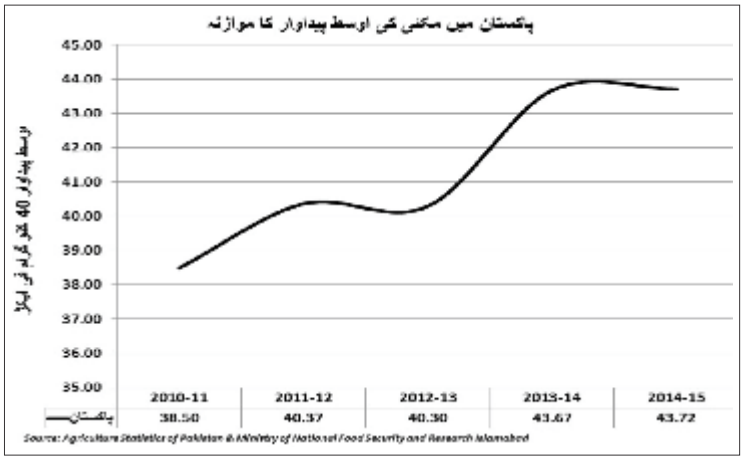
سال 2013 کے اعداد و شمار کے مطابق مکئی کے بڑے برآمدی ممالک میں برازیل پہلے، امریکہ دوسرے، ارجنٹائن تیسرے، یوکرائن چوتھے، فرانس پانچویں، بھارت چھٹے، رومانیہ ساتویں اور پاکستان مکئی کے برآمدی ممالک میں 31 ویں نمبر پر ہے۔



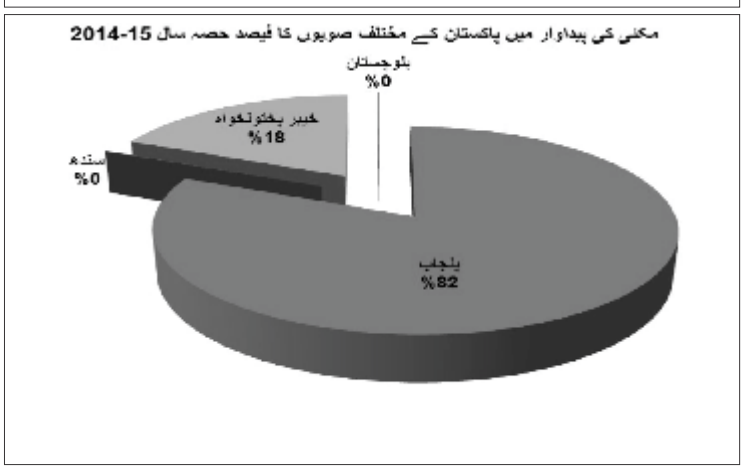
سال 2013 کے مطابق عالمی سطح پر مکئی کے بڑے درآمدی ممالک میں جاپان پہلے، کوریا دوسرے، چین تیسرے، میکسیکو چوتھے، مصر پانچویں، سپین چھٹے، نیدرلینڈ ساتویں جبکہ پاکستان میں مکئی کی درآمد نہ ہونے کے برابر ہے اور مکئی کی درآمد میں پاکستان 105 ویں نمبر پر ہے۔



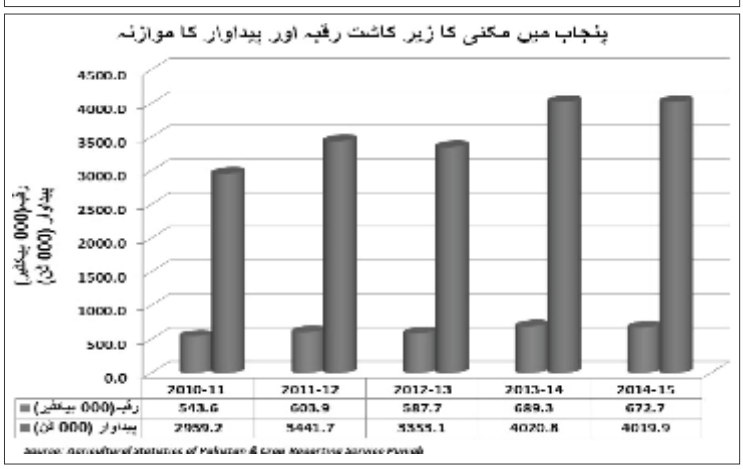
پاکستان میں مکئی کی مجموعی ملکی پیداوار میں مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔ سال 13-2012 کے دوران مکئی کی مجموعی ملکی پیداوار 4.220 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی۔ جبکہ سال 14-2013 کے دوران مکئی کی مجموعی پیداوار بڑھ کر 4.944 ملین ٹن ہوگئی جو کہ سال 15-2014 کے دوران 4.937 ملین ٹن کی سطح پر رہی۔



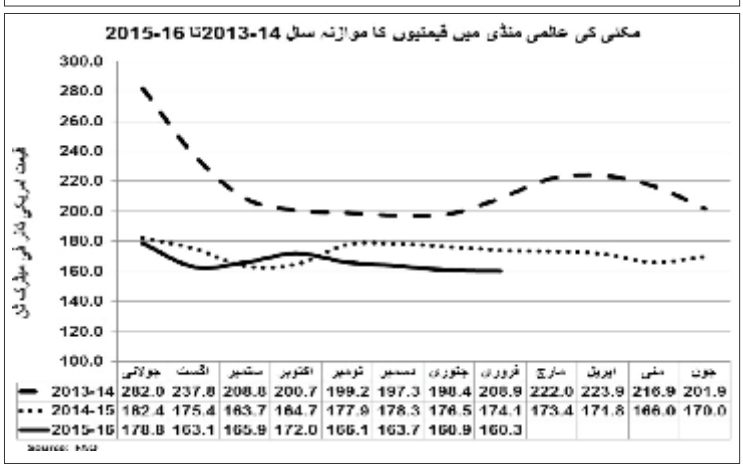
پاکستان میں مکئی کی فی ایکڑ اوسط پیداوار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ پانچ سالوں کے دوران فی ایکڑ اوسط پیداوار میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔ سال 2010-11 میں مکئی کی فی ایکڑ پیداوار 38.50 من تھی جو کہ سال 2014-15 میں بڑھ کر 43.72 من فی ایکڑ ہوگئی اس کے باوجود بھی عالمی سطح پر پاکستان کی فی ایکڑ پیداوار انتہائی کم سطح پر ہے۔



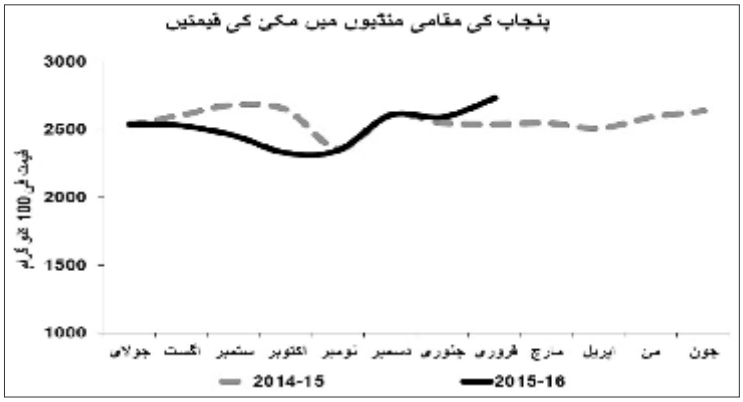
سال 2014-15 کے مکئی کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق صوبہ پنجاب 82 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ خیبر پختونخواہ 18 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ بلوچستان اور صوبہ سندھ مکئی کی مجموعی ملکی پیداوار میں حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔



صوبہ پنجاب میں بھی مکئی کی پیداوار میں مسلسل اضافے کا رجحان ہے۔ سال 2012-13 کے دوران مکئی کی مجموعی پیداوار 3.353 ملین ٹن تھی جبکہ سال 2013-14 کے دوران بڑھ کر 4.021 ملین ٹن ہوگئی جو کہ سال 2014-15 کے دوران اپنی گذشتہ سال کی سطح 4.020 ملین ٹن پر برقرار رہی۔



عالمی منڈی میں مکئی کی قیمتوں میں مسلسل کمی کا رجحان ہے۔ فروری 2014 کے دوران مکئی کی عالمی قیمت 208.9 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ فروری 2015 کے دوران کم ہوکر 174.1 امریکی ڈالر فی ٹن کی سطح پر آ گئی جبکہ فروری 2016 کے دوران مکئی کی عالمی قیمت مزید کم ہوکر 160.3 امریکی ڈالر فی ٹن کی سطح پر آ چکی ہے۔



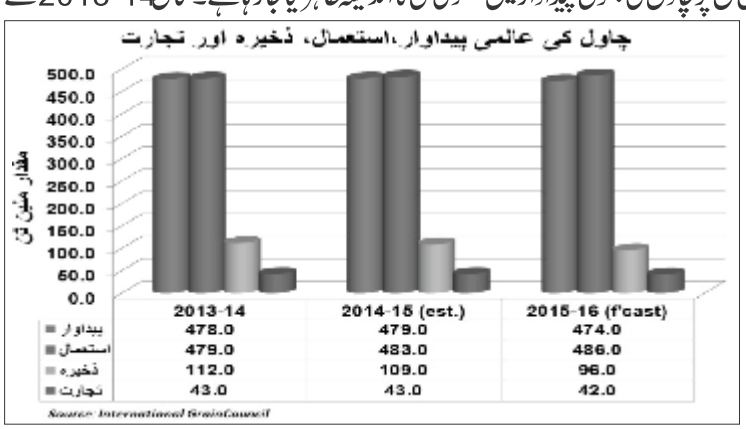
صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جنوری کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 2590 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ ماہ فروری میں بڑھ کر 2732 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔ گذشتہ ماہ کے مقابلہ میں شرح اضافہ 5.62 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ فروری کی قیمتوں کی نسبت 8.77 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

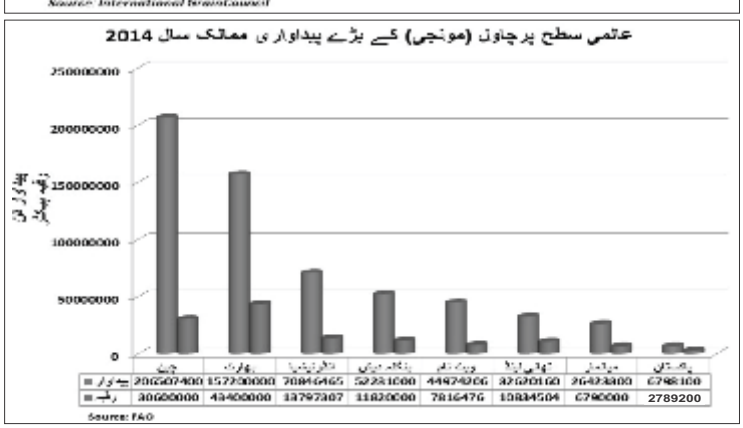
قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	فروری(2016) کی قیمتیں	جنوری(2016) کی قیمتیں	فروری(2015) کی قیمتیں	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2016) سے موازنہ	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری(2015) سے موازنہ
لاہور	3071	2971	2379	3.37	29.13
فیصل آباد	2652	2291	2400	15.77	10.49
سرگودھا	2692	2449	2442	9.93	10.23
ملتان	2767	2473	2433	11.85	13.71
گوجرانوالہ	3182	2821	3683	12.80	-13.59
اوکاڑہ	2651	2570	2408	3.15	10.11
راولپنڈی	2750	2750	2669	0.00	3.04
رحیم یار خان	2156	2150	2100	0.28	2.67
بہاولپور	2500	2525	2361	-0.99	5.90
ڈیرہ غازی خان	2900	2900	2500	0.00	16.00
اوسط	**2732**	**2590**	**2537**	**5.62**	**8.77**

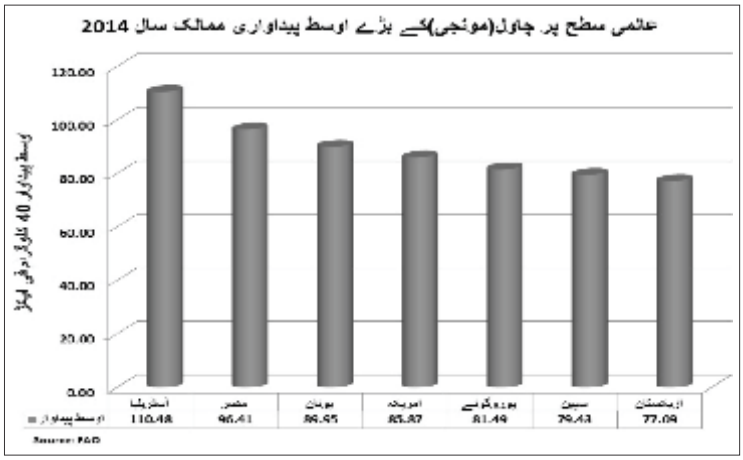
چاول باسمتی

انٹرنیشنل گرین کونسل کے تازہ اعداد و شمار کے مطابق سال 16-2015 کے دوران عالمی سطح پر چاول کی مجموعی پیداوار میں معمولی کمی کا اندیشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ سال 14-2013 کے دوران چاول کی عالمی پیداوار 478 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال 15-2014 کے دوران ایک ملین ٹن اضافہ کے ساتھ 479 ملین ٹن ہوگئی جس میں سال 16-2015 کے دوران 5 ملین ٹن کی کمی ریکارڈ کی جارہی ہے اور پیداوار کم ہوکر 474 ملین ٹن کی سطح پر آجائے گی۔ چاول کا عالمی استعمال 483 ملین ٹن سے بڑھ کر 486 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ جائے گا۔ جبکہ چاول کے عالمی ذخائر میں 13 ملین ٹن کی کمی ہونے کا خدشہ ہے اور کمی کے بعد چاول کے عالمی ذخائر 96 ملین ٹن رہ جائیں گے۔ اسی طرح چاول کی عالمی تجارت ایک ملین ٹن کمی کے بعد 42 ملین ٹن کی سطح پر آنے کا امکان ہے۔

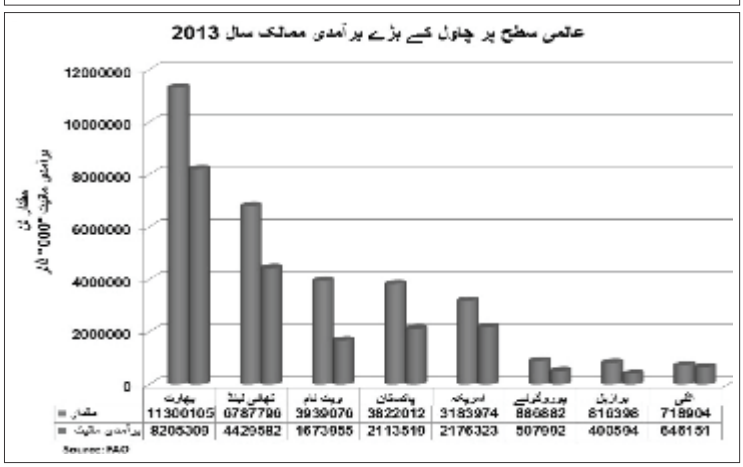




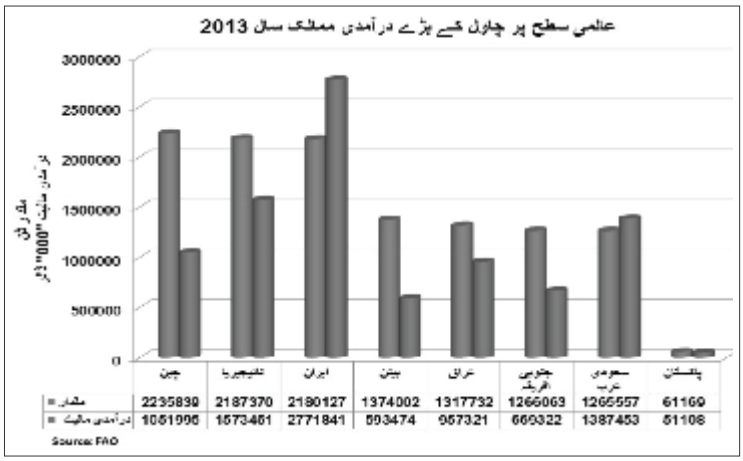
سال 2014 کے چاول کے عالمی پیداواری اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ چین چاول کی پیداوار میں 27.87 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بھارت 21.22 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، انڈونیشیاء 9.56 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے، بنگلہ دیش 7.05 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے، ویت نام 6.07 فیصد حصہ کے ساتھ پانچویں، تھائی لینڈ 4.40 فیصد حصہ کے ساتھ چھٹے، میانمار 3.57 فیصد حصہ کے ساتھ ساتویں جبکہ پاکستان چاول کی پیداوار میں 0.95 فیصد حصہ کے ساتھ 13 ویں نمبر پر ہے۔



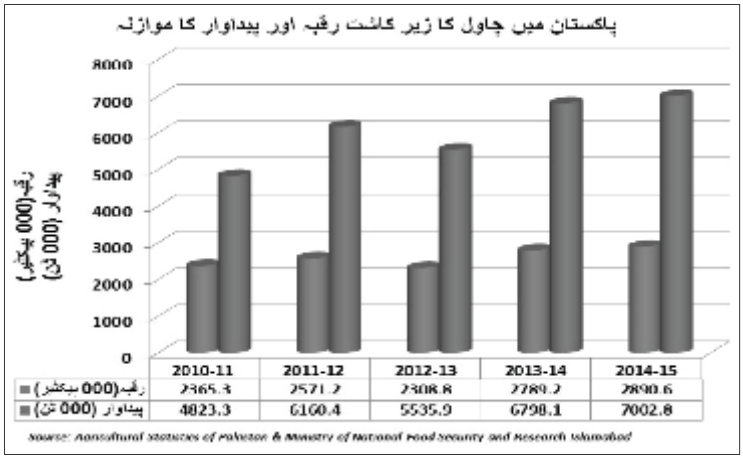
سال2014کے مطابق چاول کی فی ایکڑ اوسط پیداوار میں آسٹریلیا پہلے، مصر دوسرے، یونان تیسرے، امریکہ چوتھے، یوروگوئے پانچویں، سپین چھٹے، ازبکستان ساتویں اور پاکستان چاول کی اوسط پیداوار میں 89ویں نمبر پر ہے۔



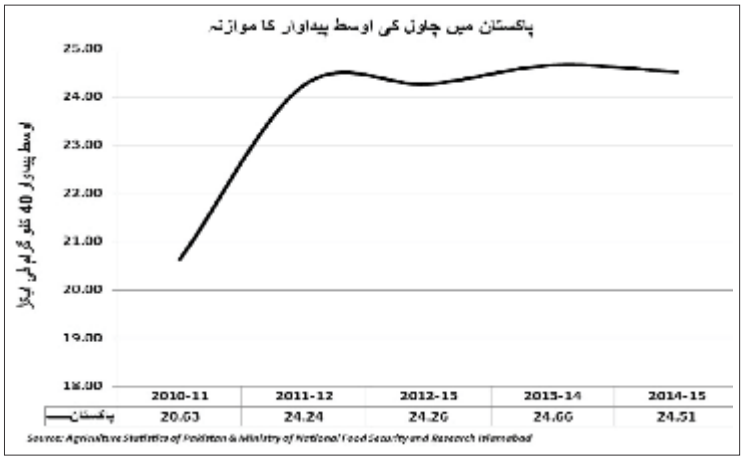
سال 2013کے مطابق عالمی سطح پر چاول کے برآمدی ممالک میں بھارت چاول کی برآمد میں پہلے، تھائی لینڈ دوسرے، ویت نام تیسرے، پاکستان چوتھے، امریکہ پانچویں، یوروگوئے چھٹے اور برازیل ساتویں نمبر پر ہے۔



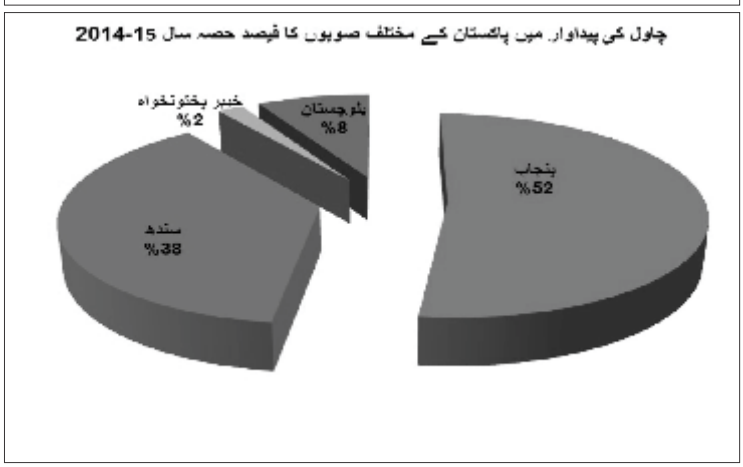
سال2013کے چاول کے درآمدی اعداد وشمار کے مطابق چین چاول کی درآمد میں پہلے، نائیجریا دوسرے، ایران تیسرے، بینن چوتھے، عراق پانچویں، جنوبی افریقہ چھٹے، سعودی عرب ساتویں جبکہ پاکستان میں چاول کی درآمد نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور چاول کے درآمدی ممالک میں پاکستان93ویں نمبر پر ہے۔



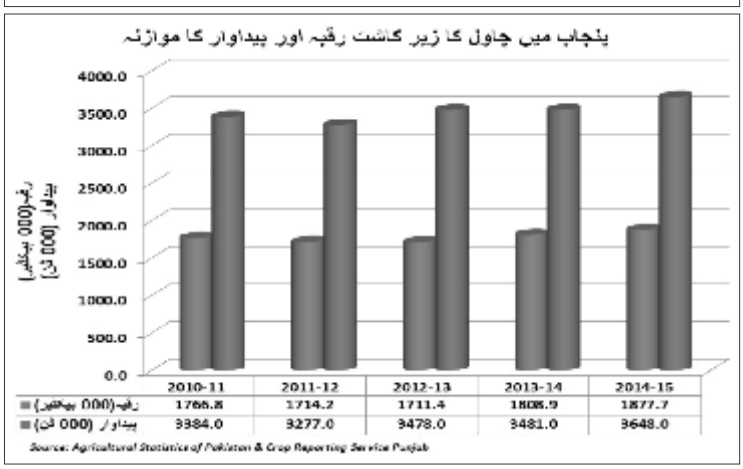
پاکستان میں چاول کی مجموعی ملکی پیداوار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سال13-2012میں چاول کی مجموعی ملکی پیداوار5.536 ملین ٹن تھی جو کہ سال14-2013کے دوران بڑھ کر6.798 ملین ٹن ہوگئی اور سال 15-2014 کے دوران مزید بڑھ کر7.003 ملین ٹن کی سطح پر آچکی ہے۔



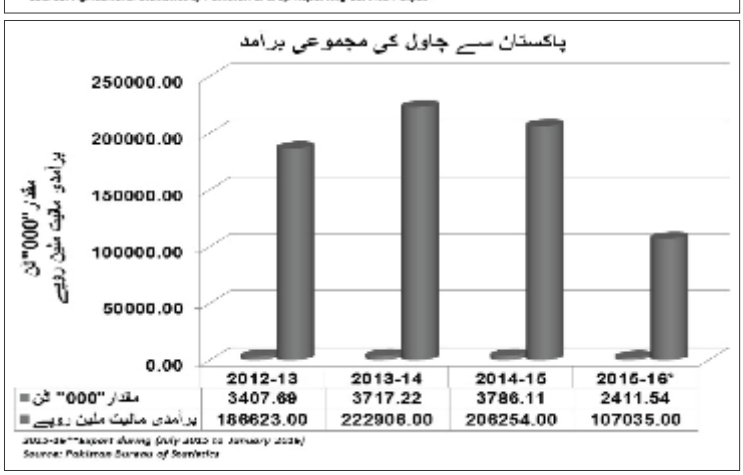
سال2010-11 کے بعد پاکستان میں چاول کی فی ایکڑ اوسط پیداوار معمولی کمی بیشی کے ساتھ تقریباً24 من فی ایکڑ کی سطح پر برقرار ہے جو کہ عالمی لحاظ سے بہت کم ہے اسی لیے عالمی سطح پر پاکستان چاول کی اوسط پیداوار میں89ویں نمبر پر ہے۔



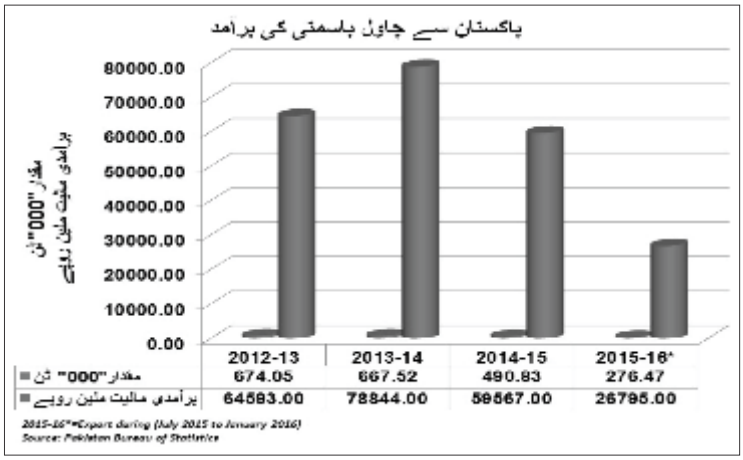
سال2014-15 کے دوران چاول کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب 52 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ سندھ 38 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ بلوچستان 8 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے، اورصوبہ خیبر پختونخواہ2 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔



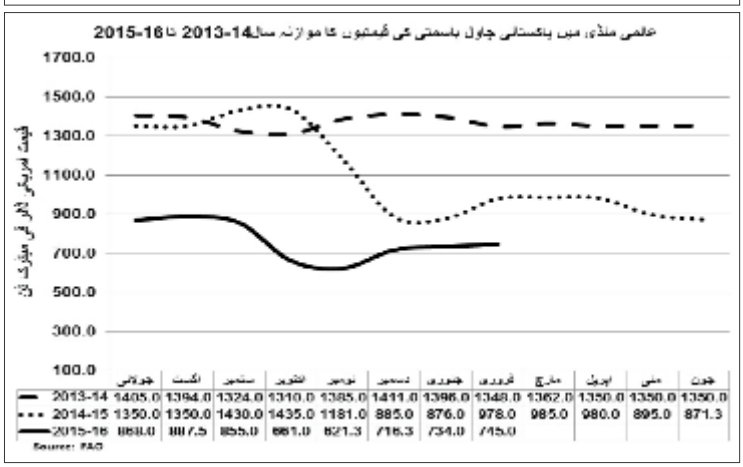
صوبہ پنجاب میں بھی چاول کی پیداوار میں مجموعی طور پر اضافے کا رجحان ہے۔سال2012-13 کے دوران چاول کی مجموعی پیداوار3.478 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال 2013-14 کے دوران معمولی اضافہ کے ساتھ3.481 ملین ٹن ہوگئی۔جبکہ سال2014-15 کے دوران چاول کی پیداوار میں مزید اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور چاول کی پیداوار بڑھ کر 3.648ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔سال2015-16 کے دوران صوبہ پنجاب میں چاول4.421 ملین ایکڑ رقبہ پر کاشت کیا گیا جو کہ گذشتہ سال کے زیر کاشت رقبہ سے 4.7 فیصد کم ہے۔زیر کاشت رقبہ میں کمی کی وجہ سے صوبہ پنجاب میں چاول کی پیداوار میں3.7 فیصد کمی واقع ہوسکتی ہے۔جس کی وجہ گذشتہ سال زمیندار کو چاول کی مناسب قیمت نہ ملنا بتائی جاتی ہے۔



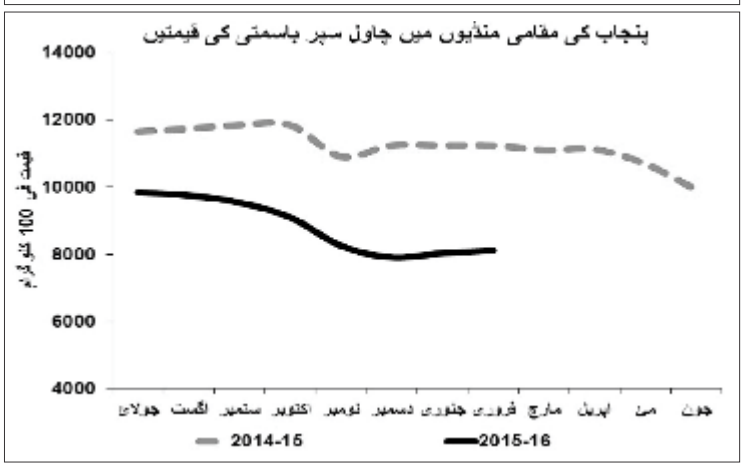
پاکستان چاول کی مجموعی ملکی پیداوار کا تقریباً55 فیصد حصہ دوسرے ملکوں کو برآمد کر دیتا ہے۔سال2013-14 کے دوران پاکستان نے3.717 ملین ٹن چاول برآمد کیا جبکہ سال2014-15 کے دوران چاول کی مجموعی برآمد بڑھ کر3.786 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔سال2015-16 کے پہلے سات مہینوں کے دوران پاکستان2.412 ملین ٹن چاول برآمد کر چکا ہے۔



پاکستان چاول باسمتی برآمد کرنے والا بھارت کے بعد دوسرا بڑا ملک ہے۔ پاکستان نے سال 14-2013 کے دوران 6,67,520 ٹن چاول باسمتی برآمد کیا جبکہ سال 15-2014 کے دوران چاول باسمتی کی برآمد کم ہوکر 4,90,830 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 16-2015 کے پہلے سات مہینوں کے دوران پاکستان 2,76,473 ٹن چاول باسمتی برآمد کر چکا ہے۔



مجموعی طور پر عالمی منڈی میں چاول باسمتی کی قیمتوں میں کمی رجحان ہے۔ گذشتہ تین سالوں کے دوران عالمی منڈی میں نومبر 2015 میں چاول باسمتی کی قیمتیں اپنی کم ترین سطح 621.3 امریکی ڈالر فی ٹن کی سطح پر ریکارڈ کی گئیں۔ عالمی منڈی میں پاکستانی چاول باسمتی کی قیمت فروری 2014 میں 1348 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ مسلسل کم ہو کر فروری 2016 میں 745 امریکی ڈالر فی ٹن کی سطح پر آ چکی ہے۔

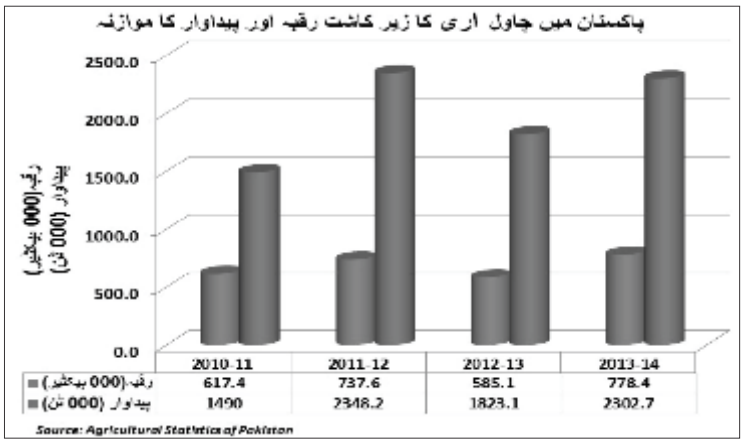


صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں فروری کے مہینے میں گذشتہ ماہ جنوری کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا جو کہ 0.98 فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ فروری کی قیمتوں سے 27.69 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

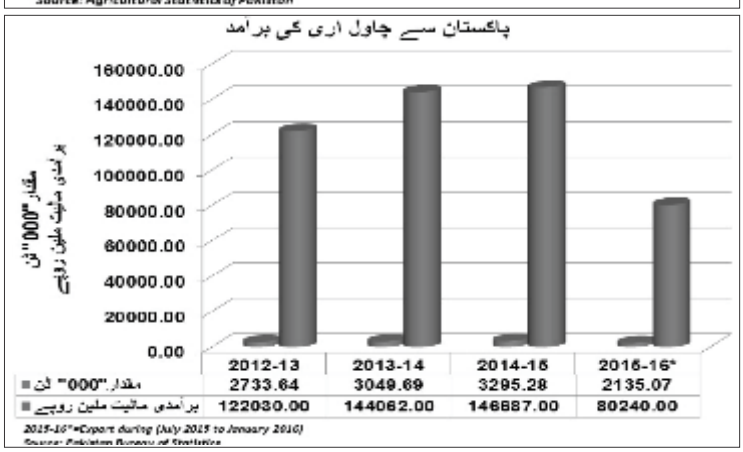
قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	فروری(2016) کی قیمتیں	جنوری(2016) کی قیمتیں	فروری(2015) کی قیمتیں	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2016) سے موازنہ	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری(2015) سے موازنہ
لاہور	9357	8821	13036	6.07	-28.22
فیصل آباد	7750	7560	11000	2.52	-29.55
سرگودھا	6680	6857	10416	-2.59	-35.87
ملتان	8121	8098	9625	0.28	-15.63
گوجرانوالہ	7135	6896	10797	3.47	-33.92
اوکاڑہ	8750	8683	11696	0.77	-25.19
راولپنڈی	8750	8777	12500	-0.31	-30.00
رحیم یار خان	8500	8482	11457	0.21	-25.81
بہاولپور	8750	8750	11600	0.00	-24.57
ڈیرہ غازی خان	7350	7400	10226	-0.68	-28.13
اوسط	**8114**	**8032**	**11235**	**0.98**	**-27.69**

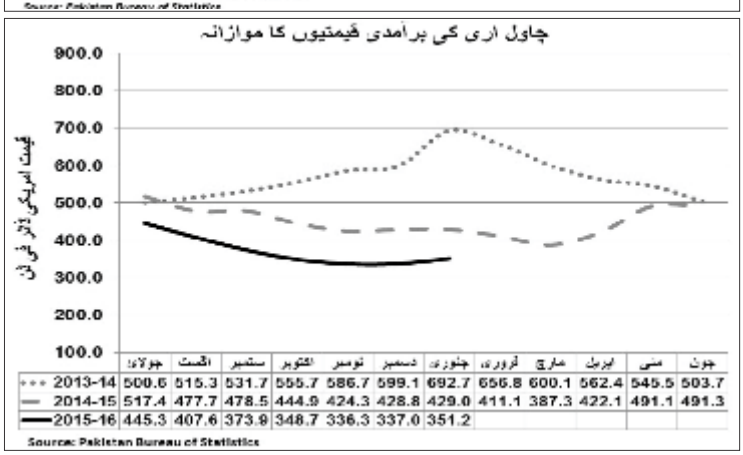
چاول اری



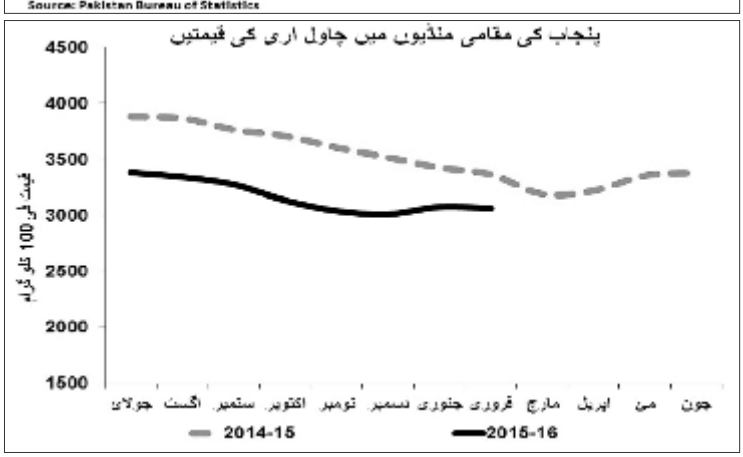
پاکستان میں چاول اری کی ملکی پیداوار میں گذشتہ چند سالوں سے اتار چڑھاؤ دیکھنے میں آرہا ہے۔سال 12-2011 کے دوران چاول اری کی مجموعی ملکی پیداوار 2.348 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال 13-2012 کے دوران کم ہو کر 1.823 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔اسی طرح سال 14-2013 کے دوران چاول اری کی پیداوار میں پھر سے اضافہ ہوا اور چاول اری کی پیداوار بڑھ کر 2.303 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔



پاکستان چاول باسمتی کی طرح چاول اری کی بھی ایک بڑی مقدار برآمد کرتا ہے۔ سال 14-2013 کے دوران پاکستان نے 3.050 ملین ٹن چاول اری برآمد کیا۔سال 15-2014 کے دوران چاول اری کی برآمد بڑھ کر 3.295 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔جبکہ سال 16-2015 کے پہلے سات مہینوں کے دوران پاکستان 2.135 ملین ٹن چاول اری برآمد کر چکا ہے۔



باسمتی چاول کی طرح اری کی برآمدی قیمتوں میں بھی کمی کا رجحان ہے۔جنوری 2015 کے دوران چاول اری کی برآمدی قیمت 429 امریکی ڈالر فی ٹن تھی جو کہ جنوری 2016 میں کم ہوکر 351.2 امریکی ڈالر فی ٹن ہوگئی۔

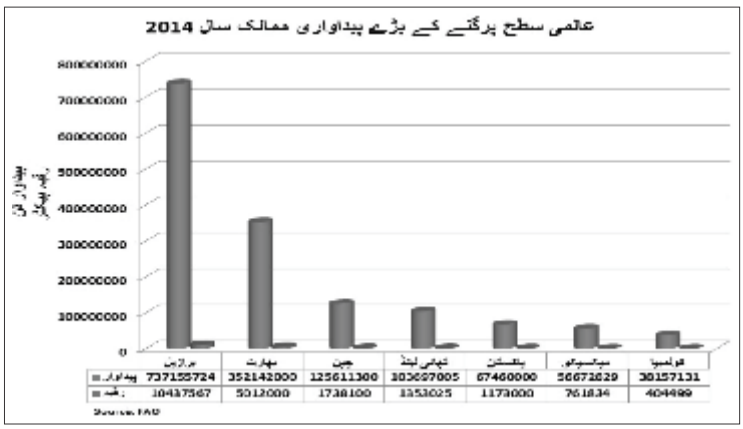


صوبہ پنجاب کی بیشتر بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی گذشتہ ماہ جنوری میں چاول اری کی اوسط قیمت 3076 روپے فی سوکلو گرام تھی جو ماہ فروری میں کم ہوکر 3063 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی اور شرح کمی 0.31 فیصد رہی۔جبکہ گذشتہ سال ماہ فروری کے مقابلہ میں شرح کمی 8.71 فیصد رہی۔درج ذیل گوشوارہ میں ماہ فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

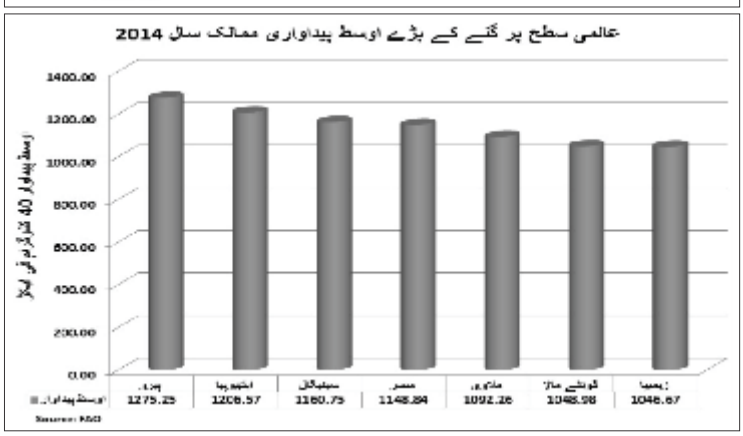
قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	فروری(2016) کی قیمتیں	جنوری(2016) کی قیمتیں	فروری(2015) کی قیمتیں	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2016) سے موازنہ	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری(2015) سے موازنہ
لاہور	3140	3175	3456	-1.10	-9.14
فیصل آباد	3025	2925	3438	3.42	-12.00
سرگودھا	3013	3096	3348	-2.68	-10.01
ملتان	3004	3012	2989	-0.26	0.51
گوجرانوالہ	2996	2950	3452	1.56	-13.21
اوکاڑہ	2990	2850	3400	4.91	-12.06
راولپنڈی	3250	3240	3519	0.31	-7.64
رحیم یار خان	3050	3018	3300	1.07	-7.58
بہاولپور	3063	3194	3650	-4.11	-16.10
ڈیرہ غازی خان	3100	3305	3096	-6.21	0.12
اوسط	**3063**	**3076**	**3365**	**-0.31**	**-8.71**

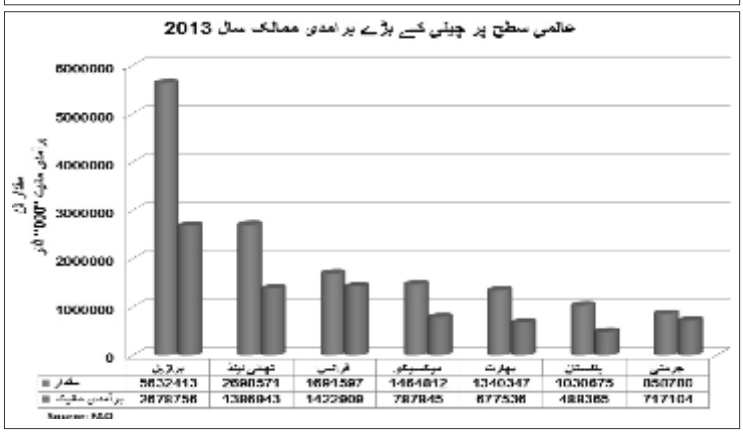
چینی سفید



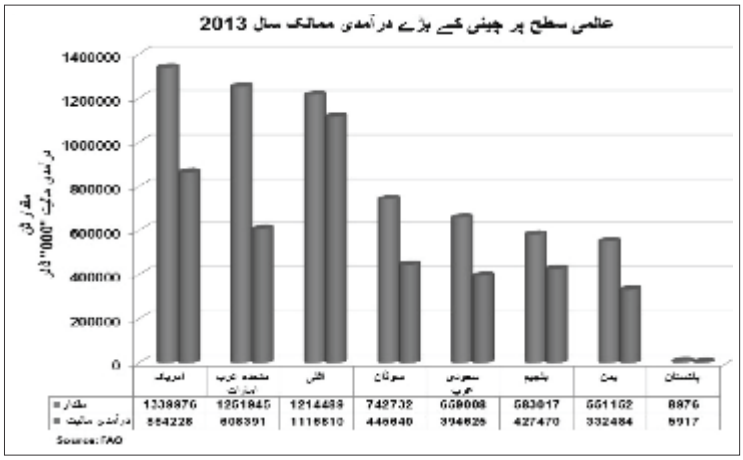
عالمی سطح پر گنے کے بڑے پیداواری ممالک برائے سال 2014 میں برازیل 737.156 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ پہلے، بھارت 352.142 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، چین 125.611 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، تھائی لینڈ 103.697 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، پاکستان 67.460 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، میکسیکو 56.673 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے اور کولمبیا 38.157 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں نمبر پر ہے۔



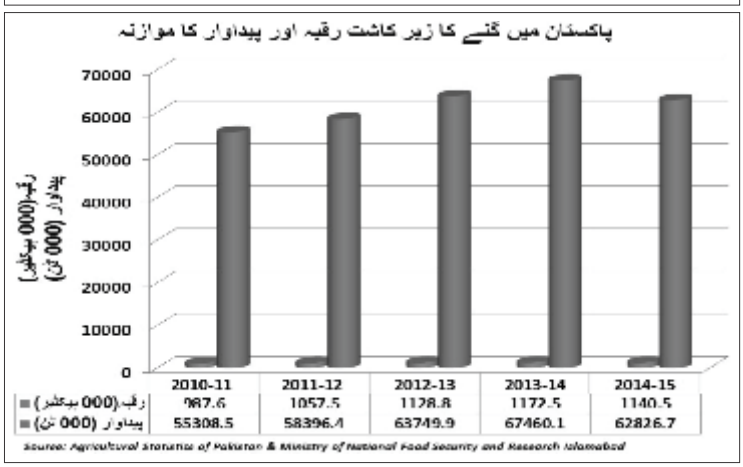
سال 2014 کے مطابق عالمی سطح پر گنے کی فی ایکڑ اوسط پیداوار کے لحاظ سے پیرو پہلے، ایتھوپیا دوسرے، سینیگال تیسرے، مصر چوتھے، ملاوی پانچویں، گوئٹے مالا چھٹے، زیمبیا ساتویں جبکہ پاکستان 53 ویں نمبر پر ہے۔



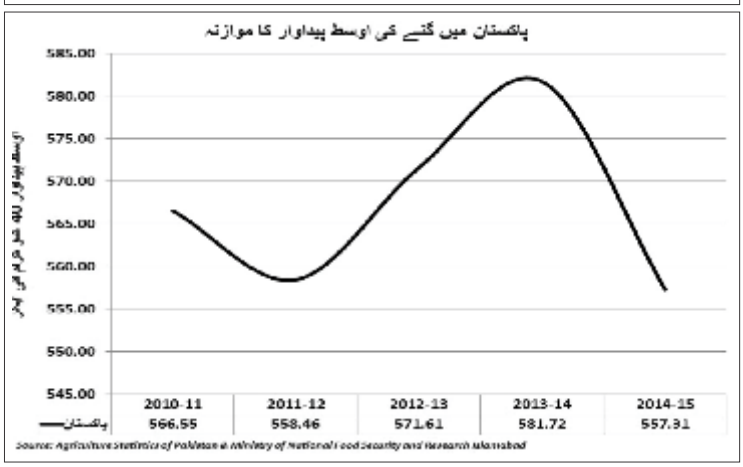
سال 2013 کے دوران عالمی سطح پر برازیل چینی کی برآمد میں پہلے، تھائی لینڈ دوسرے، فرانس تیسرے، میکسیکو چوتھے، بھارت پانچویں، پاکستان چھٹے اور جرمنی ساتویں نمبر پر ہے۔



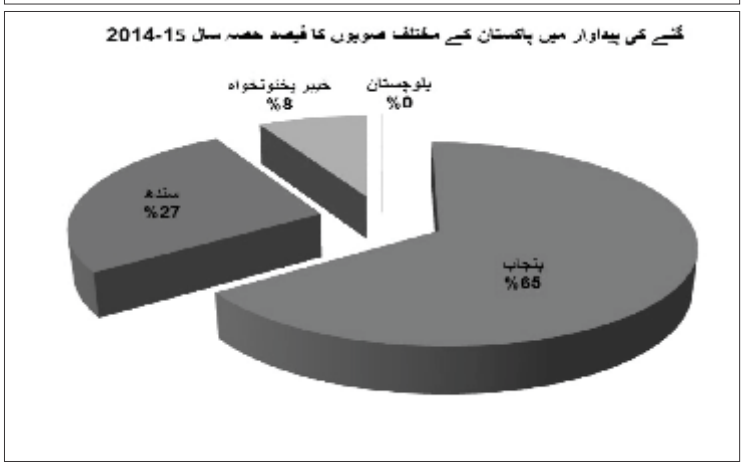
سال 2013 کے چینی کے درآمدی اعداد و شمار کے مطابق امریکہ چینی کی درآمد میں عالمی سطح پر پہلے، متحدہ عرب امارات دوسرے، الجزائر تیسرے، سوڈان چوتھے، سعودی عرب پانچویں، بلجیم چھٹے اور یمن ساتویں نمبر پر ہے۔



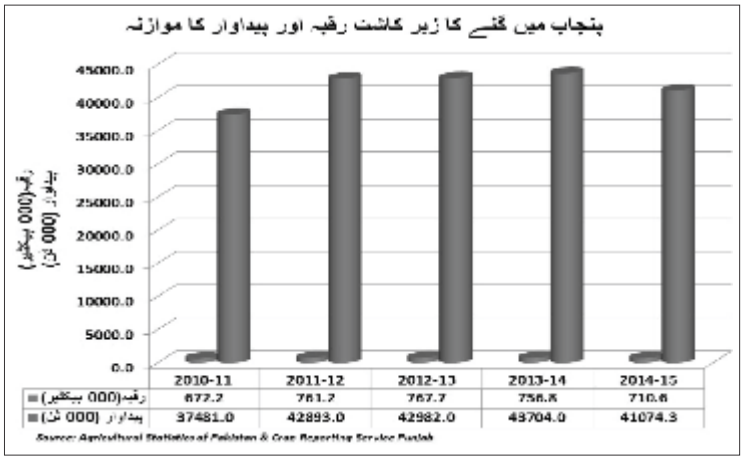
سال 11-2010 سے سال 14-2013 تک پاکستان میں گنے کی پیداوار میں مسلسل اضافہ کا رجحان دیکھنے میں آیا جبکہ سال 15-2014 کے دوران گنے کی پیداوار میں معمولی کمی ریکارڈ کی گئی۔ سال 14-2013 کے دوران گنے کی مجموعی پیداوار 67.460 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال 15-2014 کے دوران کم ہو کر 62.827 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔



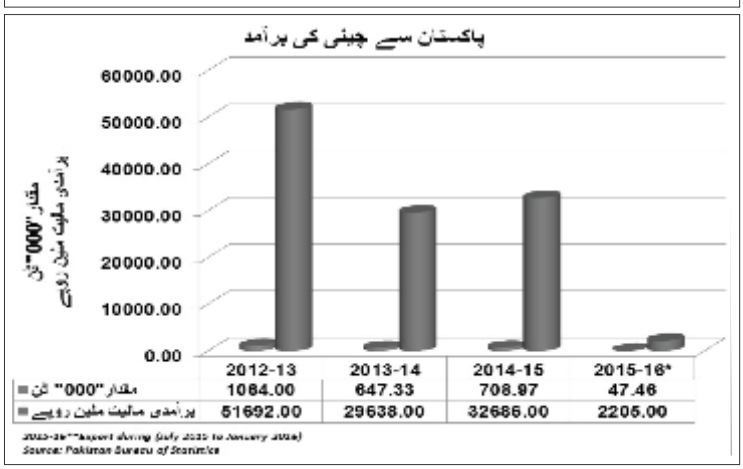
پاکستان میں گنے کی فی ایکڑ پیداوار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ پانچ سالوں کے دوران گنے کی اوسط پیداوار 550 من فی ایکڑ سے زیادہ رہی جو کہ عالمی سطح پر اوسط پیداوار فی ایکڑ کے مقابلہ میں 50 فیصد سے بھی کم ہے۔ جس کی وجہ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال نہ ہونا ہے۔



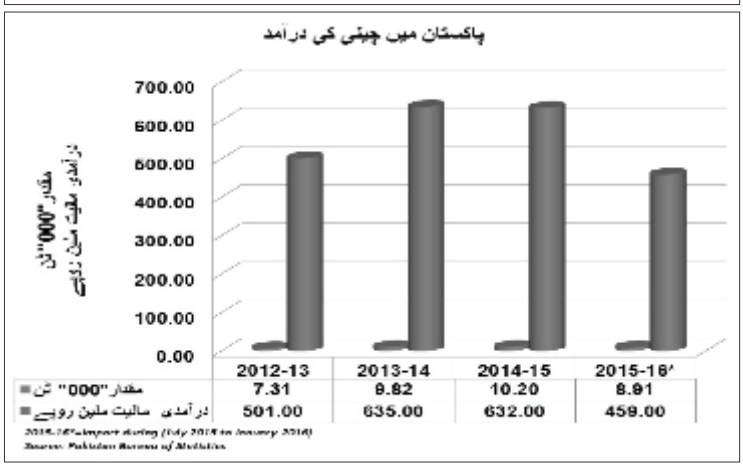
سال 15-2014 کے گنے کے پیداواری اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ صوبہ پنجاب گنے کی مجموعی ملکی پیداوار میں 65 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ سندھ 27 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ خیبر پختونخواہ 8 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ بلوچستان کا گنے کی مجموعی ملکی پیداوار میں حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔



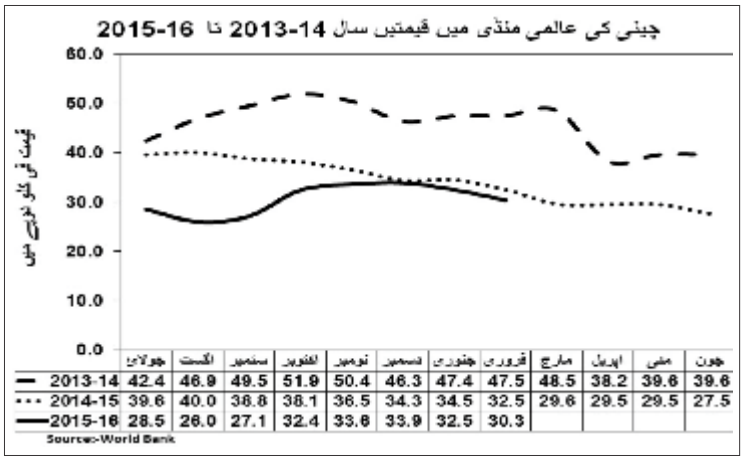
گذشتہ چند سالوں میں صوبہ پنجاب میں گنے کی پیداوار میں اتار چڑھاؤ دیکھنے میں آرہا ہے۔سال 13-2012 کے دوران گنے کی پیداوار 42.982 ملین ٹن تھی جو کہ سال 14-2013 کے دوران اضافہ کے ساتھ 43.704 ملین ٹن ہوگئی اور سال 15-2014 کے دوران کم ہو کر 41.074 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔



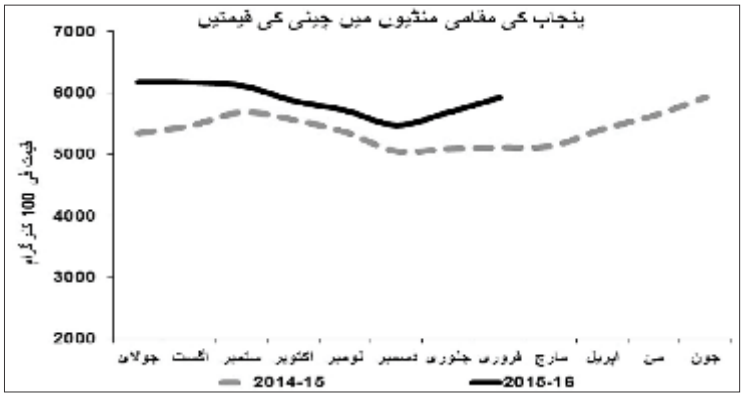
پاکستان نے سال 14-2013 کے دوران 6,47,330 ٹن چینی برآمد کی جو کہ سال 15-2014 کے دوران بڑھ کر 7,08,970 ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔ جبکہ سال 16-2015 کے پہلے سات مہینوں کے دوران 47,461 ٹن چینی برآمد کی گئی۔مزید یہ کہ حکومت پاکستان نے 31 مارچ 2016 تک 0.5 ملین ٹن چینی برآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے تا کہ کاشتکاروں کو اُن کی فصل کا بروقت معاوضہ مل سکے۔



ضرورت پڑنے پر پاکستان کو کچھ مقدار میں چینی درآمد بھی کرنا پڑتی ہے۔سال 15-2014 کے دوران پاکستان نے صرف 10,200 ٹن چینی درآمد کی۔جبکہ سال 16-2015 کے پہلے سات مہینوں کے دوران پاکستان 8,914 ٹن چینی درآمد کر چکا ہے۔



عالمی منڈی میں چینی کی قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے۔فروری 2014 کے دوران چینی کی عالمی قیمت 47.5 روپے فی کلوگرام تھی جو کہ بتدریج کم ہوتے ہوئے فروری 2016 کے دوران 30.3 روپے فی کلوگرام کی سطح پر آ چکی ہے۔

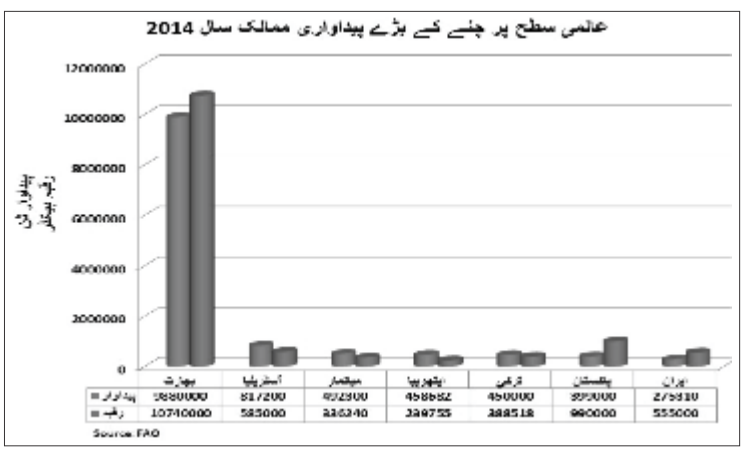


صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔جنوری میں چینی کی قیمت5680روپے فی سوکلوگرام تھی جو ماہ فروری میں بڑھ کر5922روپے فی سوکلوگرام ہوگئی اور شرح اضافہ4.30فیصد رہا۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ فروری کے مقابلے میں15.98 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔درج ذیل گوشوارہ میں ماہ فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

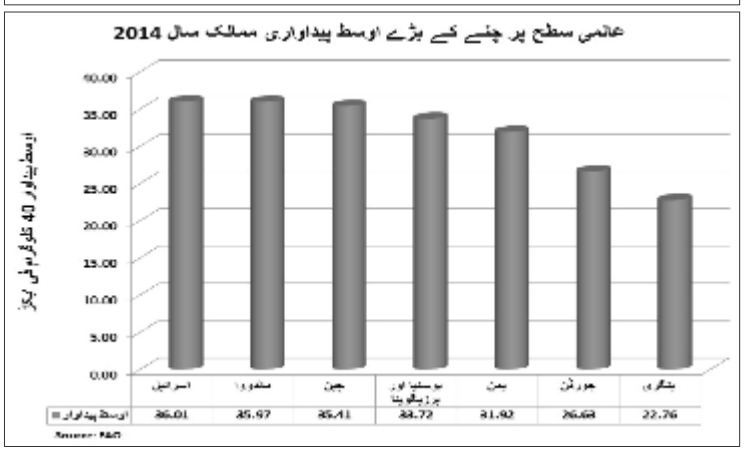
قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	فروری(2016) کی قیمتیں	جنوری(2016) کی قیمتیں	فروری(2015) کی قیمتیں	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2016) سے موازنہ	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری(2015) سے موازنہ
لاہور	6086	5718	5209	6.43	16.83
فیصل آباد	5794	5538	5179	4.63	11.87
سرگودھا	5957	5655	5116	5.33	16.45
ملتان	5928	5626	5059	5.38	17.19
گوجرانوالہ	5919	5827	5129	1.58	15.41
اوکاڑہ	5909	5623	5115	5.07	15.52
راولپنڈی	6035	5734	5191	5.25	16.25
رحیم یار خان	5811	5551	4800	4.70	21.07
بہاولپور	5884	5608	5052	4.93	16.47
ڈیرہ غازی خان	5900	5920	5231	-0.33	12.78
اوسط	**5922**	**5680**	**5108**	**4.30**	**15.98**

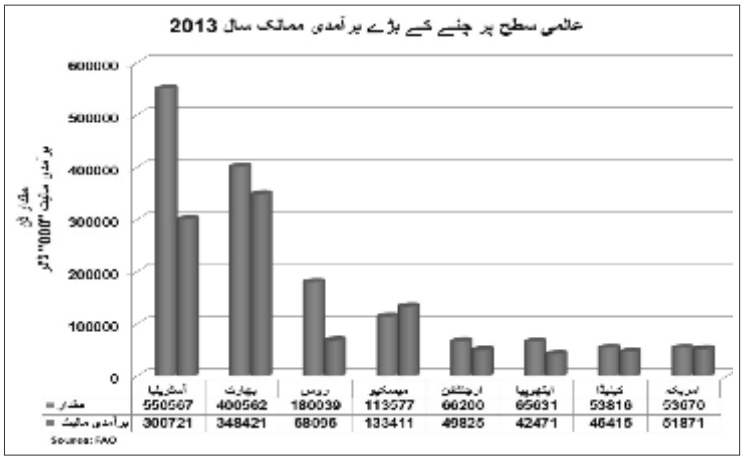
چنا سیاہ



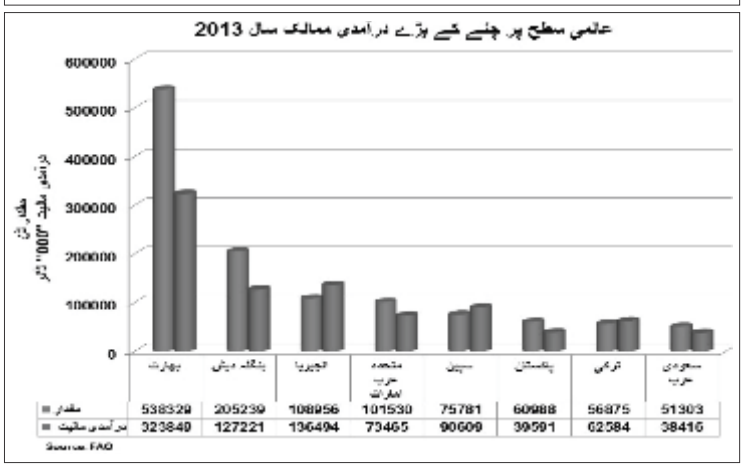
سال2014میں عالمی سطح پر چنے کے بڑے پیداواری ممالک میں بھارت9.88ملین ٹن کے ساتھ پہلے، آسٹریلیا0.817ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، میانمار0.492ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، ایتھوپیا 0.459ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، ترکی0.450ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، پاکستان0.399ملین ٹن کے ساتھ چھٹے اور ایران0.275 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں نمبر پر رہا۔



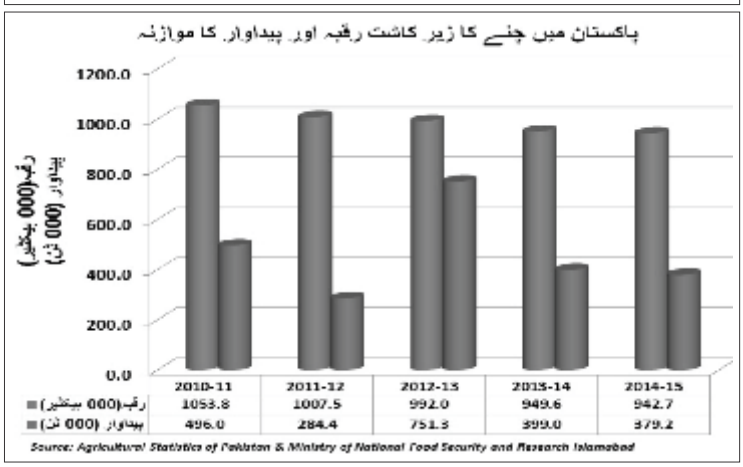
سال2014کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق چنے کی فی ایکڑ اوسط پیداوار کے لحاظ سے عالمی سطح پر اسرائیل پہلے، مالدووا دوسرے، چین تیسرے، بوسنیا اور ہرزیگونیا چوتھے، یمن پانچویں، جورڈن چھٹے، ہنگری ساتویں جبکہ پاکستان42ویں نمبر پر ہے۔



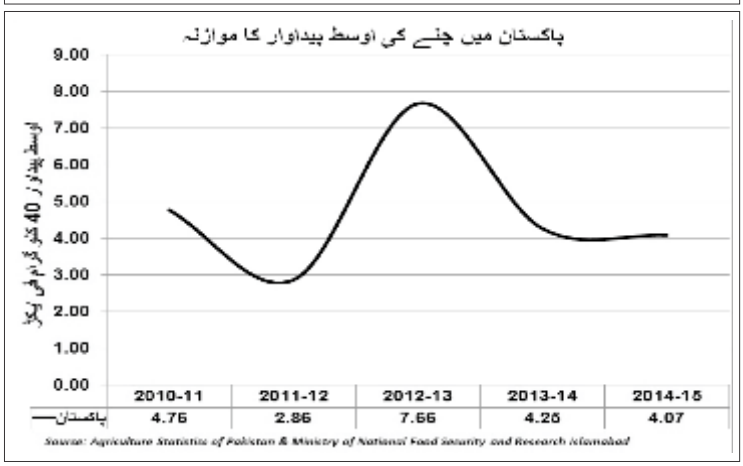
چنے کے عالمی برآمدی اعداد وشمار برائے سال 2013 ظاہر کرتے ہیں کہ آسٹریلیا چنے کا سب سے بڑا برآمدی ملک ہے، بھارت چنے کی برآمد میں عالمی سطح پر دوسرے، روس تیسرے، میکسیکو چوتھے، ارجنٹائن پانچویں، ایتھوپیا چھٹے، کینیڈا ساتویں اور امریکہ آٹھویں نمبر پر ہے۔



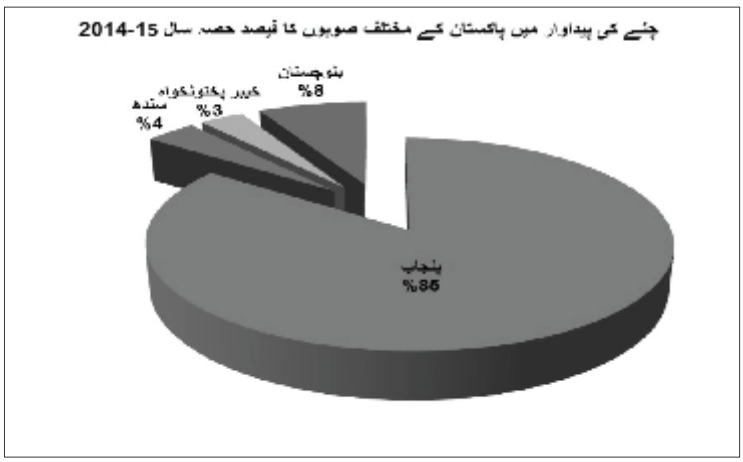
سال 2013 کے عالمی اعداد وشمار کے مطابق چنے کے بڑے درآمدی ممالک میں بھارت پہلے، بنگلہ دیش دوسرے، الجیریا تیسرے، متحدہ عرب امارات چوتھے، سپین پانچویں، پاکستان چھٹے، ترکی ساتویں اور سعودی عرب آٹھویں نمبر پر ہے۔



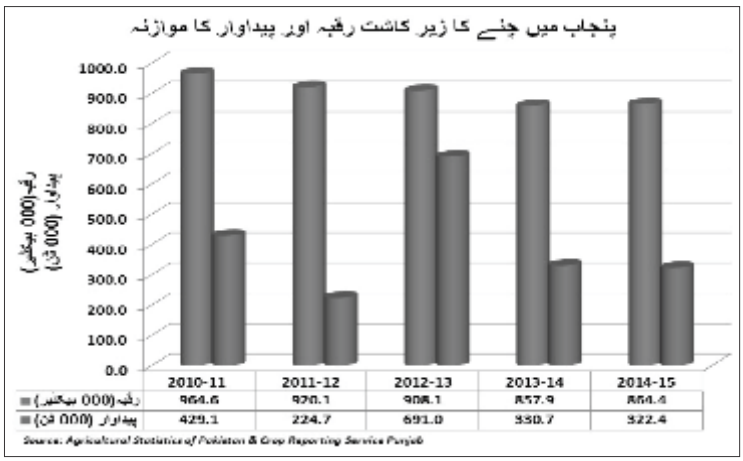
پاکستان میں چنے کی پیداوار میں اُتار چڑھاؤ جاری ہے۔ جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ زیادہ تر چنا پاکستان کے بارانی علاقوں میں کاشت ہوتا ہے بروقت بارشوں سے فصل بہتر اور دوسری صورت میں چنے کی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ جنوری 2016 کی بارش چنے کی موجودہ فصل کے لئے فائدہ مند رہی۔ سال 13-2012 کے دوران پاکستان میں چنے کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی جو کہ 7,51,300 ٹن ریکارڈ کی گئی جبکہ سال 14-2013 کے دوران چنے کی پیداوار کم ہوکر 3,99,000 ٹن کی سطح پر آ گئی اور سال 15-2014 کے دوران بھی چنے کی پیداوار میں مزید کمی ہوئی اور پیداوار 3,79,200 ٹن کی سطح پر آ گئی۔



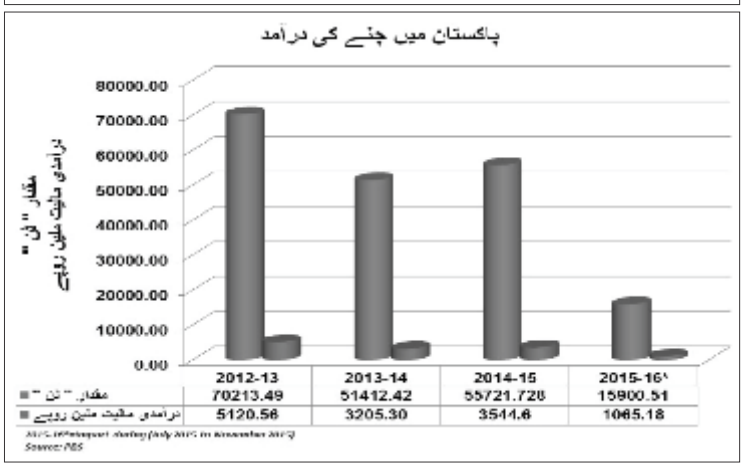
پاکستان میں چنے کی اوسط پیداوار فی ایکڑ کا موازنہ کیا جائے تو پچھلے پانچ سالوں میں چنے کی اوسط پیداوار کم سے کم 2.86 من (سال 12-2011) اور زیادہ سے زیادہ 7.66 من (سال 2012-13) فی ایکڑ رہی۔



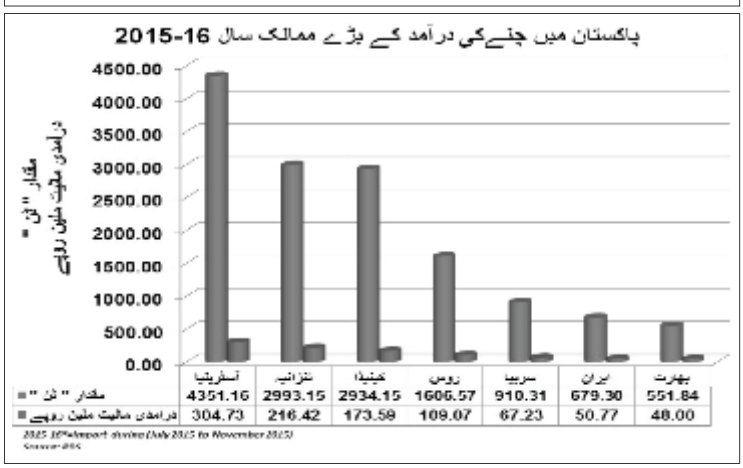
سال2014-15 کے چنے کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق صوبہ پنجاب85 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ بلوچستان8 فیصد کے ساتھ دوسرے، صوبہ سندھ 4 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ خیبر پختونخواہ 3 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔



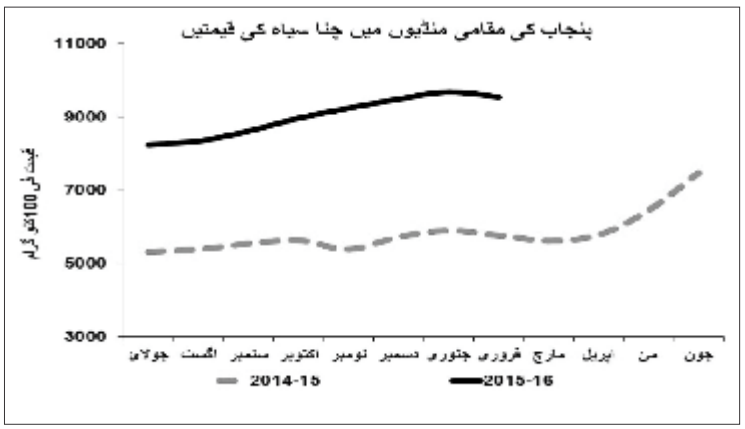
صوبہ پنجاب میں چنے کے پیداروای اعدادوشمار ظاہر کرتے ہیں کہ سال 2012-13 کے دوران چنے کی مجموعی پیداوار 6,91,000 ٹن تھی جو کہ سال 2013-14 کے دوران بہت زیادہ کم ہوکر 3,30,700 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ جبکہ سال 2014-15 کے دوران مجموعی پیداوار اور مزید کم ہوکر 3,22,400 ٹن کی سطح پر آ گئی۔



پاکستان اپنی ملکی ضرورت پورا کرنے کیلئے ہر سال چنا درآمد کرتا ہے۔ سال 2012-13 کے دوران پاکستان نے 70,213 ٹن چنا درآمد کیا جبکہ سال 2013-14 کے دوران درآمد 51,412 ٹن ریکارڈ کی گئی۔ سال 2014-15 کے دوران چنے کی درآمد 55,722 ٹن رہی جبکہ سال 2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران چنے کی درآمد 15,900 ٹن ریکارڈ کی گئی۔ اس وقت چنے کی درآمدی قیمت 695-708 امریکی ڈالر فی ٹن ہے۔



سال 2015-16 کے دوران پاکستان نے چنے کی درآمد زیادہ تر آسٹریلیا، تنزانیہ، کینیڈا، روس، سربیا، ایران اور بھارت سے کی۔

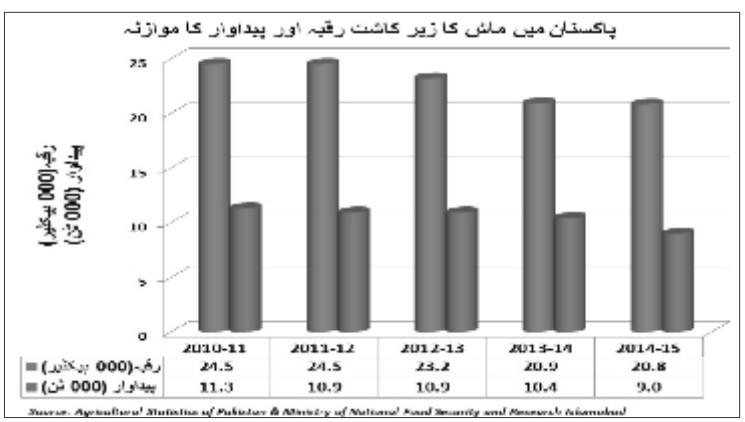


صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چنے کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت کمی دیکھنے میں آئی۔ گذشتہ ماہ جنوری میں چنے کی قیمت 9680 روپے فی سو کلوگرام تھی۔ جو کہ ماہ فروری میں 1.49 فیصد کمی کے ساتھ 9539 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی جبکہ گذشتہ سال ماہ فروری کی چنے کی قیمتوں کے مقابلے میں 65.91 فیصد زیادہ رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

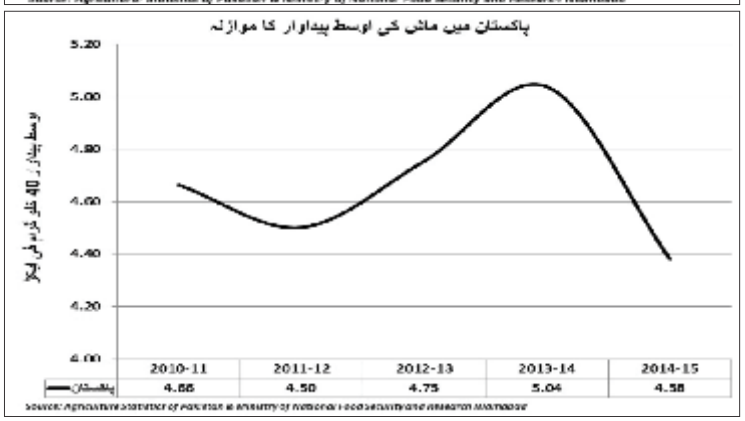
قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	فروری(2016) کی قیمتیں	جنوری(2016) کی قیمتیں	فروری(2015) کی قیمتیں	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2016) سے موازنہ	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری(2015) سے موازنہ
لاہور	10114	10032	6866	0.82	47.31
فیصل آباد	8582	9246	5690	-7.18	50.84
سرگودھا	8585	9065	5348	-5.29	60.53
ملتان	9287	9365	5602	-0.83	65.76
گوجرانوالہ	10312	10205	6024	1.04	71.17
اوکاڑہ	9913	9942	5958	-0.29	66.38
راولپنڈی	10250	10250	6250	0.00	64.00
رحیم یار خان	10225	10648	5500	-3.97	85.91
بہاولپور	10375	10313	5425	0.61	91.24
ڈیرہ غازی خان	7750	7732	4969	0.23	55.97
اوسط	**9539**	**9680**	**5763**	**-1.49**	**65.91**

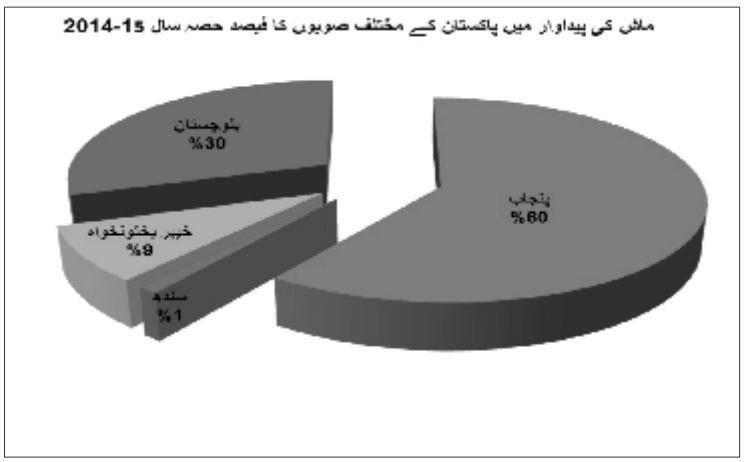
ماش



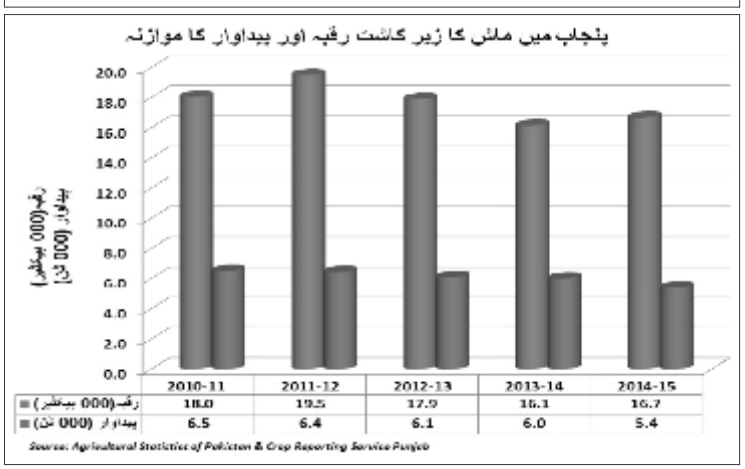
ملکی سطح پر ماش کی پیداوار میں مسلسل کمی ریکارڈ کی جا رہی ہے۔ سال 2010-11 کے دوران ماش کی مجموعی ملکی پیداوار 11,300 ٹن تھی جو کہ سال 2014-15 کے دوران کم ہوکر 9000 ٹن کی سطح پر آ گئی اور ماش کا زیر کاشت رقبہ اِن پانچ سالوں کے دوران 24,500 ہیکٹر سے کم ہو کر سال 2014-15 کے دوران 20,800 ہیکٹر رہ گیا۔



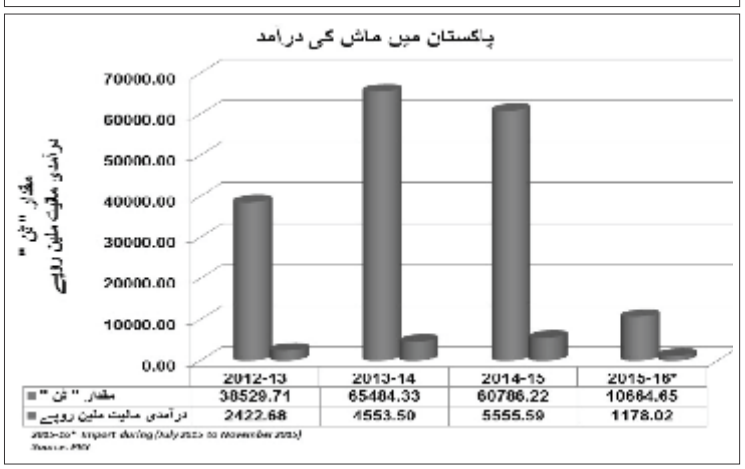
گذشتہ پانچ سالوں کے دوران اگر پاکستان میں ماش کی فی ایکڑ اوسط پیداوار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ماش کی فی ایکڑ اوسط پیداوار بہت کم سطح پر جو کہ صرف 4 تا 5 من فی ایکڑ ہے۔



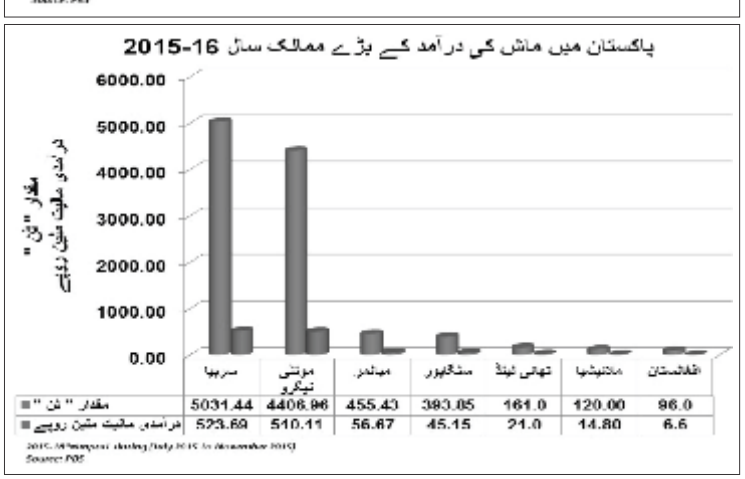
سال2014-15 کے ماش کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق صوبہ پنجاب میں مجموعی ملکی پیداوار کا60 فیصد حصہ پیدا ہوتا ہے جبکہ صوبہ بلوچستان میں30 فیصد، خیبر پختونخواہ9 فیصد حصہ جبکہ صوبہ سندھ 1 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔



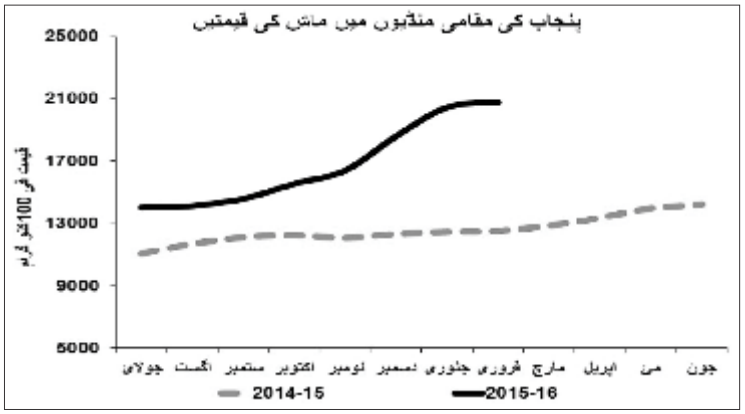
صوبہ پنجاب میں بھی ماش کی پیداوار میں مسلسل کمی کا رجحان ہے۔ سال2010-11 کے دوران صوبہ پنجاب میں ماش کی مجموعی پیداوار 6500 ٹن تھی جو کہ سال2014-15 کے دوران کم ہوکر5400 ٹن رہ گئی جبکہ سال 2010-11 کے دوران ماش کا زیر کاشت رقبہ 18,000 ہیکٹر پر مشتمل تھا جو کہ سال2014-15 کے دوران کم ہوکر 16,700 ہیکٹر کی سطح پر آ گیا۔



پاکستان اپنی ماش کی مجموعی ضرورت کا تقریباً90 فیصد حصہ دوسرے ممالک سے درآمد کرتا ہے۔جس سے ماش کی قیمتوں کا دارومدار اُس کی درآمد اور درآمدی قیمت پر ہوتا ہے۔سال2012-13 کے دوران پاکستان نے 38,530 ٹن ماش درآمد کی جو کہ سال2013-14 کے دوران بڑھ کر65,484 ٹن کی سطح پر آ گئی۔سال2014-15 کے دوران ماش کی درآمد میں معمولی کمی واقع ہوئی اور مجموعی درآمد60,786 ٹن کی سطح پر آ گئی جبکہ سال 2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران ماش کی درآمد10,665 ٹن کی سطح پر ریکارڈ کی گئی۔ عالمی منڈیوں میں ماش کی قیمتوں میں بہت زیادہ کمی دیکھنے میں آرہی ہے اور ماش کی عالمی قیمت 1875-2000 ڈالر فی ٹن سے کم ہوکر1300-1180 ڈالر فی ٹن کی سطح پر آ گئی ہے جس سے مقامی منڈیوں میں ماش کی قیمتوں میں آنے والے دنوں میں کمی متوقع ہے۔



پاکستان نے سال2015-16 کے دوران پہلے پانچ مہینوں کے دوران ماش کی درآمد زیادہ تر سربیا، مونٹی نیگرو، میانمر، سنگاپور، تھائی لینڈ، ملائیشیا، افغانستان سے کی۔

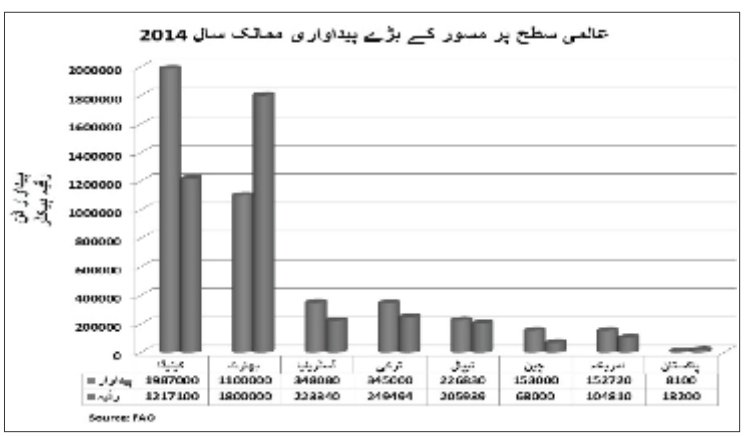


صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں فروری کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گذشتہ ماہ کی قیمت 20436 روپے سے بڑھ کر 20757 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی اور شرح اضافہ 1.64 فیصد رہا اور اسی طرح گذشتہ سال ماہ فروری کی قیمتوں کے مقابلے میں 66.10 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

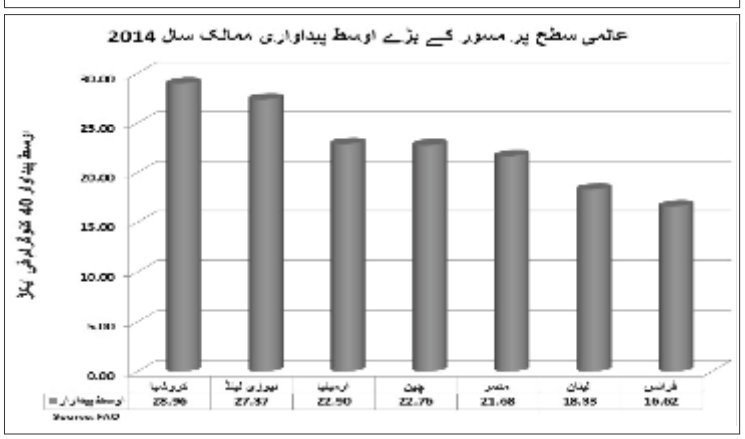
قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	فروری(2016) کی قیمتیں	جنوری(2016) کی قیمتیں	فروری(2015) کی قیمتیں	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2016) سے موازنہ	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری(2015) سے موازنہ
لاہور	22571	21500	14500	4.98	55.67
فیصل آباد	20850	20254	11893	2.94	75.32
سرگودھا	21750	21729	12516	0.10	73.78
ملتان	17888	17642	11375	1.39	57.25
گوجرانوالہ	20976	20118	12481	4.27	68.07
اوکاڑہ	19789	19565	12790	1.14	54.72
راولپنڈی	22750	22750	12500	0.00	82.00
رحیم یار خان	21000	22332	12500	-5.96	68.00
بہاولپور	21750	20250	12250	7.41	77.55
ڈیرہ غازی خان	18250	18223	12281	0.15	48.60
اوسط	**20757**	**20436**	**12509**	**1.64**	**66.10**

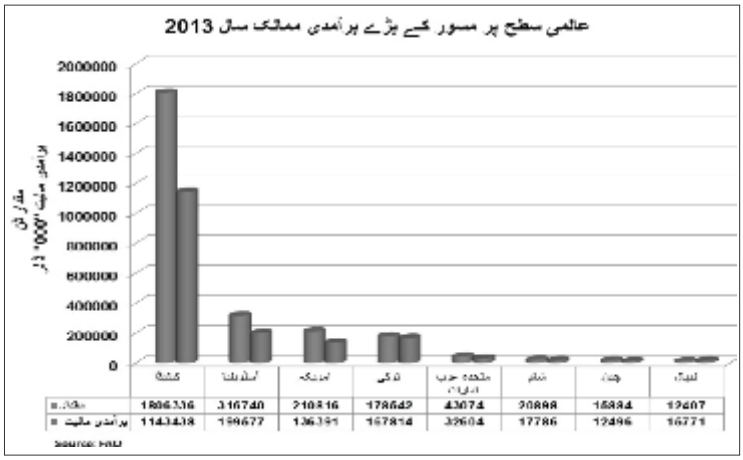
مسور



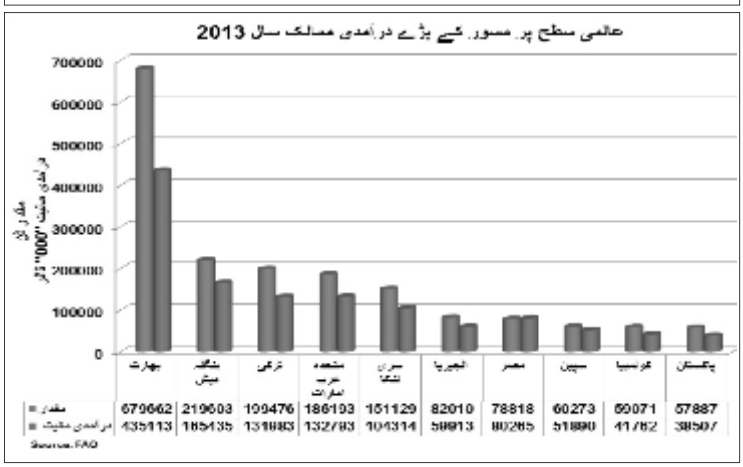
عالمی سطح پر مسور کے بڑے پیداواری ممالک میں سال 2014 کے دوران کینیڈا 1,987,000 ٹن کے ساتھ پہلے، بھارت 1,100,000 ٹن کے ساتھ دوسرے، آسٹریلیا 3,48,080 ٹن کے ساتھ تیسرے، ترکی 3,45,000 ٹن کے ساتھ چوتھے، نیپال 226830 ٹن کے ساتھ پانچویں، چین 1,53,000 ٹن کے ساتھ چھٹے اور امریکہ 1,52,720 ٹن کے ساتھ ساتویں نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان مسور کی عالمی پیداوار 8,100 ٹن کے ساتھ 70 ویں نمبر پر ہے۔



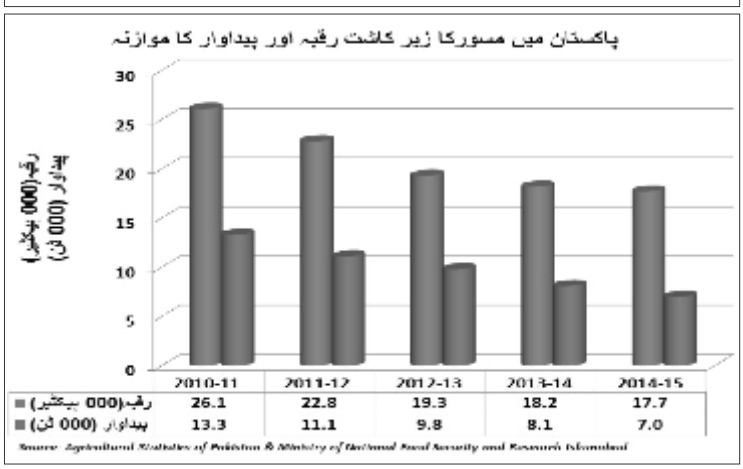
سال 2014 کے مطابق عالمی سطح پر مسور کی فی ایکڑ اوسط پیداوار کے لحاظ سے کروشیا پہلے، نیوزی لینڈ دوسرے، ارمینیا تیسرے، چین چوتھے، مصر پانچویں، لبنان چھٹے، فرانس ساتویں اور پاکستان مسور کی اوسط پیداوار کے لحاظ سے 44 ویں نمبر پر ہے۔



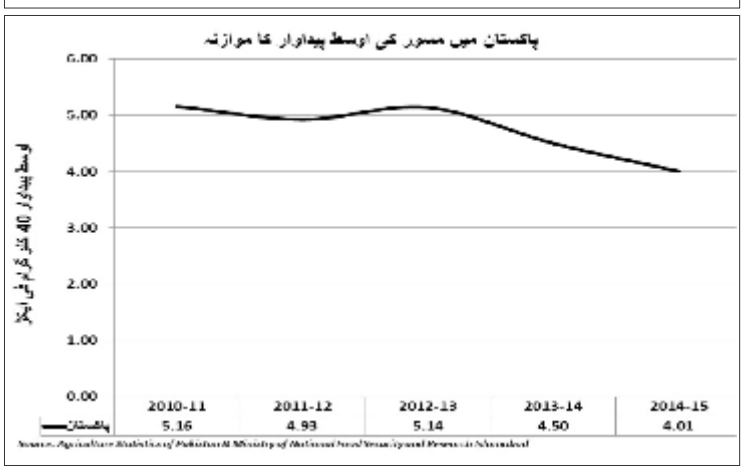
عالمی سطح پر سال2013 کے مسور کے بڑے برآمدی ممالک میں کینیڈا پہلے، آسٹریلیا دوسرے، امریکہ تیسرے، ترکی چوتھے، متحدہ عرب امارات پانچویں، شام چھٹے اور چین ساتویں نمبر پر ہے۔



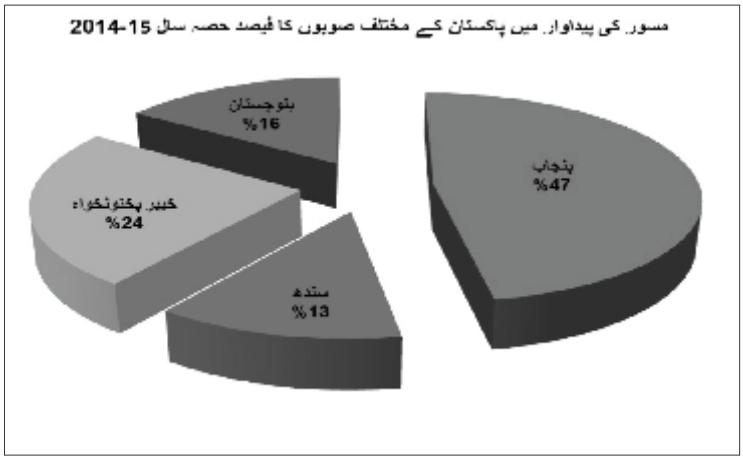
عالمی سطح پر مسور کے درآمدی اعداد وشمار برائے سال2013 ظاہر کرتے ہیں کہ بھارت مسور کی درآمد میں پہلے، بنگلہ دیش دوسرے، ترکی تیسرے، متحدہ عرب امارات چوتھے، سری لنکا پانچویں، الجیریا چھٹے ، مصر ساتویں، سپین آٹھویں، کولمبیا نویں اور پاکستان مسور کی درآمد میں عالمی سطح پر10ویں نمبر پر ہے۔



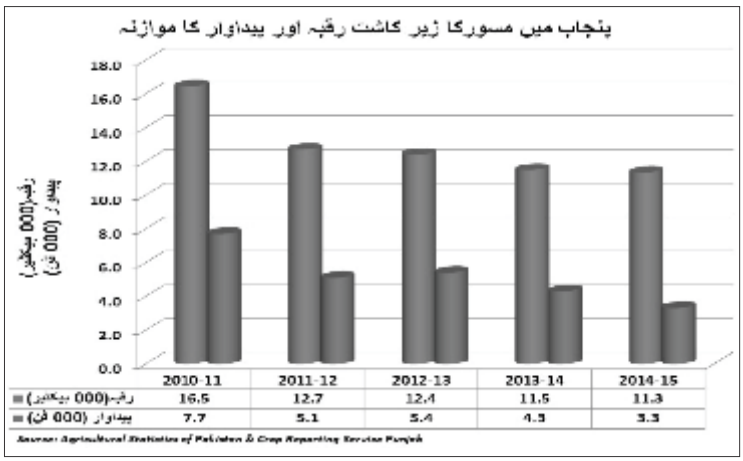
پاکستان کومسور کی پیداوار میں بھی ماش کی طرح مسلسل کمی کا سامنا ہے۔ سال11-2010 کے دوران مسور کی مجموعی ملکی پیداوار13,300 ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال15-2014 کے دوران کم ہوکر7,020 ٹن کی سطح پر آ گئی۔اور اسی طرح مسور کا زیر کاشت رقبہ بھی بتدریج کمی کا شکار ہے۔سال11-2010 کے دوران مسور کا زیر کاشت رقبہ26,100 ہیکٹر تھا جو کہ کم ہوکر15-2014 کے دوران17,700 ہیکٹر کی سطح پر آ چکا ہے۔



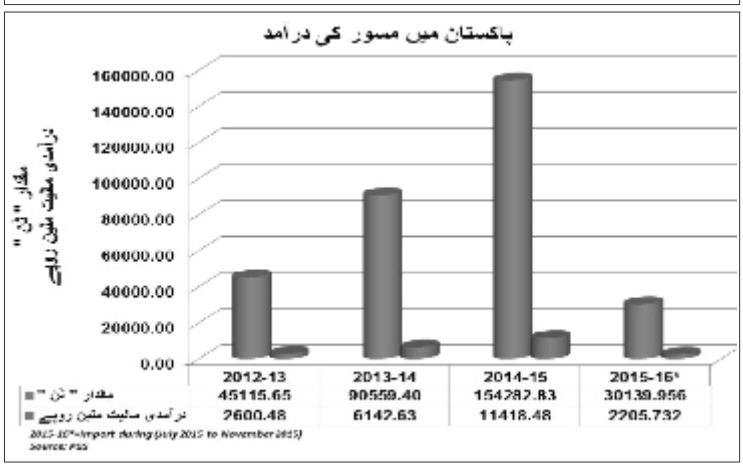
گذشتہ چند سالوں کے دوران اگر پاکستان میں مسور کی فی ایکڑ پیداوار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ عالمی لحاظ سے پاکستان میں مسور کی اوسط پیداوار فی ایکڑ بہت زیادہ کم ہے جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ مزید کم ہوتی جا رہی ہے۔ سال11-2010 کے دوران فی ایکڑ اوسط پیداوار5.16 من فی ایکڑ تھی جو کہ سال15-2014 کے دوران4.01 من فی ایکڑ کی سطح پر آ چکی ہے۔



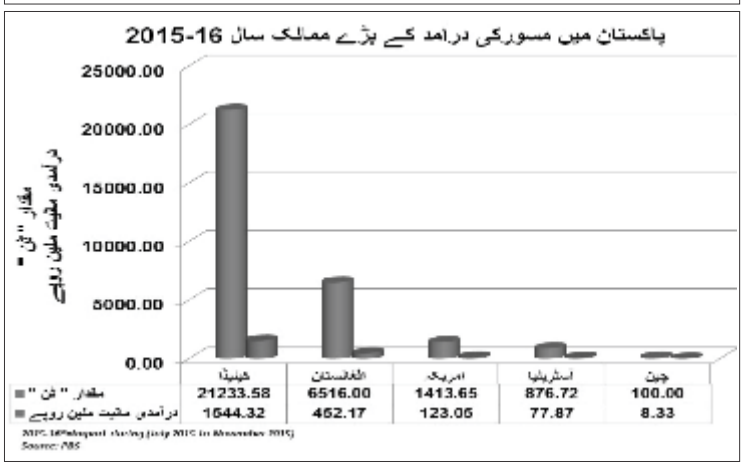
سال 2014-15 کے دوران مسور کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب 47 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ خیبر پختونخواہ میں 24 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ بلوچستان 16 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ سندھ 13 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔



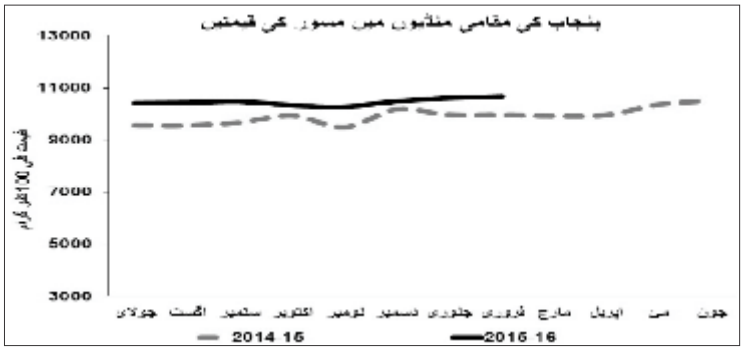
صوبہ پنجاب میں بھی مسور کی پیداوار میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے۔ سال 11-2010 کے دوران مسور کی پیداوار 7,700 ٹن تھی جو سال 15-2014 کے دوران تقریباً 57 فیصد کم ہوکر 3,320 ٹن کی سطح پر آ گئی۔



مسور کے درآمدی اعدادوشمار ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان نے سال 13-2012 کے دوران 45,116 ٹن مسور درآمد کی جبکہ سال 14-2013 کے دوران مسور کی درآمد 90,559 ٹن ہوگئی جو کہ سال 15-2014 کے دوران مزید بڑھ کر 1,54,283 ٹن کی سطح پر پہنچ گئی جبکہ سال 16-2015 کے دوران پہلے پانچ مہینوں کے دوران مسور کی درآمد 30,140 ٹن ریکارڈ کی گئی۔ اس وقت مسور کی درآمدی قیمت 910-740 امریکی ڈالر فی ٹن ہے۔



پاکستان نے سال 16-2015 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران مسور کی زیادہ تر درآمد کینیڈا، افغانستان، امریکہ، آسٹریلیا اور چین سے بالترتیب کی۔

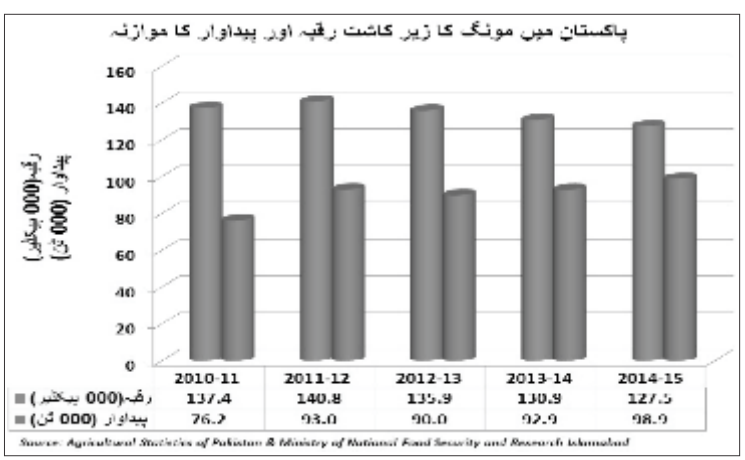


صوبہ پنجاب کی مقامی منڈیوں میں مسور کی اوسط قیمت میں پچھلے ماہ کے مقابلہ میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ ماہ جنوری میں مسور کی اوسط قیمت 10602 روپے فی سوکلوگرام تھی جو کہ ماہ فروری میں بڑھ کر 10671 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی اور گذشتہ سال ماہ فروری کی نسبت بھی 7.33 فیصد زیادہ رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	فروری(2016) کی قیمتیں	جنوری(2016) کی قیمتیں	فروری(2015) کی قیمتیں	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2016) سے موازنہ	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری(2015) سے موازنہ
لاہور	11000	11000	11000	0.00	0.00
فیصل آباد	10250	10250	9857	0.00	3.99
سرگودھا	9916	10478	9875	-5.36	0.41
ملتان	9836	10324	10043	-4.73	-2.06
گوجرانوالہ	12117	10432	10181	16.16	19.01
اوکاڑہ	10736	10550	9697	1.77	10.71
راولپنڈی	10750	10750	10250	0.00	4.88
رحیم یار خان	10850	11361	9400	-4.50	15.43
بہاولپور	11500	11125	9750	3.37	17.95
ڈیرہ غازی خان	9750	9750	9469	0.00	2.97
اوسط	**10671**	**10602**	**9952**	**0.67**	**7.33**

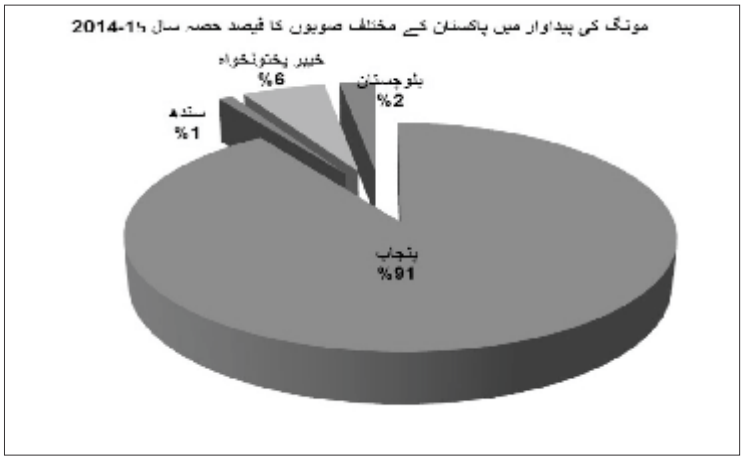
مونگ



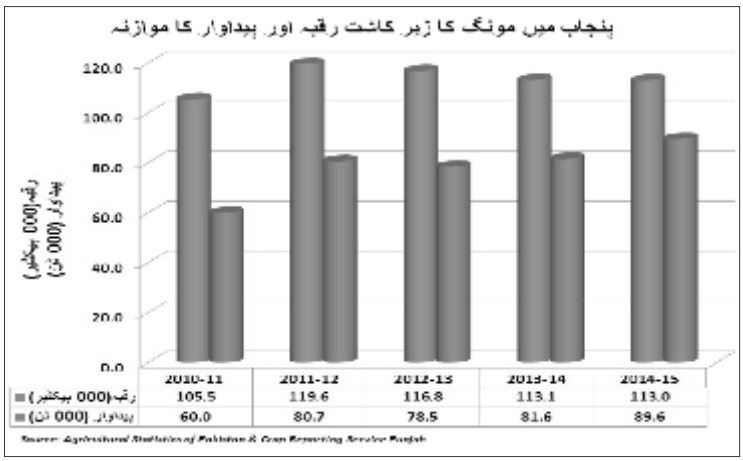
پاکستان میں مونگ کے گذشتہ چند سالوں کے پیداواری اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ملک میں مونگ کی پیداوار میں اضافے کا رجحان ہے۔ سال 11-2010 کے دوران مونگ کی مجموعی ملکی پیداوار 76,200 ٹن تھی جو کہ سال 15-2014 کے دوران بڑھ کر 98,900 ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔ پاکستان میں مونگ کی بڑھتی ہوئی پیداوار کی وجہ سے پاکستان کو مونگ دوسرے ممالک سے بہت ہی کم مقدار میں درآمد کرنا پڑتی ہے اور ملکی ضرورت کو مقامی پیداوار ہی سے پورا کیا جاتا ہے۔



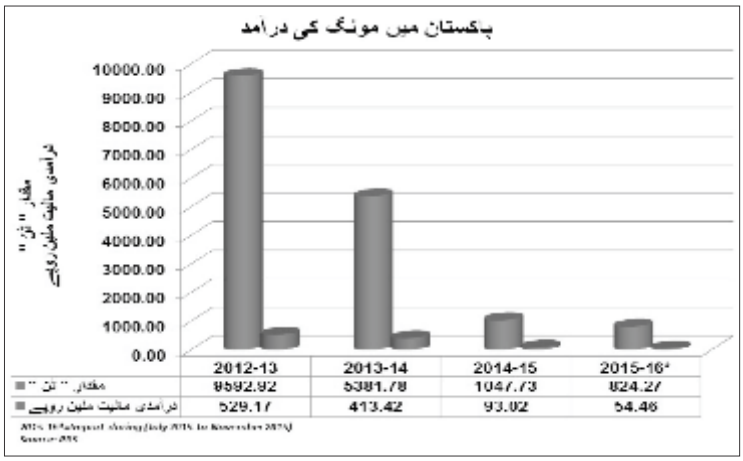
پاکستان میں مونگ کی فی ایکڑ اوسط پیداوار کا اگر گذشتہ پانچ سالوں کے دوران جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ مونگ کی اوسط پیداوار میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔ سال 11-2010 میں فی ایکڑ پیداوار 5.61 من فی ایکڑ تھی جو کہ سال 15-2014 میں بڑھ کر 7.85 من فی ایکڑ کی سطح پر پہنچ چکی ہے۔



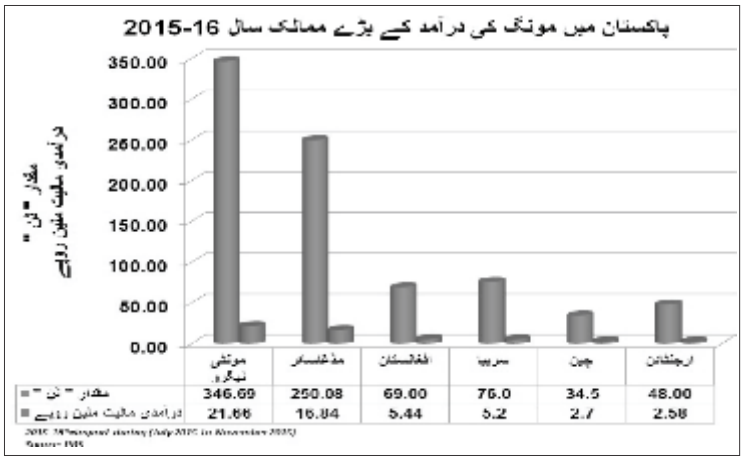
مونگ کی سال 2014-15 کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب 91 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ خیبر پختونخواہ 6 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ بلوچستان 2 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ سندھ 1 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔



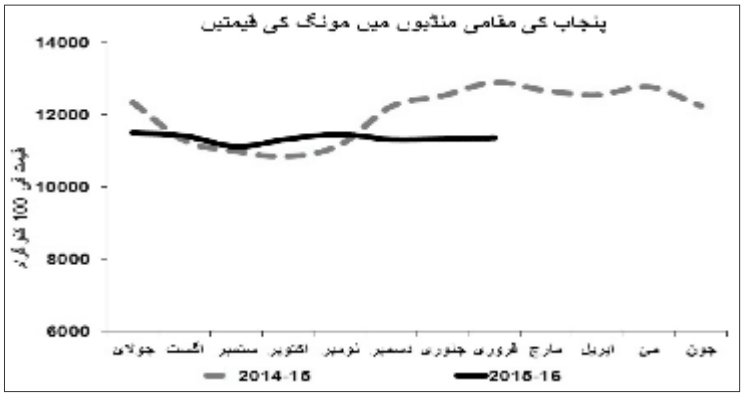
صوبہ پنجاب میں بھی مونگ کی پیداوار میں مجموعی طور پر اضافے کا رجحان ہے سال 11-2010 کے دوران مونگ کی مجموعی پیداوار 60,000 ٹن ریکارڈ کی گئی جو کہ سال 15-2014 کے دوران بڑھ کر 89,600 ٹن کی سطح پر جا پہنچی۔



پاکستان میں رواں سال کے دوران مونگ کی درآمد نہ ہونے کے برابر ہے۔ سال 13-2012 کے دوران مونگ کی درآمد 9,593 ٹن تھی جو کہ سال 14-2013 کے دوران کم ہو کر 5,382 ٹن ہو گئی جبکہ سال 15-2014 کے دوران مزید کم ہو کر 1,048 ٹن کی سطح پر آ گئی اسی طرح سال 16-2015 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران مونگ کی درآمد صرف 824 ٹن ریکارڈ کی گئی۔



سال 16-2015 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران مونگ کی زیادہ تر درآمد مونٹی نیگرو، مڈغاسکر، افغانستان، سربیا، چین اور ارجنٹائن سے کی گئی۔

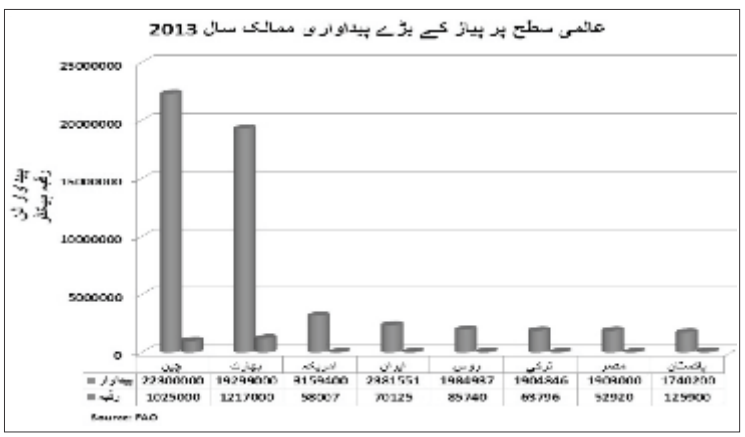


صوبہ پنجاب کی مقامی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں پچھلے ماہ کے مقابلہ میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ ماہ جنوری میں مونگ کی اوسط قیمت 11347 روپے فی سو کلو گرام تھی جو کہ اس ماہ فروری میں 0.12 فیصد اضافے کے ساتھ 11370 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ فروری کے مقابلے میں شرح کمی 11.86 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	فروری(2016) کی قیمتیں	جنوری(2016) کی قیمتیں	فروری(2015) کی قیمتیں	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2016) سے موازنہ	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری(2015) سے موازنہ
لاہور	13500	13286	15000	1.61	-10.00
فیصل آباد	10600	10681	12674	-0.76	-16.36
سرگودھا	10098	10475	12214	-3.60	-17.33
ملتان	10375	10554	13100	-1.69	-20.80
گوجرانوالہ	12196	11675	13888	4.46	-12.18
اوکاڑہ	11386	11600	12960	-1.85	-12.15
راولپنڈی	11750	11750	12725	0.00	-7.66
رحیم یار خان	12550	12324	12250	1.84	2.45
بہاولپور	11000	10875	12766	1.15	-13.83
ڈیرہ غازی خان	10250	10250	11487	0.00	-10.77
اوسط	**11370**	**11347**	**12906**	**0.12**	**-11.86**

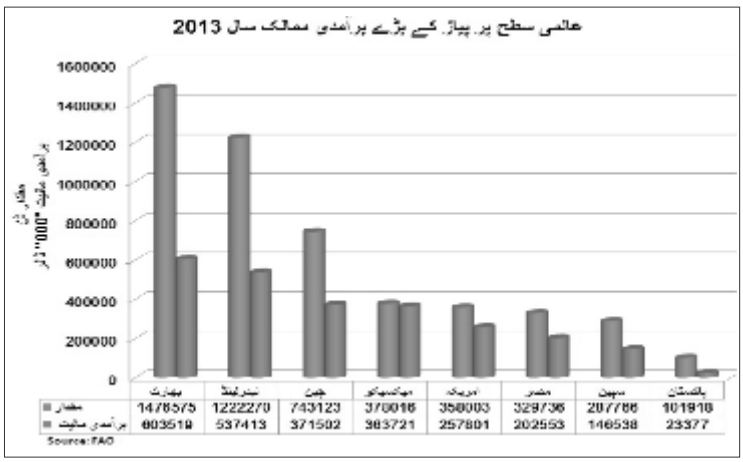
پیاز



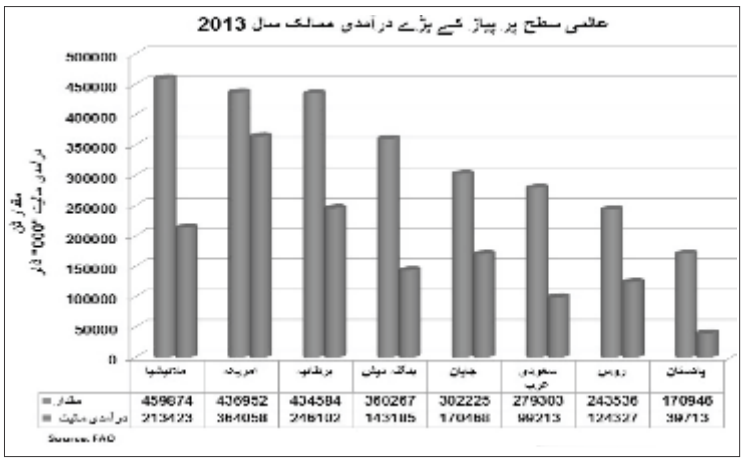
عالمی سطح پر سال 2013 کے پیاز کے بڑے پیداواری ممالک کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ چین 22.300 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ پہلے، بھارت 19.299 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ دوسرے، امریکہ 3.159 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ تیسرے، ایران 2.381 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ چوتھے، روس 1.984 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ پانچویں، ترکی 1.905 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ چھٹے، مصر 1.903 ملین ٹن پیداوار کے ساتھ ساتویں اور پاکستان 1.740 ملین ٹن کے ساتھ آٹھویں نمبر پر ہے۔



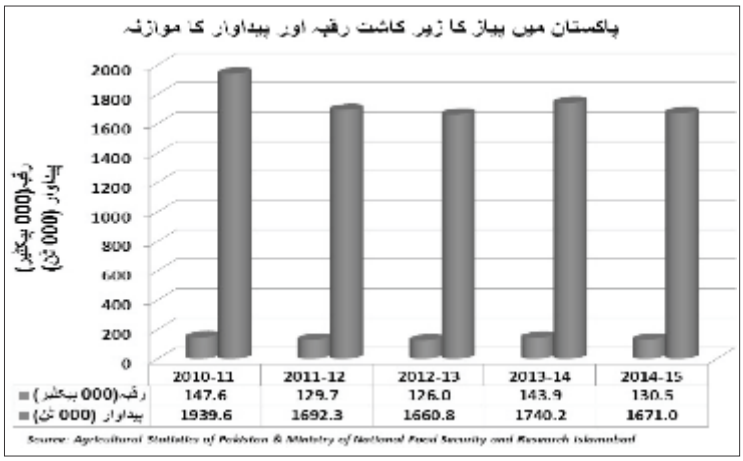
سال 2013 کے پیاز کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق آئرلینڈ پیاز کی فی ایکڑ اوسط پیداوار میں عالمی سطح پر پہلے، کوریا دوسرے، آسٹریلیا تیسرے، امریکہ چوتھے، سپین پانچویں، سویڈن چھٹے، سوئٹزرلینڈ ساتویں جبکہ پاکستان پیاز کی اوسط پیداوار میں عالمی سطح پر 96 ویں نمبر پر ہے۔



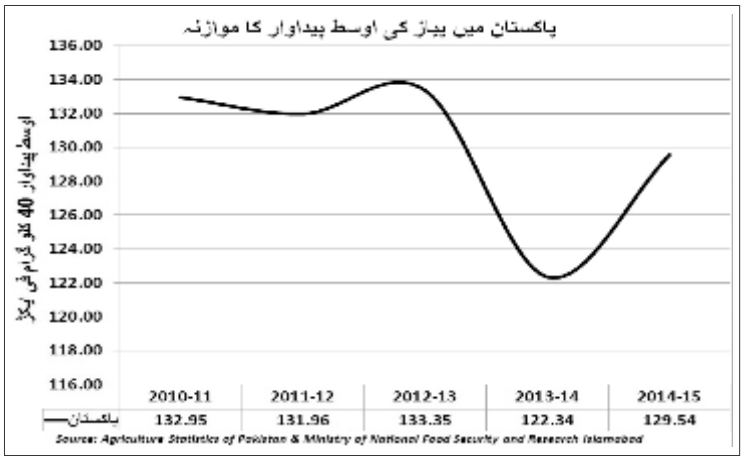
سال2013 کے پیاز کے برآمدی اعداد وشمار کے مطابق بھارت پیاز کی برآمد میں عالمی سطح پر پہلے، نیدرلینڈ دوسرے، چین تیسرے، میکسیکو چوتھے، امریکہ پانچویں، مصر چھٹے، سپین ساتویں جبکہ پاکستان پیاز کی برآمد میں 14ویں نمبر پر ہے۔



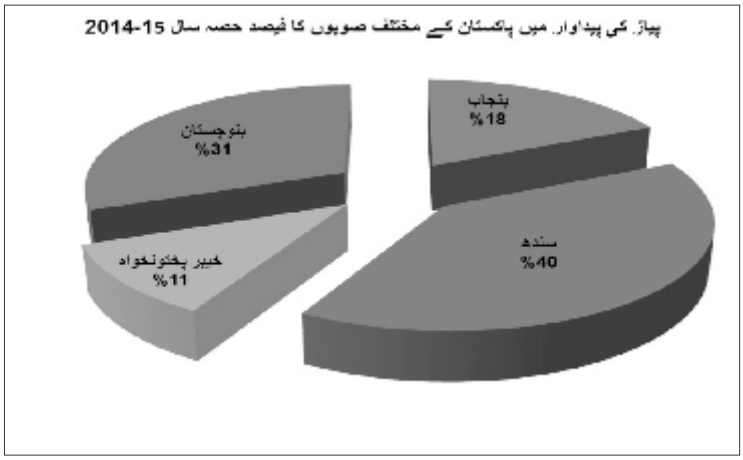
سال2013 کے پیاز کے درآمدی اعداد وشمار کا جائزہ لیا جائے تو ملائیشیا پیاز کی درآمد میں عالمی سطح پر پہلے، امریکہ دوسرے، برطانیہ تیسرے، بنگلہ دیش چوتھے، جاپان پانچویں، سعودی عرب چھٹے اور روس ساتویں جبکہ پاکستان پیاز کی درآمد میں 13ویں نمبر پر ہے۔



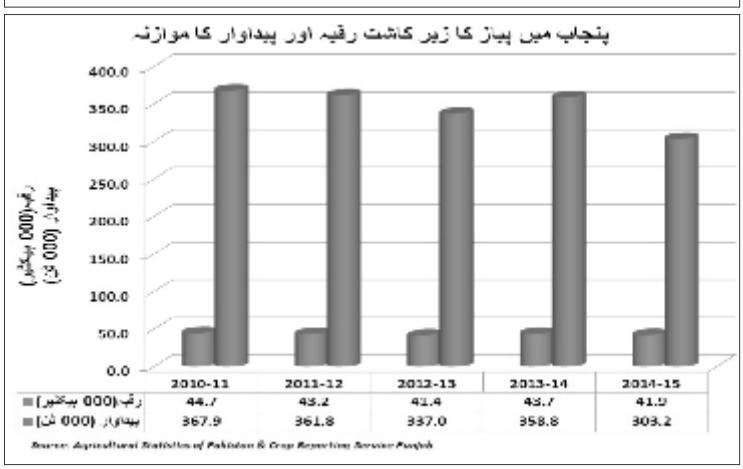
پاکستان میں پیاز کے پیداواری اعداد وشمار کا موازنہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے پاکستان میں پیاز کی پیداوار مسلسل اُتار چڑھاؤ کا شکار رہی گذشتہ پانچ سالوں میں سال2010-11 کے دوران پیاز کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی جو کہ 1.939 ملین ٹن تھی جبکہ سال 2011-12 کے دوران پیاز کی پیداوار کم ہوکر 1.692 ملین ٹن ہوگئی اسی طرح سال 2012-13 کے دوران پیاز کی پیداوار میں مزید کمی واقع ہوئی اور پیداوار 1.661 ملین ٹن کی سطح پر آگئی مگر سال 2013-14 کے دوران پیاز کی پیداوار میں اضافہ ہوا اور یہ 1.740 ملین ٹن کی سطح پر آگئی جبکہ سال 2014-15 کے دوران پیاز کی پیداوار کچھ کمی کے بعد 1.671 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔



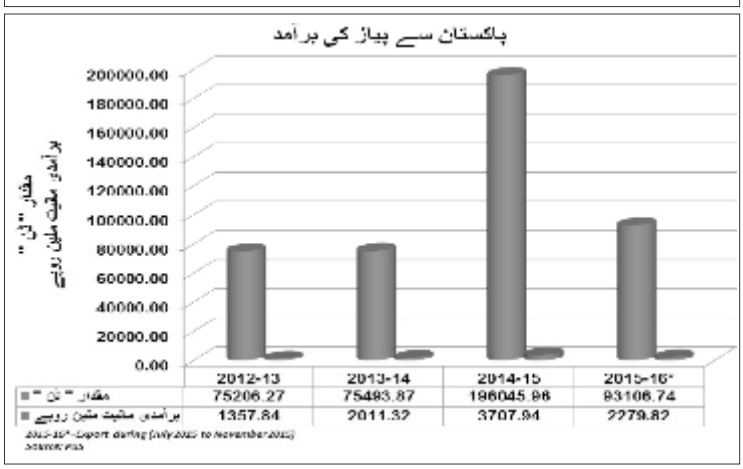
اگر پاکستان میں پیاز کی فی ایکڑ اوسط پیداوار کا جائزہ لیا جائے تو سال 2013-14 کے علاوہ ہر سال پیاز کی فی ایکڑ اوسط پیداوار 130 من فی ایکڑ سے زیادہ ہی رہی مگر عالمی لحاظ سے یہ انتہائی کم ہے۔ جس کی وجہ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کا فقدان ہے۔



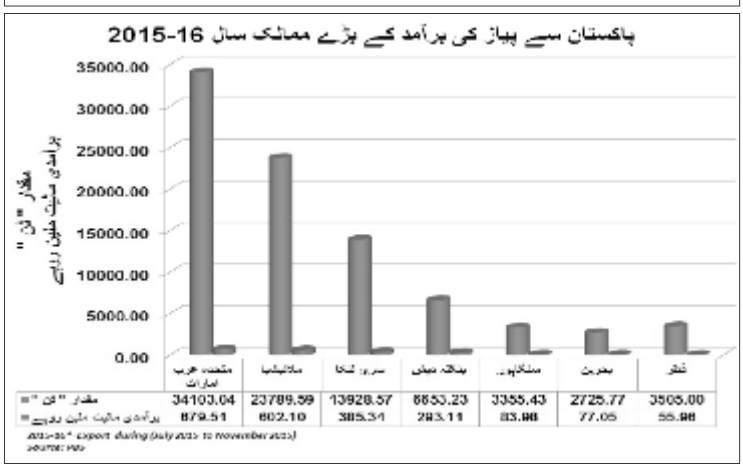
سال2014-15 کے دوران پیاز کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ سندھ 40فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ بلوچستان 31 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ پنجاب 18 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ خیبر پختونخواہ11 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔



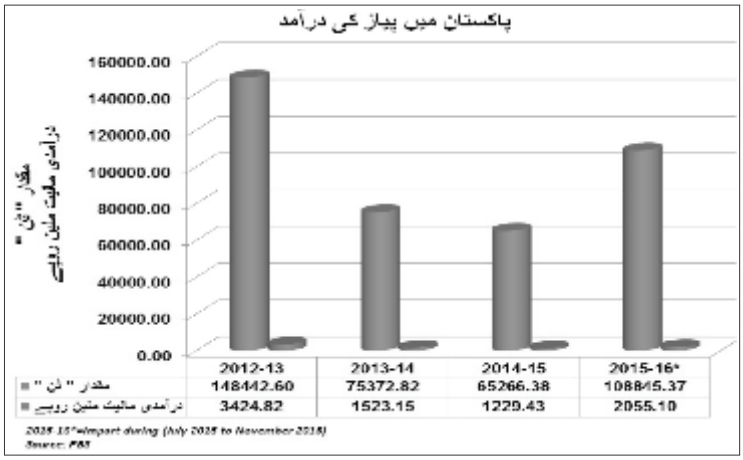
صوبہ پنجاب میں پیازکی پیداوار بھی مسلسل اُتار چڑھاؤ کا شکار ہے۔سال2010-11 کے دوران صوبہ پنجاب میں پیاز کی پیداوار 3,67,900 ٹن ریکارڈ کی گئی جو سال2011-12 کے دوران معمولی کمی کے بعد3,61,800 ٹن کی سطح پر آ گئی۔سال2012-13 کے دوران پیاز کی پیداوار مزید کمی کے بعد3,37,000 ٹن کی سطح پر پہنچ گئی مگر سال2013-14 کے دوران پیاز کی پیداوار میں اضافہ ہوا اور یہ 3,58,800 ٹن ہو گئی جبکہ سال2014-15 کے دوران پیاز کی پیداوار میں پھر سے کمی واقع ہوئی اور یہ 3,03,200 ٹن کی سطح پر آ گئی۔



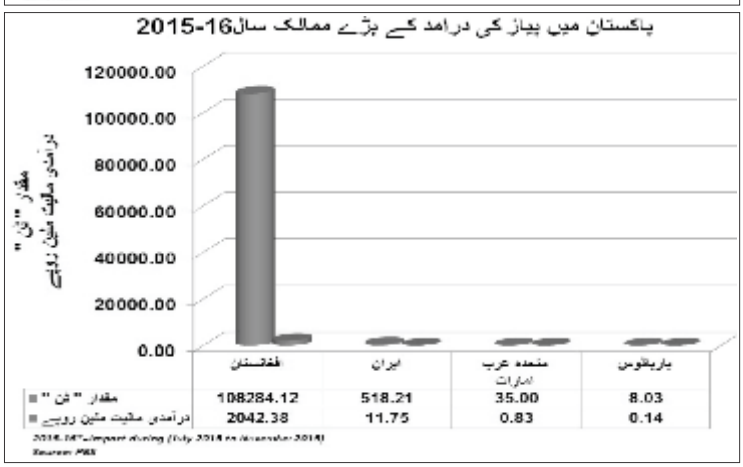
پاکستان کا پیازدوسرے ممالک کو برآمد بھی کیاجاتا ہے۔سال 2012-13 کے دوران پاکستان نے 75,206 ٹن پیاز برآمد کیا۔سال2013-14 کے دوران پیاز کی برآمد معمولی اضافے کے بعد 75,494 ٹن ریکارڈ کی گئی۔سال2014-15 کے دوران پیاز کی برآمد میں بہت بڑا اضافہ دیکھنے میں آیا اور بڑھ کر1,96,046 ٹن کی سطح پر جا پہنچی۔سال2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران پیاز کی برآمد93,107 ٹن ریکارڈ کی گئی۔



سال2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران پاکستان نے پیاز کی زیادہ تر برآمد متحدہ عرب امارات، ملائیشیا، سری لنکا، بنگلہ دیش، سنگاپور، بحرین اور قطر جیسے ممالک کو کی۔



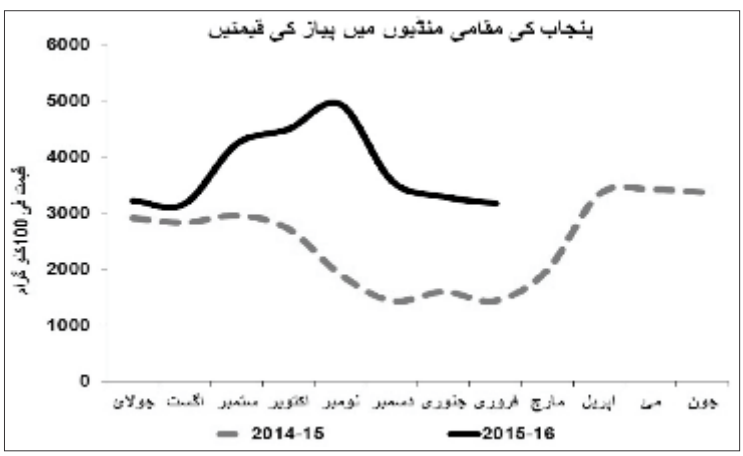
پاکستان کوضرورت پڑنے پر پیاز دوسرے ممالک سے درآمد بھی کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان نے سال 2012-13 کے دوران 1,48,443 ٹن پیاز درآمد کیا جبکہ سال 2013-14 کے دوران پیاز کی درآمد کم ہو کر 75,373 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال 2014-15 کے دوران پیاز کی درآمد میں مزید کمی آئی اور یہ 65,266 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ جبکہ سال 2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران پاکستان 108,845 ٹن پیاز درآمد کر چکا ہے۔ جو کہ سال 2014-15 کی کل درآمد سے 67 فیصد زیادہ ہے۔



پاکستان نے سال 2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران پیاز کی زیادہ تر درآمد افغانستان، ایران اور متحدہ عرب امارات سے کی۔

ان دنوں مقامی منڈیوں میں سب سے زیادہ پیاز صوبہ سندھ سے آ رہا ہے جو کہ پیداوار کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور جس کا پیاز اپریل تک دستیاب رہے گا جبکہ پیاز کی کچھ پیداوار صوبہ پنجاب سے بھی شروع ہو چکی ہے۔ پیاز کی آمد میں اضافہ سے مقامی منڈیوں میں پیاز کی قیمتوں میں کمی دیکھی گئی ہے۔ پیاز پاکستان کے چاروں صوبوں میں پیدا ہوتا ہے اور مختلف اوقات میں مقامی منڈیوں میں دستیاب ہوتا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل شیڈول سے واضح ہے۔

صوبہ	پیاز کے بڑے پیداواری اضلاع	منڈی میں آنے کے اوقات
پنجاب	خانیوال، بھکر، راجن پور، بہاولپور، لودھراں، ملتان، رحیم یار خان وغیرہ	مارچ تا جولائی
سندھ	نواب شاہ، سانگھڑ، میر پور خاص، دادو، ٹنڈو اللہ یار وغیرہ	جون جولائی اور نومبر تا اپریل
خیبر پختونخواہ	سوات، دیر لوئر، دیر اپر، مہمند ایجنسی، خیبر وغیرہ	جون تا ستمبر
بلوچستان	نصیر آباد، چنگائی، قلات، کاران، اوران وغیرہ	جون تا نومبر

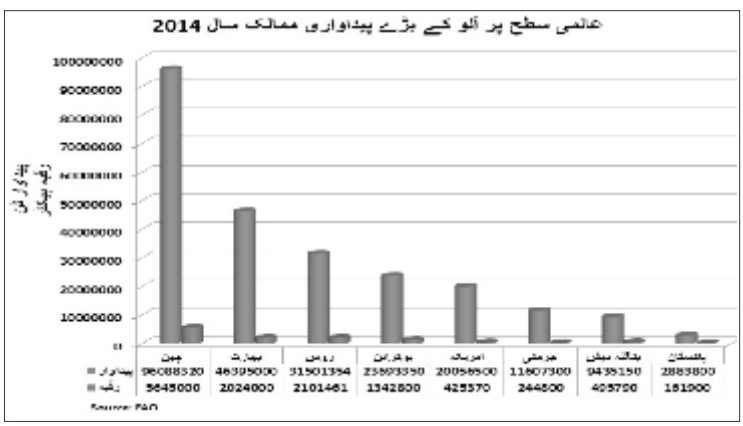


فروری کے مہینے میں صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں پیاز کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی۔ جنوری کے دوران پیاز کی اوسط قیمت 3290 روپے فی سو کلو گرام تھی جو کہ ماہ فروری میں کم ہو کر 3167 روپے فی سو کلو گرام ہو گئی۔ اس طرح شرح کمی 3.28 فیصد رہی۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ فروری کے مقابلے میں پیاز کی قیمتوں میں شرح اضافہ 122.30 فیصد رہا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

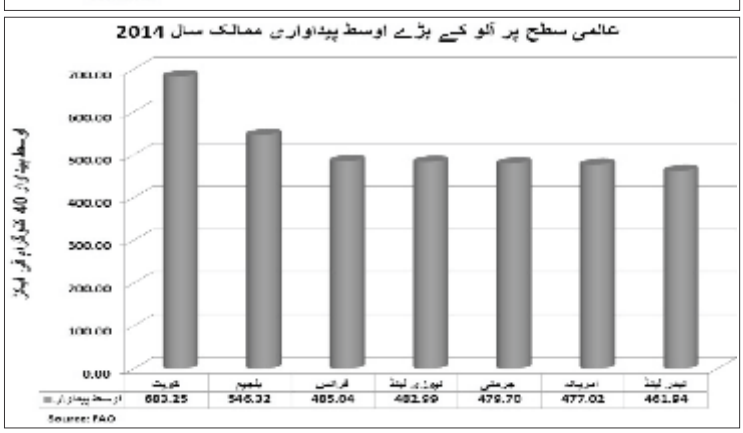
قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	فروری(2016) کی قیمتیں	جنوری(2016) کی قیمتیں	فروری(2015) کی قیمتیں	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2016) سے موازنہ	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری(2015) سے موازنہ
لاہور	3136	3326	1535	-5.71	104.30
فیصل آباد	3085	3238	1249	-4.73	146.96
سرگودھا	3074	3343	1469	-8.06	109.32
ملتان	2902	3046	1196	-4.74	142.71
گوجرانوالہ	3456	3514	1340	-1.65	157.89
اوکاڑہ	3368	3590	1359	-6.19	147.87
راولپنڈی	3512	3693	1699	-4.91	160.74
رحیم یار خان	2930	3375	1560	-13.20	87.78
بہاولپور	3318	2738	1478	21.17	124.49
ڈیرہ غازی خان	2890	3035	1483	-4.76	94.93
اوسط	**3167**	**3290**	**1437**	**-3.28**	**122.30**

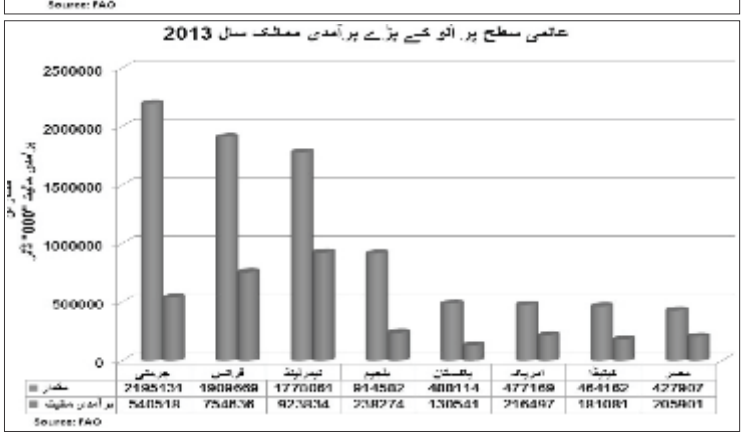
آلو



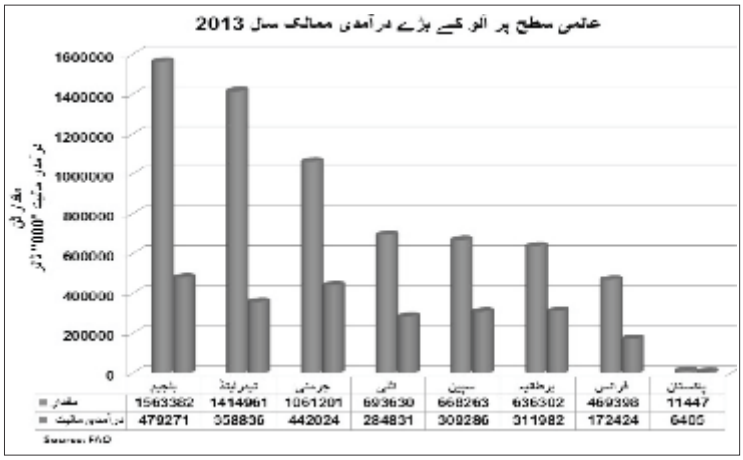
عالمی سطح پر آلو کے پیداواری اعداد و شمار برائے سال 2014 کے مطابق چین 96.088 ملین ٹن کے ساتھ آلو پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے اس کے بعد بھارت 46.395 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، روس 31.501 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، یوکرائن 23.69 3 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، امریکہ 20.056 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، جرمنی 11.607 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے، بنگلہ دیش 9.435 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان آلو کی عالمی پیداوار میں 2.884 ملین ٹن کے ساتھ 23 نمبر پر ہے۔



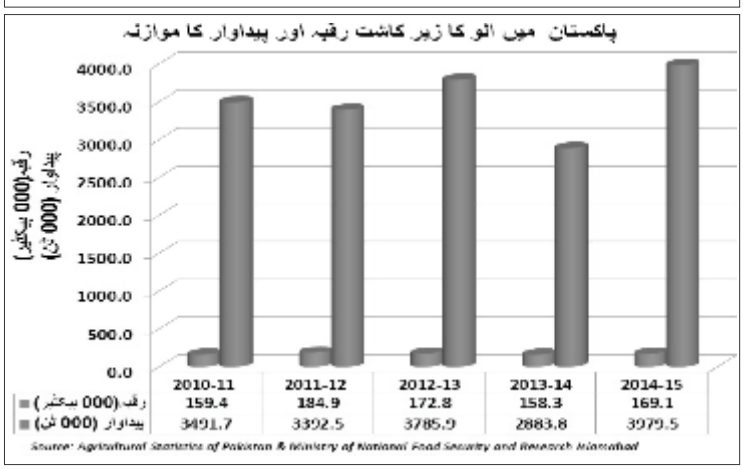
سال 2014 میں عالمی سطح پر آلو کی اوسط پیداوار کے لحاظ سے کویت پہلے، بلجیم دوسرے، فرانس تیسرے، نیوزی لینڈ چوتھے، جرمنی پانچویں، امریکہ چھٹے، نیدرلینڈ ساتویں جبکہ پاکستان آلو کی اوسط پیداوار میں عالمی سطح پر 63 ویں نمبر پر ہے۔



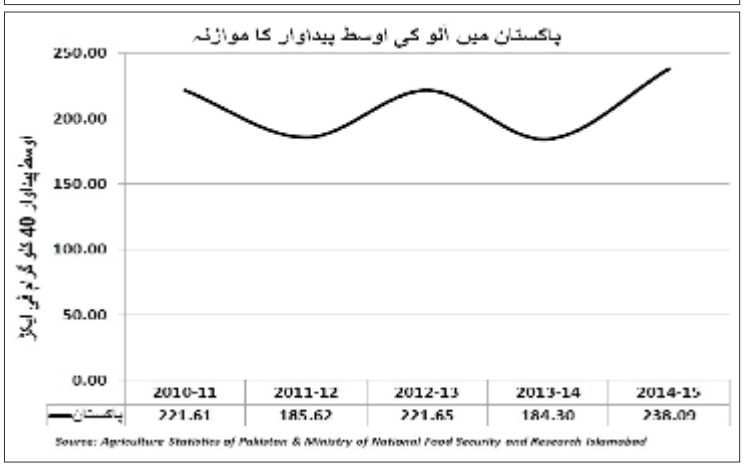
سال 2013 کے آلو کے برآمدی اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ جرمنی آلو کی برآمد میں پہلے، فرانس دوسرے، نیدرلینڈ تیسرے، بلجیم چوتھے، پاکستان پانچویں، امریکہ چھٹے، کینیڈا ساتویں اور مصر آٹھویں نمبر پر ہے۔



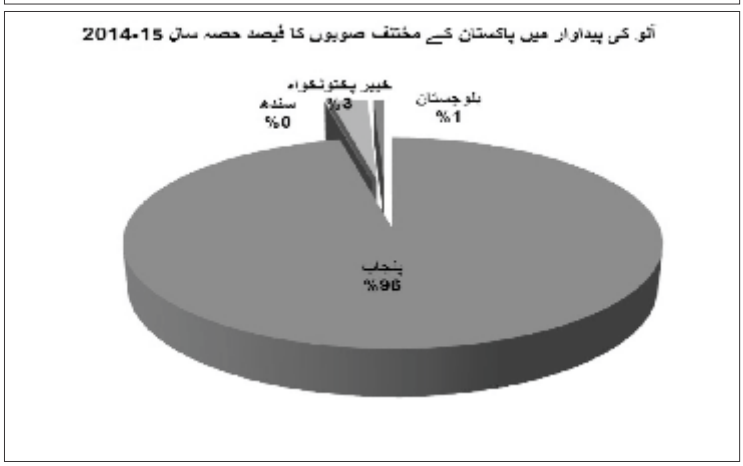
سال2013 کے آلو کے درآمدی اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ بلجیم آلو کی درآمد میں پہلے، نیدر لینڈ دوسرے، جرمنی تیسرے، اٹلی چوتھے، سپین پانچویں، برطانیہ چھٹے، فرانس ساتویں جبکہ پاکستان آلو کی درآمد میں 81ویں نمبر پر ہے۔



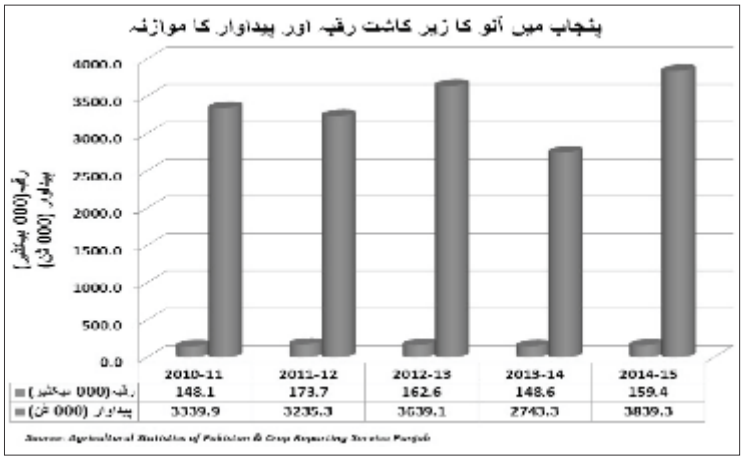
پاکستان میں آلو کے پیداواری اعداد وشمار کا جائزہ لیا جائے تو مختلف سالوں میں آلو کی ملکی پیداوار میں اُتار چڑھاؤ دیکھنے میں آتا ہے۔سال 2010-11 کے دوران پاکستان میں آلو کی مجموعی ملکی پیداوار3.492 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی جبکہ سال 2011-12 کے دوران آلو کی مجموعی ملکی پیداوار کم ہوکر 3.392 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔سال2012-13 کے دوران آلو کی پیداوار بڑھ کر 3.786 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔ مگر سال2013-14 کے دوران آلو کی ملکی پیداوار کم ہوکر2.884 ملین ٹن رہ گئی۔ سال2014-15 کے دوران آلو کی پیداوار ایک بار پھر بڑھ کر 3.979 ملین ٹن کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی۔



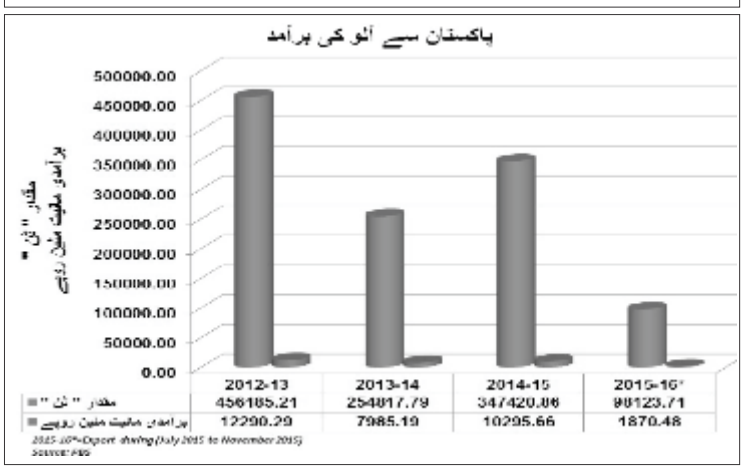
گذشتہ پانچ سالوں کے دوران پاکستان میں آلو کی فی ایکڑ اوسط پیداوار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ آلو کی فی ایکڑ اوسط پیداور تقریباً 185 سے240 من فی ایکڑ کے درمیان رہی ہے جو کہ عالمی مقابلہ میں بہت زیادہ کم ہے۔



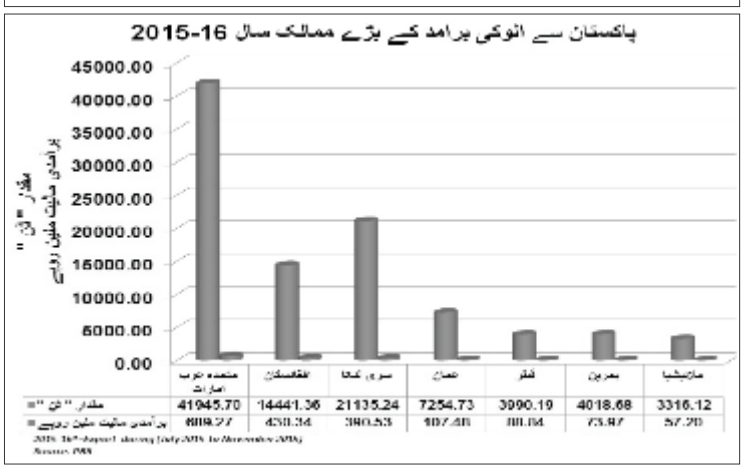
سال 2014-15 کے دوران آلو کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب 96 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ خیبر پختونخواہ 3 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ بلوچستان 1 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ سندھ کا حصہ آلو کی پیداوار میں نہ ہونے کے برابر ہے۔



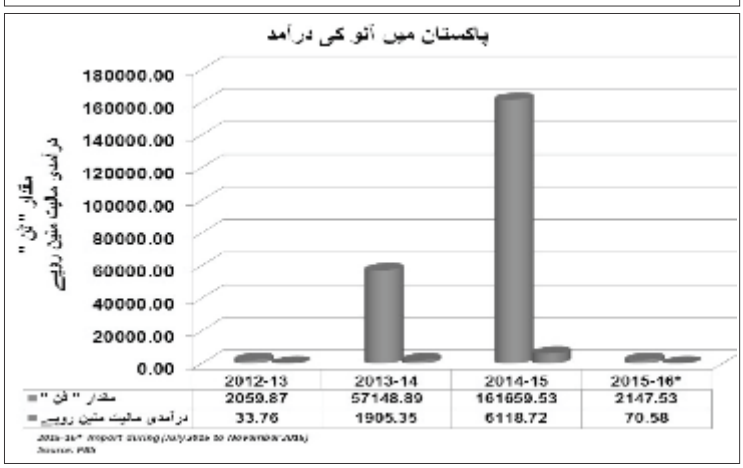
صوبہ پنجاب آلو کی پیداوار میں ملکی سطح پر خصوصی مقام رکھتا ہے۔سال 11-2010 کے دوران صوبہ پنجاب میں آلو کی پیداوار 3.340 ملین ٹن ریکارڈ کی گئی سال 12-2011 کے دوران آلو کی پیداوار کم ہو کر 3.235 ملین ٹن ہوگئی۔سال 13-2012 کے دوران آلو کی پیداوار میں بہتری آئی اور بڑھ کر 3.639 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی ۔ سال 14-2013 کے دوران آلو کی پیداوار میں ایک بار پھر کمی واقع ہوئی اور یہ 2.743 ملین ٹن کی سطح پر پہنچ گئی اور اس سال کے دوران ملک کو آلو کی کمی کا سامنا کرنا پڑا۔سال 15-2014 کے دوران آلو کی پیداوار بڑھ کر 3.839 ملین ٹن کی سطح پر آ گئی۔سال 16-2015 کے دوران آلو کی نئی فصل کی ڈیگنگ مکمل ہو چکی ہے۔



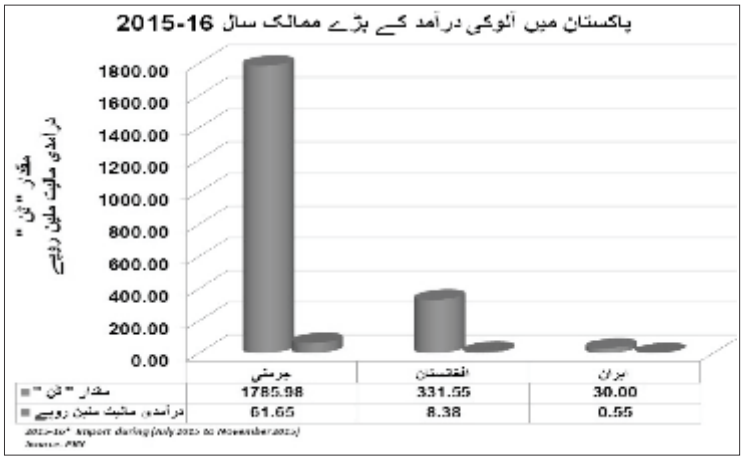
پاکستان آلو کی ایک بڑی مقدار دوسرے ممالک کو برآمد کرتا ہے۔سال 13-2012 کے دوران پاکستان نے 4,56,185 ٹن آلو برآمد کیا۔ سال 14-2013 کے دوران آلو کی برآمد کم ہو کر 2,54,818 ٹن کی سطح پر آ گئی۔سال 15-2014 کے دوران آلو کی برآمد میں کچھ اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 3,47,421 ٹن کی سطح پر آ گئی۔جبکہ سال 16-2015 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران آلو کی برآمد 98,124 ٹن ریکارڈ کی گئی۔



پاکستان نے سال 16-2015 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران آلو کی زیادہ تر برآمد متحدہ عرب امارات، افغانستان، سری لنکا، عمان، قطر، بحرین اور ملائیشیا کو کی۔



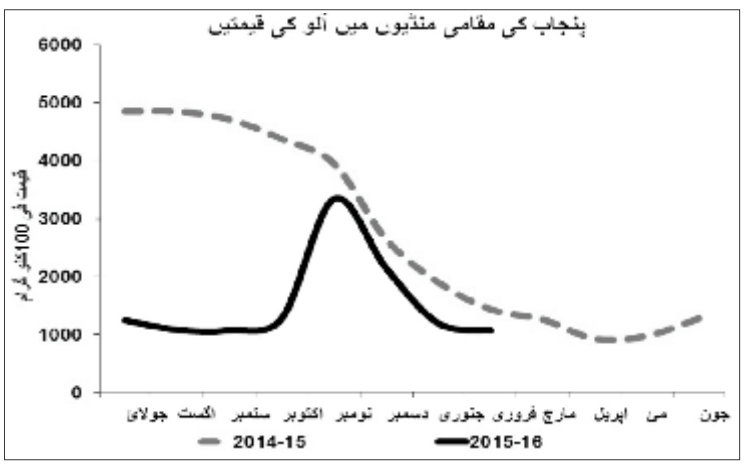
آلو کی کمی کی صورت میں پاکستان کو آلو دوسرے ممالک سے درآمد بھی کرنا پڑتا ہے سال 14-2013 کے دوران آلو کی درآمد 57,149 ٹن تھی جو کہ سال 15-2014 کے دوران بڑھ کر 1,61,659 ٹن کی سطح پر آ گئی۔سال 16-2015 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران آلو کی مجموعی درآمد 2148 ٹن ریکارڈ کی گئی۔



سال 16-2015 کے پہلے پانچ مہینوں دوران پاکستان نے آلو کی درآمد جرمنی، افغانستان اور ایران سے کی۔

اِن دنوں مقامی منڈیوں میں پنجاب کا مقامی آلو دستیاب ہے جو کہ تقریباً جون تک دستیاب رہے گا۔ اس وقت آلو کی قیمتیں اپنی کم ترین سطح پر ہیں۔ نیچے دیئے گئے گوشوارہ میں مختلف صوبوں سے آلو کے مقامی منڈی میں آنے کے اوقات ظاہر کئے گئے ہیں

صوبہ	آلو کے بڑے پیداواری اضلاع	منڈی میں آنے کے اوقات
پنجاب	اوکاڑہ، ساہیوال، قصور، پاکپتن، چنیوٹ، خانیوال وغیرہ	نومبر تا جون
سندھ	خیر پور، نوشہرہ فیروز، شکار پور، نواب شاہ، سکھر وغیرہ	دسمبر تا جنوری
خیبر پختونخواہ	نوشہرہ، سوات، مردان، آپر دیر، چترال وغیرہ	جولائی تا نومبر
بلوچستان	قلات، پشین، قلعہ سیف اللہ، کوئٹہ، نصیر آباد وغیرہ	15 اگست تا اکتوبر

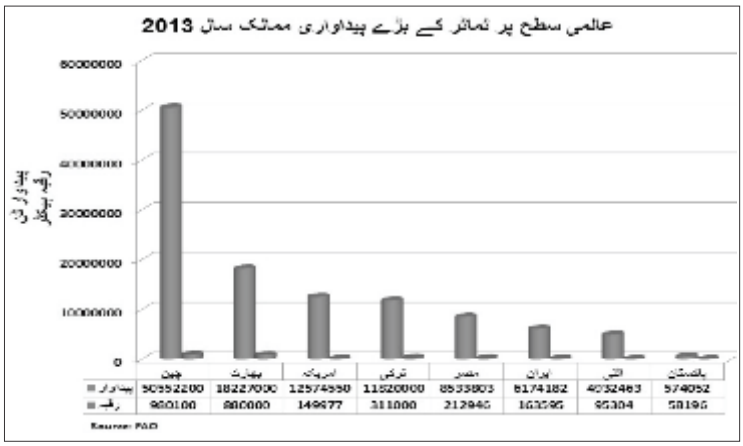


صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ جنوری کے دوران آلو کی اوسط قیمت 1196 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ ماہ فروری میں کم ہو کر 1073 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔ اس طرح شرح کمی 9.67 فیصد رہی اور پچھلے سال ماہ فروری کی نسبت آلو کی قیمتوں میں 25.00 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ درج ذیل گوشوارہ میں فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

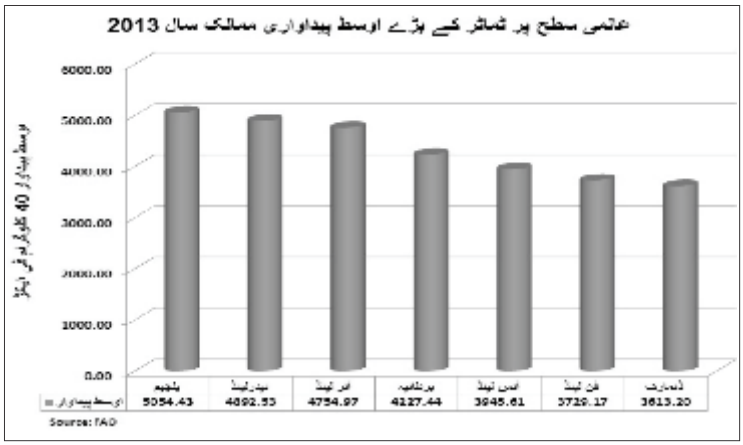
قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	فروری (2016) کی قیمتیں	جنوری (2016) کی قیمتیں	فروری (2015) کی قیمتیں	فروری (2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری (2016) سے موازنہ	فروری (2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری (2015) سے موازنہ
لاہور	1068	1194	1535	-10.55	-30.41
فیصل آباد	1005	1022	1249	-1.65	-19.53
سرگودھا	1046	1107	1469	-5.48	-28.78
ملتان	1023	1045	1196	-2.15	-14.45
گوجرانوالہ	1251	1256	1340	-0.45	-6.68
اوکاڑہ	862	903	1359	-4.51	-36.56
راولپنڈی	1386	1499	1699	-7.51	-18.39
رحیم یار خان	1170	1361	1560	-14.02	-25.01
بہاولپور	951	1224	1478	-22.32	-35.66
ڈیرہ غازی خان	970	1349	1483	-28.08	-34.57
اوسط	**1073**	**1196**	**1437**	**-9.67**	**-25.00**

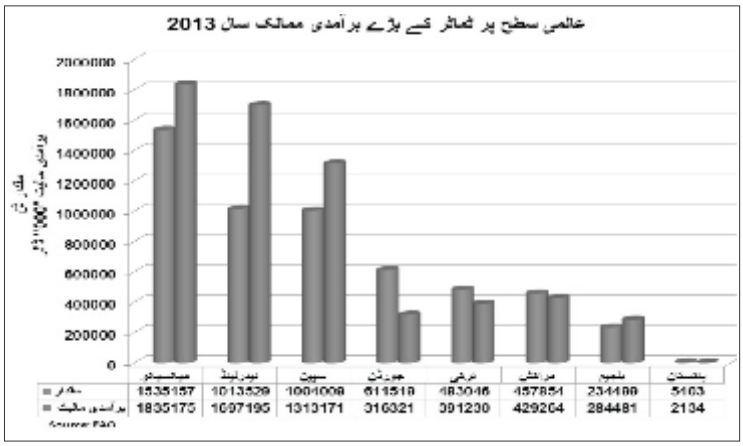
ٹماٹر



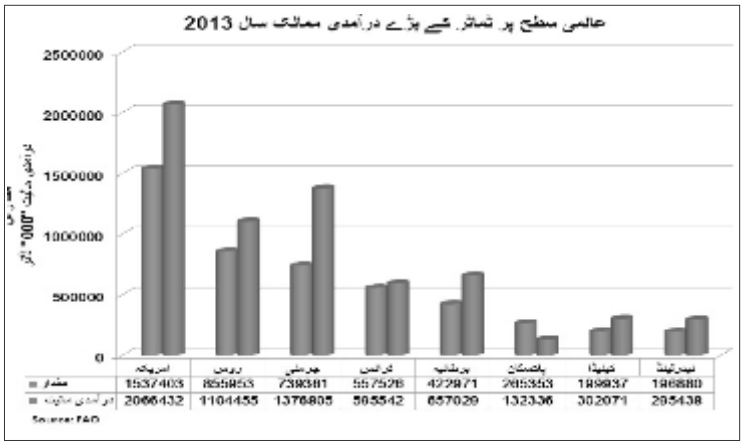
سال2013کے عالمی پیداواری اعدادوشمار کے مطابق ٹماٹر کے بڑے پیداواری ممالک میں چین 50.552 ملین ٹن کے ساتھ سرفہرست ہے جبکہ بھارت 18.227 ملین ٹن کے ساتھ دوسرے، امریکہ 12.575 ملین ٹن کے ساتھ تیسرے، ترکی 11.820 ملین ٹن کے ساتھ چوتھے، مصر 8.534 ملین ٹن کے ساتھ پانچویں، ایران 6.174 ملین ٹن کے ساتھ چھٹے، اٹلی 4.923 ملین ٹن کے ساتھ ساتویں نمبر پر ہے جبکہ پاکستان 0.574 ملین ٹن کے ساتھ 33ویں نمبر پر ہے۔



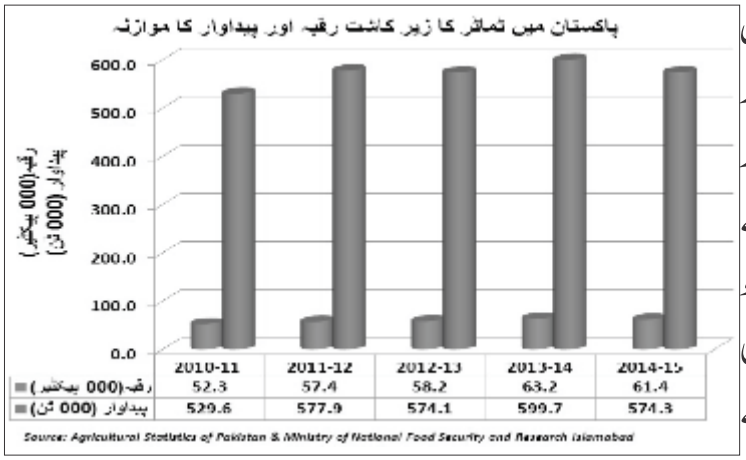
ٹماٹر کے سال2013کے پیداواری اعدادوشمار ظاہر کرتے ہیں کہ بلجیم ٹماٹر کی فی ایکڑ اوسط پیداوار کے لحاظ سے عالمی سطح پر پہلے، نیدر لینڈ دوسرے، آئرلینڈ تیسرے، برطانیہ چوتھے، آئس لینڈ پانچویں، فن لینڈ چھٹے ڈنمارک ساتویں اور پاکستان کا ٹماٹر کی فی ایکڑ اوسط پیداوار میں 141ویں نمبر ہے۔



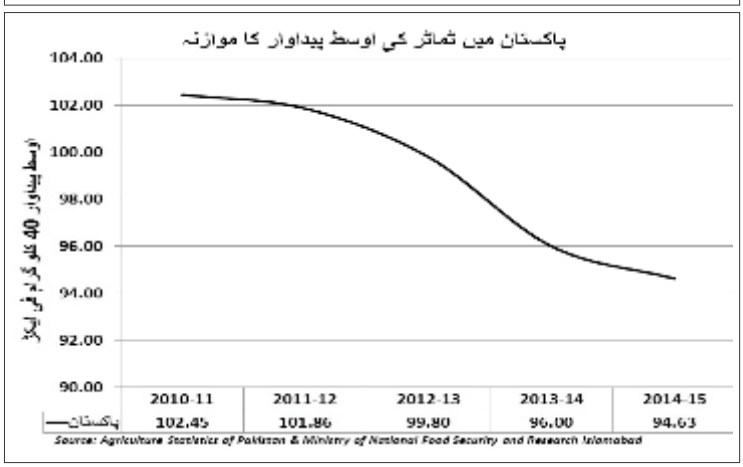
سال 2013 کے ٹماٹر کے برآمدی اعدادوشمار کے مطابق میکسیکو ٹماٹر کی برآمد میں عالمی سطح پر پہلے، نیدر لینڈ دوسرے، سپین تیسرے، جورڈن چوتھے، ترکی پانچویں، مراکش چھٹے، بلجیم ساتویں اور پاکستان ٹماٹر کی برآمد میں عالمی سطح پر 48ویں نمبر پر ہے۔



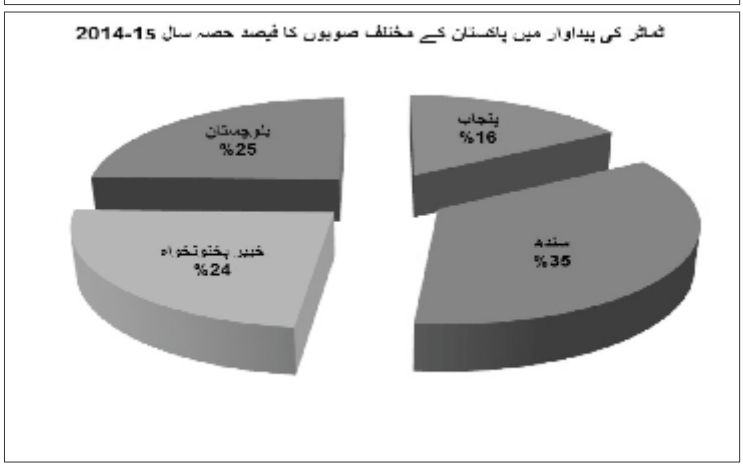
سال2013کے ٹماٹر کے درآمدی اعدادوشمار کے مطابق امریکہ پہلے، روس دوسرے، جرمنی تیسرے، فرانس چوتھے، برطانیہ پانچویں، پاکستان چھٹے اور کینیڈا ساتویں نمبر پر ہے۔ پاکستان مجموعی طور پر ٹماٹر کا درآمدی ملک ہے۔



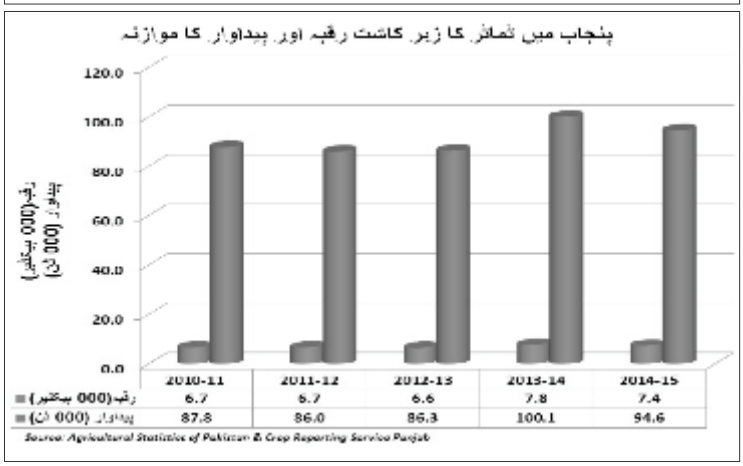
پاکستان میں ٹماٹر کے پیداواری اعدادوشمار ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان میں سال 11-2010 کے دوران مجموعی طور پر ٹماٹر کی پیداوار 5,29,600 ٹن رہی۔ سال 12-2011 کے دوران ٹماٹر کی پیداوار اضافہ کے ساتھ 5,77,900 ٹن ہوگئی۔ سال 13-2012 کے دوران ٹماٹر کی پیداوار میں معمولی کمی ریکارڈ کی گئی اور ٹماٹر کی پیداوار کم ہو کر 5,74,100 ٹن ہوگئی۔ سال 14-2013 کے دوران ٹماٹر کی پیداوار بڑھ کر 5,99,700 ٹن کی سطح پر آ گئی اور سال 15-2014 کے دوران دوبارہ کم ہوکر 5,74,300 کی سطح پر آ گئی۔



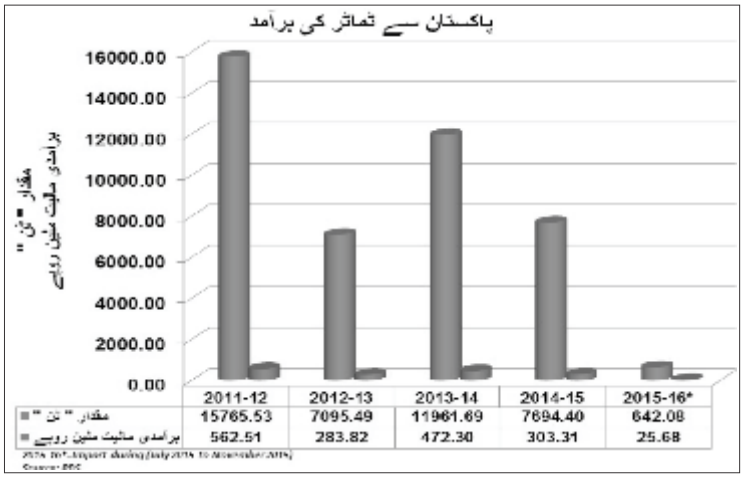
پاکستان میں ٹماٹر کی فی ایکڑ اوسط پیداور کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران ٹماٹر کی فی ایکڑ اوسط پیداوار مسلسل کمی کا شکار ہے۔ سال 11-2010 میں ٹماٹر کی فی ایکڑ پیداوار 102.45 من فی ایکڑ تھی جو کم ہوتے ہوئے سال 15-2014 کے دوران 94.63 من فی ایکڑ کی سطح پر آ گئی۔



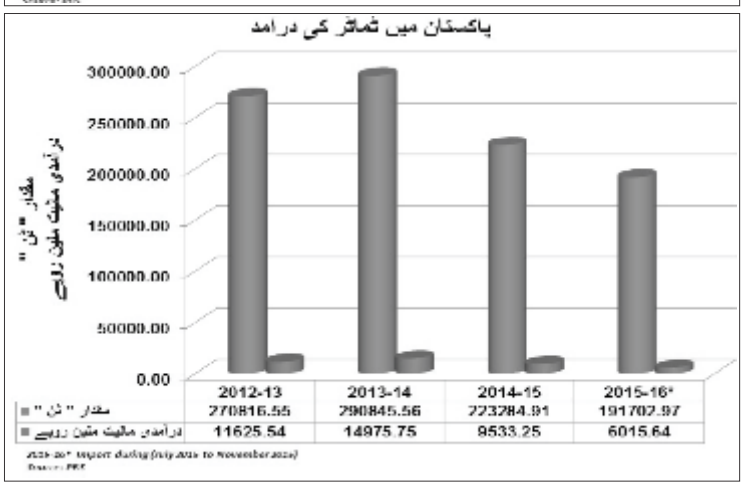
پاکستان میں ٹماٹر کے پیداواری اعدادوشمار کے مطابق سال 15-2014 میں مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ سندھ 35 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ بلوچستان 25 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ خیبر پختونخواہ 24 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ پنجاب 16 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔



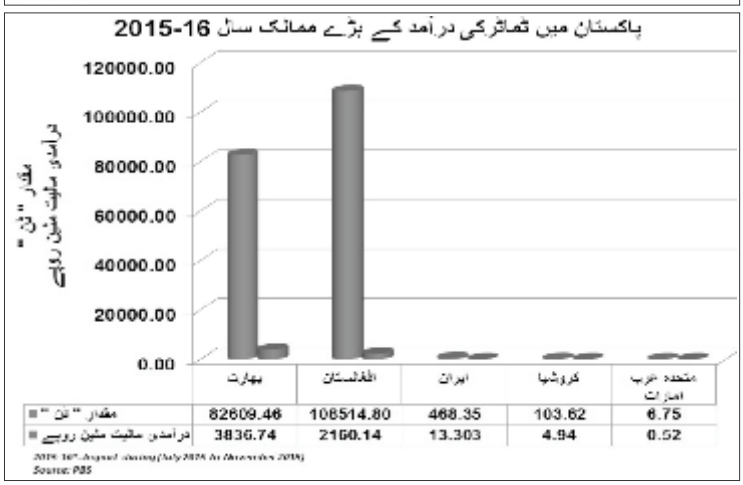
صوبہ پنجاب میں گذشتہ پانچ سالوں کے ٹماٹر کے پیداواری اعدادوشمار ظاہر کرتے ہیں کہ ٹماٹر کی پیداوار میں مجموعی طور پر اضافے کا رجحان ہے۔ سال 11-2010 کے دوران صوبہ پنجاب میں ٹماٹر کی مجموعی پیداوار 87,800 ٹن تھی جو کہ سال 14-2013 کے دوران بڑھ کر 1,00,100 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ جبکہ سال 15-2014 کے دوران ٹماٹر کی پیداوار کمی کے بعد 94,600 ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔



پاکستان سے ٹماٹر کی کچھ مقدار دوسرے ممالک کو برآمد بھی کی جاتی ہے۔سال 2011-12 کے دوران پاکستان نے 15,765 ٹن ٹماٹر برآمد کیا جبکہ سال 2013-14 کے دوران ٹماٹر کی برآمد کم ہوکر 11,962 ٹن کی سطح پر آ گئی اور سال 2014-15 کے دوران پاکستان سے ٹماٹر کی برآمد صرف 7,694 ٹن رہ گئی۔سال 2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران پاکستان 642 ٹن ٹماٹر برآمد کر چکا ہے۔سال 2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران ٹماٹر کی تمام برآمد افغانستان کو کی گئی۔



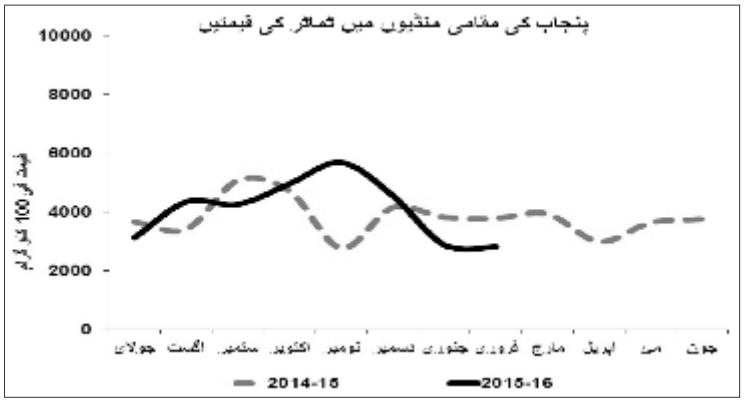
پاکستان کو ٹماٹر میں ہر سال کمی کا سامنا ہوتا ہے جس کی وجہ سے پاکستان کو ہر سال ملکی ضرورت کو پوری کرنے کیلئے ٹماٹر درآمد کرنا پڑتا ہے۔پاکستان نے ٹماٹر کی کمی کو دُور کرنے کیلئے سال 2012-13 کے دوران 2,70,816 ٹن ٹماٹر درآمد کیا۔سال 2013-14 کے دوران ٹماٹر کی درآمد بڑھ کر 2,90,845 ٹن ہوگئی۔اسی طرح سال 2014-15 کے دوران ٹماٹر کی درآمد میں کچھ کمی دیکھنے میں آئی اور یہ 2,23,285 ٹن کی سطح پر آ گئی۔سال 2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران پاکستان 1,91,703 ٹن ٹماٹر درآمد کر چکا ہے۔



پاکستان نے سال 2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران ٹماٹر کی بڑی مقدار بھارت اور افغانستان سے درآمد کی۔

ان دنوں مقامی منڈیوں میں ٹماٹر کی آمد سندھ سے جاری ہے۔سندھ سے ٹماٹر کی ترسیل میں بہتری کے ساتھ اس کی قیمتوں میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔نیچے دیئے گئے گوشوارہ میں مختلف صوبوں سے ٹماٹر کے مقامی منڈی میں آنے کے اوقات ظاہر کئے گئے ہیں

صوبہ	ٹماٹر کے بڑے پیداواری اضلاع	منڈی میں آنے کے اوقات
پنجاب	خوشاب، شیخوپورہ، مظفرگڑھ، رحیم یار خان، گوجرانوالہ وغیرہ	اپریل تا جون
سندھ	بدین، ٹھٹہ، میرپور خاص، کراچی، ٹنڈو محمد خان وغیرہ	دسمبر تا اپریل
خیبر پختونخواہ	سوات، مہمند ایجنسی، مالاکنڈ، چارسدہ وغیرہ	جون تا نومبر
بلوچستان	قلعہ سیف اللہ، بارکھان، کوئٹہ، جعفر آباد، نصیر آباد، قلات وغیرہ	آخر جون تا 15 نومبر

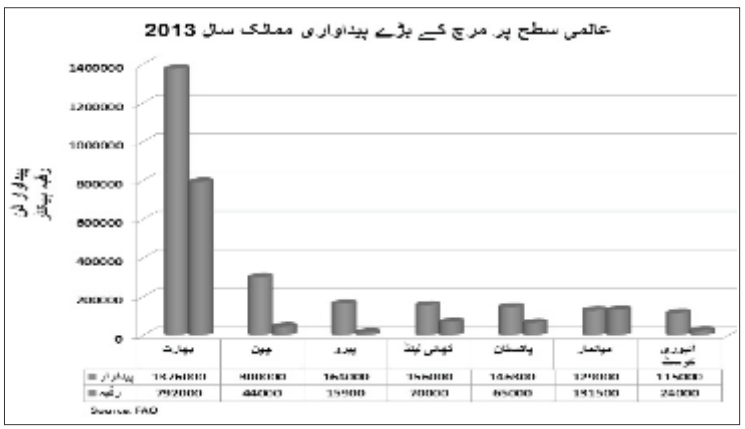


صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جنوری کے مہینہ میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 2882 روپے فی سو کلوگرام تھی۔ جو کہ فروری میں کم ہو کر 2811 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی اور شرح کمی 1.95 فیصد رہی اور پچھلے سال ماہ فروری کی نسبت بھی 25.02 فیصد کم رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

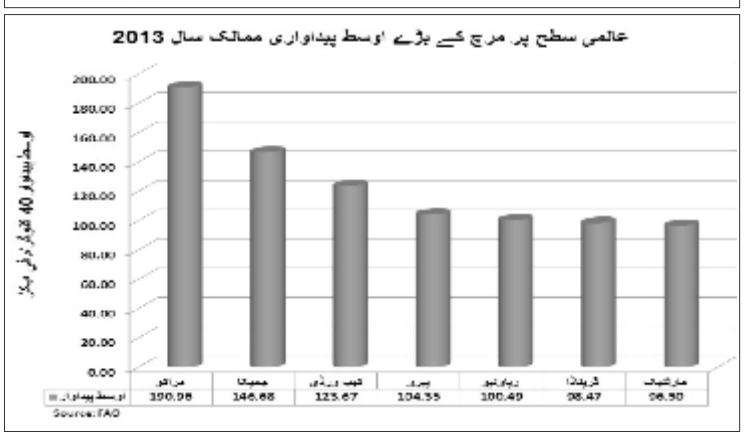
قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	فروری(2016) کی قیمتیں	جنوری(2016) کی قیمتیں	فروری(2015) کی قیمتیں	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2016) سے موازنہ	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری(2015) سے موازنہ
لاہور	2830	2952	3762	-4.15	-24.77
فیصل آباد	3028	2904	3529	4.27	-14.19
سرگودھا	2848	2864	4253	-0.56	-33.03
ملتان	2535	2772	3146	-8.53	-19.42
گوجرانوالہ	3386	3718	3768	-8.92	-10.13
اوکاڑہ	3229	3319	4674	-2.71	-30.92
راولپنڈی	2776	2921	4296	-4.97	-35.37
رحیم یار خان	2296	2459	3893	-6.65	-41.03
بہاولپور	2682	2696	3619	-0.50	-25.88
ڈیرہ غازی خان	2503	2211	2962	13.23	-15.48
اوسط	**2811**	**2882**	**3790**	**-1.95**	**-25.02**

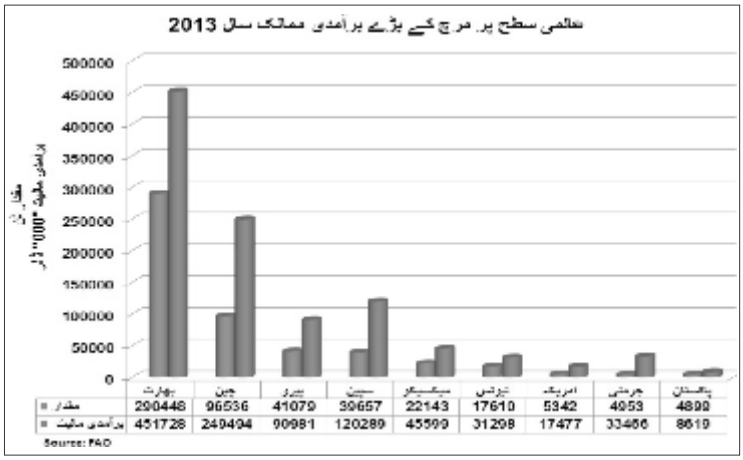
سرخ مرچ



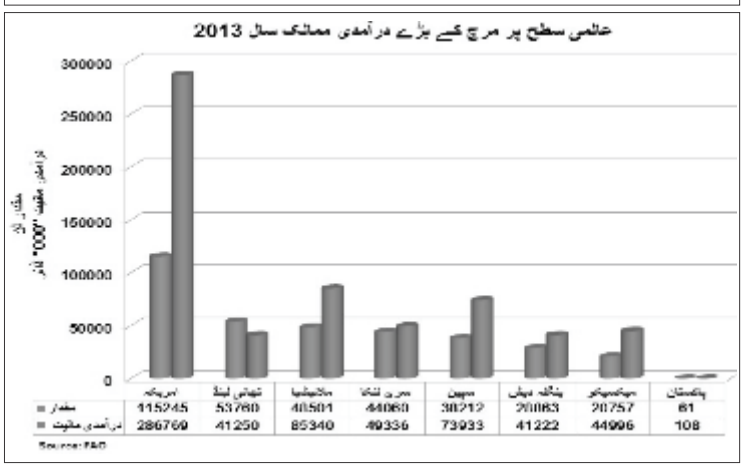
عالمی سطح پر سال 2014 کے مرچ کے پیداواری ممالک میں بھارت 1,376,000 ٹن پیداوار کے ساتھ پہلے، چین 3,00,000 ٹن کے ساتھ دوسرے، پیرو 1,64,000 ٹن کے ساتھ تیسرے، تھائی لینڈ 1,56,000 ٹن کے ساتھ چوتھے، پاکستان 1,46,300 ٹن کے ساتھ پانچویں، میانمار 1,29,000 ٹن کے ساتھ چھٹے اور آئیوری کوسٹ 1,15,000 ٹن کے ساتھ ساتویں نمبر پر ہے۔



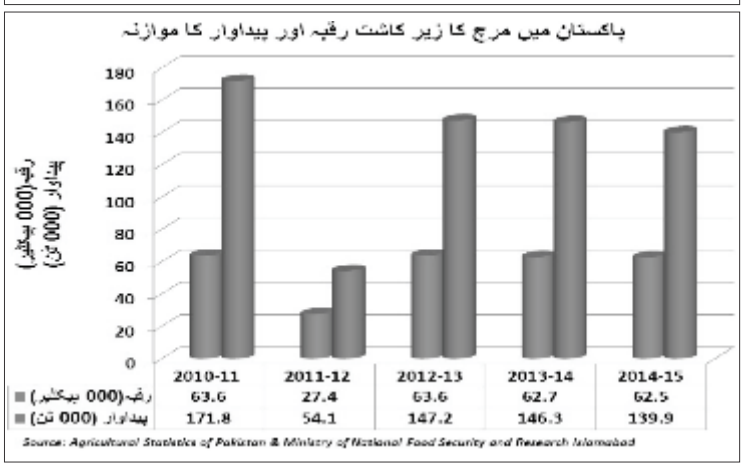
سال 2014 کے مرچ کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق مراکو مرچ کی فی ایکڑ اوسط پیداوار میں پہلے، جمیکا دوسرے، کیپ ورڈی تیسرے، پیرو چوتھے، ریونیو پانچویں، گرینیڈا چھٹے، مارٹنیک ساتویں اور پاکستان مرچ کی فی ایکڑ اوسط پیداوار میں 31 ویں نمبر پر ہے۔



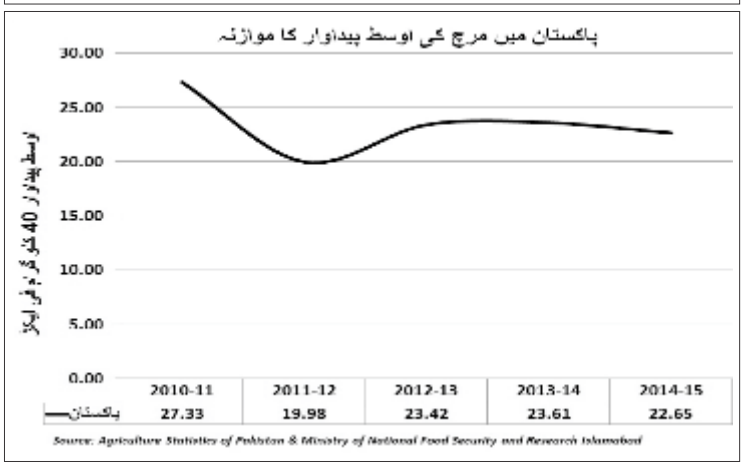
مرچ کے برآمدی اعداد وشمار برائے سال 2013 کے مطابق بھارت پہلے، چین دوسرے، پیرو تیسرے، سپین چوتھے، میکسیکو پانچویں، تیونس چھٹے، امریکہ ساتویں، جرمنی آٹھویں اور پاکستان مرچ کی برآمد میں نویں نمبر پر ہے۔



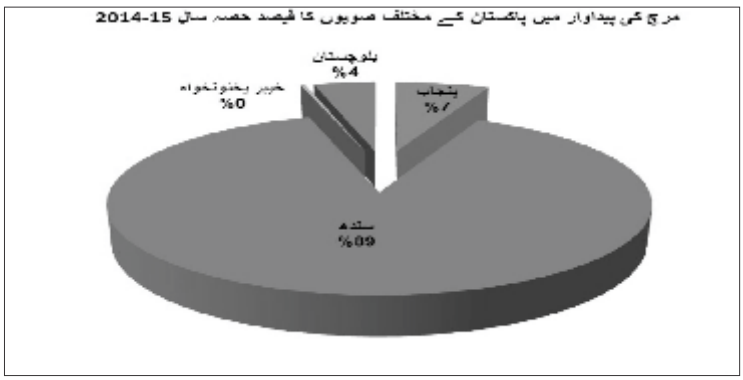
سال 2013 کے عالمی سطح پر مرچ کے بڑے درآمدی ممالک میں امریکہ پہلے، تھائی لینڈ دوسرے، ملائیشیا تیسرے، سری لنکا چوتھے، سپین پانچویں، بنگلہ دیش چھٹے، میکسیکو ساتویں اور پاکستان مرچ کی درآمد میں 91 ویں نمبر پر ہے۔



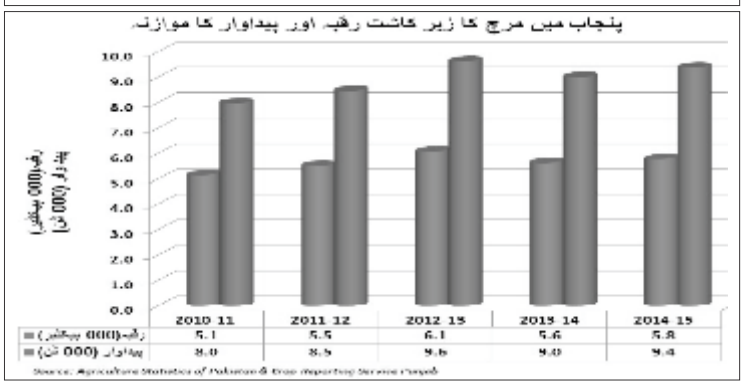
گذشتہ چند سالوں کے دوران پاکستان میں مرچ کی پیداوار میں اُتار چڑھاؤ دیکھنے میں آیا ہے۔ سال 11-2010 کے دوران مرچ کی مجموعی پیداوار 1,71,800 ٹن ریکارڈ کی گئی۔ سال 12-2011 کے دوران مرچ کی مجموعی ملکی پیداوار میں انتہائی کمی واقع ہوئی اور اس کی پیداوار صرف 54,100 ٹن رہ گئی۔ مگر سال 13-2012 کے دوران مرچ کی پیداوار میں بہتری ریکارڈ کی گئی اور پیداوار بڑھ کر 1,47,200 ٹن ہو گئی ۔ سال 14-2013 کے دوران مرچ کی پیداوار معمولی کمی کے ساتھ 1,46,300 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ جبکہ سال 15-2014 کے دوران مرچ کی پیداوار مزید کم ہوکر 1,39,900 ٹن کی سطح پر آ گئی۔



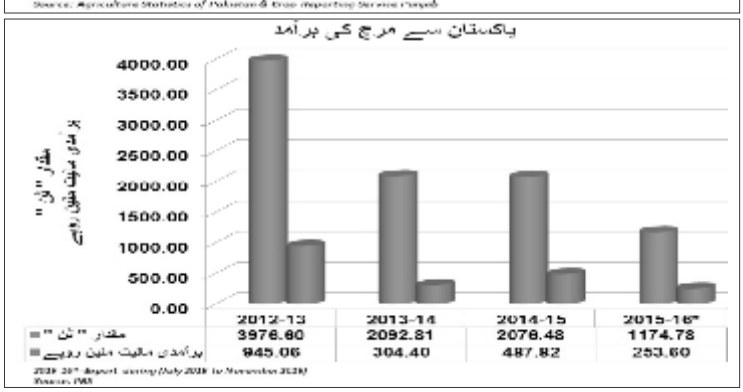
جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ فی ایکڑ اوسط پیداوار کے لحاظ سے پاکستان عالمی سطح پر 31 ویں نمبر پر ہے۔ اگر گذشتہ پانچ سالوں کے دوران مرچ کی فی ایکڑ اوسط پیداوار کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ تقریباً 20 تا 27 من فی ایکڑ کے درمیان رہی ہے۔



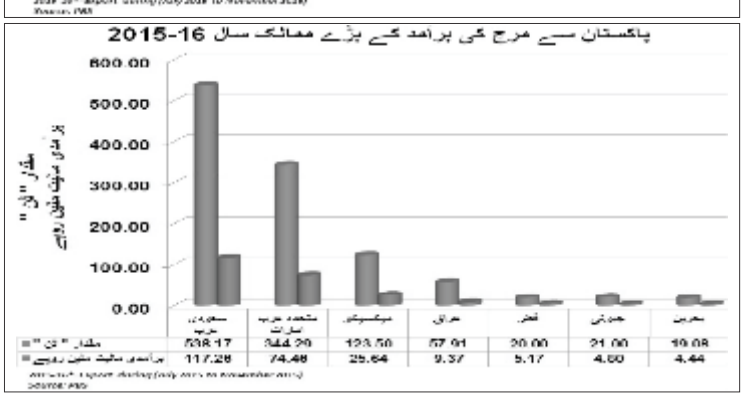
سال2014-15 کے دوران مرچ کی مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ سندھ 89 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، صوبہ پنجاب 7 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، صوبہ بلوچستان 4 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے اور صوبہ خیبر پختونخواہ کا مرچ کی مجموعی ملکی پیداوار میں حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔



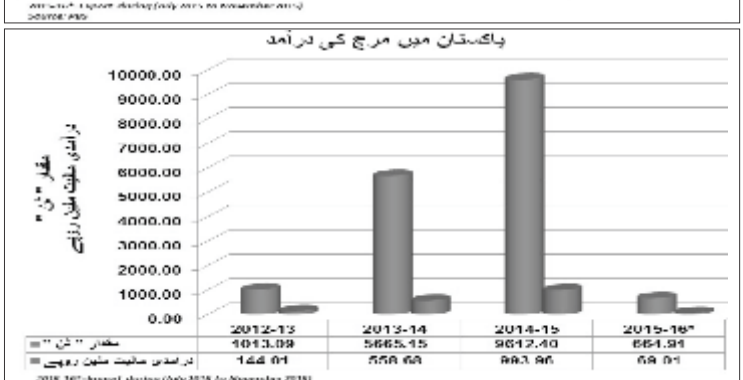
صوبہ پنجاب میں مرچ کے گذشتہ پانچ سالوں کے پیداواری اعداد وشمار کے مطابق سال2010-11 کے دوران 8,000 ٹن مرچ پیدا ہوئی۔ سال2011-12 کے دوران مرچ کی پیداوار بڑھ کر 8,500 ٹن ہوگئی اور سال2012-13 کے دوران مرچ کی پیداوار مزید اضافہ کے ساتھ 9,600 ٹن کی سطح پر آ گئی جبکہ سال 2013-14 کے دوران مرچ کی پیداوار معمولی کمی کے بعد 9,000 ٹن کی سطح پر ریکارڈ کی گئی۔ جبکہ سال 2014-15 کے دوران مرچ کی پیداوار بڑھ کر 9,400 ٹن کی سطح پر پہنچ گئی۔



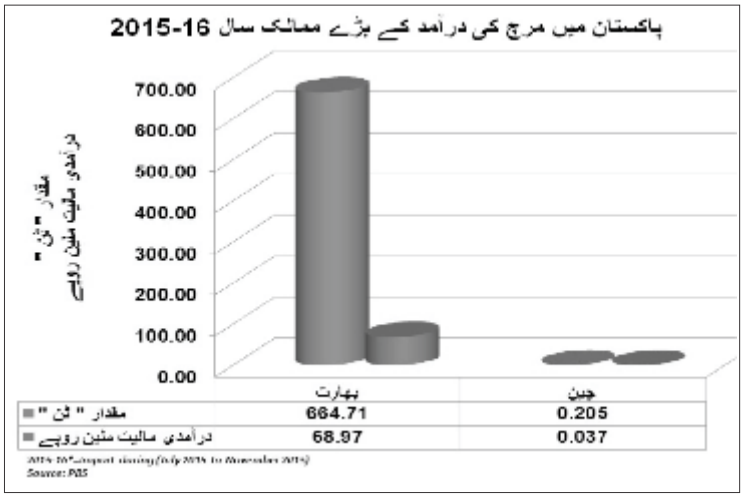
پاکستان سرخ مرچ دوسرے ممالک کو برآمد بھی کرتا ہے۔ سال2012-13 کے دوران پاکستان نے 3,977 ٹن سرخ مرچ برآمد کی۔ سال2013-14 کے دوران مرچ کی برآمد کم ہوکر 2,093 ٹن کی سطح پر آ گئی۔ سال2014-15 کے دوران سرخ مرچ کی برآمد میں مزید معمولی کمی واقع ہوئی یہ 2,076 ٹن کی سطح پر آ گئی جبکہ سال 2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران پاکستان 1175 ٹن سرخ مرچ برآمد کر چکا ہے۔



سال2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران پاکستان نے سرخ مرچ کی زیادہ تر برآمد سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، میکسیکو، عراق، قطر، جبوتی اور بحرین کو کی۔



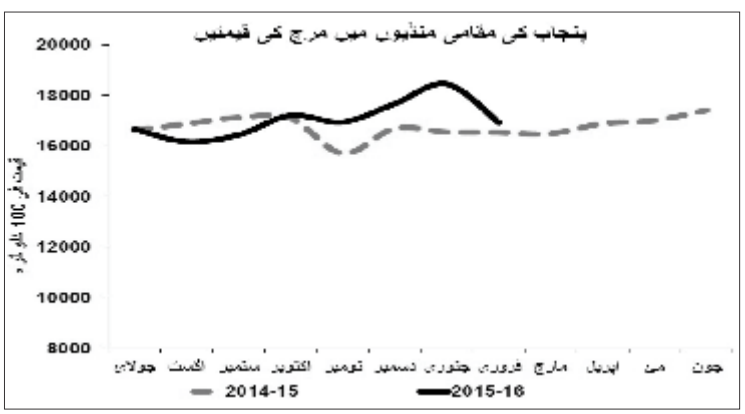
پاکستان ملکی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے سرخ مرچ دوسرے ملکوں سے درآمد بھی کرتا ہے۔ سال2012-13 کے دوران سرخ مرچ کی مجموعی درآمد 1,013 ٹن رہی جو کہ سال 2013-14 کے دوران بڑھ کر 5,665 ٹن ہوگئی۔ سال 2014-15 کے دوران سرخ مرچ کی درآمد میں مزید اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور سرخ مرچ کی درآمد 9,612 ٹن کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی۔ سال2015-16 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران پاکستان 665 ٹن مرچ درآمد کر چکا ہے۔



پاکستان نے سال 16-2015 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران سرخ مرچ کی تمام مقدار بھارت اور چین سے درآمد کی۔

نیچے دیئے گئے گوشوارہ میں مختلف صوبوں سے سرخ مرچ کے منڈی میں آنے کے اوقات ظاہر کئے گئے ہیں۔

صوبہ	مرچ کے بڑے پیداواری اضلاع	منڈی میں آنے کے اوقات
پنجاب	پاکپتن، ملتان، لودھراں، وہاڑی، بہاولپور وغیرہ	مئی تا اگست
سندھ	بدین، عمرکوٹ، میرپورخاص، ٹھٹہ، سانگھڑ	ستمبر سے نومبر اور فروری سے اپریل



جنوری کے مہینے میں صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں سرخ مرچ کی اوسط قیمت 18452 روپے فی سوکلوگرام تھی۔ جو کہ فروری میں کم ہوکر 16922 روپے فی سوکلو گرام ہوگئی۔ اور شرح کمی 7.91 فیصد رہی۔ سرخ مرچ کی قیمتیں پچھلے سال ماہ فروری کی نسبت 3.02 فیصد زیادہ رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ فروری کی قیمتوں کے ساتھ موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	فروری(2016) کی قیمتیں	جنوری(2016) کی قیمتیں	فروری(2015) کی قیمتیں	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا جنوری(2016) سے موازنہ	فروری(2016) کی فیصد قیمتوں کا فروری(2015) سے موازنہ
لاہور	16892	19300	15001	-12.48	12.61
فیصل آباد	15500	14500	14750	6.90	5.08
سرگودھا	17815	19714	16067	-9.63	10.88
ملتان	18716	19362	19374	-3.33	-3.40
گوجرانوالہ	16452	18069	17295	-8.95	-4.87
اوکاڑہ	17691	18857	18000	-6.18	-1.72
راولپنڈی	17024	18974	17958	-10.28	-5.20
رحیم یارخان	15750	19161	15700	-17.80	0.32
بہاولپور	16875	18984	17500	-11.11	-3.57
ڈیرہ غازی خان	16500	17596	13741	-6.23	20.08
اوسط	**16922**	**18452**	**16539**	**-7.91**	**3.02**

ایگری مارکیٹنگ راؤنڈاپ کو حاصل کرنے کیلئے ہمارے ضلعی دفاتر سے رابطہ کریں

نمبر شمار	نام	ایڈریس	فون نمبر
1	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لاہور	محکمہ زراعت (معاشیات وتجارت) 21 ڈیوس روڈ لاہور	042-36287707
2	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) شیخوپورہ	مارکیٹ کمیٹی شیخوپورہ	056-3781130
3	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) قصور	نزد شناختی کارڈ آفس قصور	049-2771439
4	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ننکانہ صاحب	معرفت مارکیٹ کمیٹی ننکانہ صاحب	056-2874647
5	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) گوجرانوالہ	محلہ حبیب اللہ جیلانی گلی نمبر 6، فرید ٹاؤن نزد سیالکوٹ میرج ہال، گوجرانوالہ	055-9200201
6	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) نارووال	معرفت مارکیٹ کمیٹی نارووال	0542-410837
7	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) گجرات	معرفت مارکیٹ کمیٹی نزد ریلوے اسٹیشن گجرات	053-3534576
8	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) منڈی بہاؤالدین	معرفت مارکیٹ کمیٹی منڈی بہاؤالدین	0546-508268
9	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) سیالکوٹ	حاجی پورہ کیمپ ڈسکہ روڈ، سیالکوٹ	052-3240405
10	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) حافظ آباد	معرفت مارکیٹ کمیٹی حافظ آباد	0547-520700
11	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) اٹک	اٹک	057-2522488
12	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) راولپنڈی	معرفت ٹشو کلچر (ریسرچ) آفس مری روڈ، راولپنڈی	051-9292050
13	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) چکوال	محلہ فاروقی نزد دلبر دربار چکوال	0543-553106
14	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) جہلم	معرفت مارکیٹ کمیٹی جہلم	0544-9270191
15	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) سرگودھا	W بلاک مکان نمبر 20 گلی نمبر 6 نیو سٹلائیٹ ٹاؤن، سرگودھا	048-3214911
16	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) خوشاب	بلاک نمبر 14 مکان نمبر 67، جوہر آباد	0454-920176
17	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) میانوالی	محلہ گوشالہ یثرب سٹریٹ میانوالی	0459-230885
18	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بھکر	منڈی ٹاؤن بھکر	0453-9200162
19	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) فصیل آباد	معرفت مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد	041-9200539
20	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) جھنگ	ریسٹ ہاؤس غلہ منڈی، جھنگ	047-9200102
21	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) چنیوٹ	کلب روڈ نزد باجوہ ہسپتال، چنیوٹ	047-6332544
22	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	0462-9239039
23	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ملتان	G-54 شاہ رُکن عالم کالونی ملتان	061-9220178
24	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لودھراں	معرفت مارکیٹ کمیٹی لودھراں	0608-9200041
25	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) خانیوال	B-W-16 بلاک پیپلز کالونی خانیوال	065-9200328
26	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) وہاڑی	F-78 بلاک نزد پارک وہاڑی	067-3362907
27	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ساہیوال	مکان نمبر 280 عمر بلاک شاداب ٹاؤن ساہیوال	040-9239027
28	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) پاکپتن	الغفار ہاؤس، مولوی منظور روڈ نزد نگینہ چوک، پاکپتن	0457-352918
29	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) اوکاڑہ	گلی نمبر 5 امیر کالونی اوکاڑہ	044-9200274
30	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بہاولنگر	بہاولنگر	063-9239027
31	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بہاولپور	نیو صادق کالونی نزد دبئی پیلس بخاری منزل بہاولپور	062-9255549
32	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) رحیم یار خان	مکان نمبر A/14-11 زمیندارہ کالونی ٹرسٹ کالونی روڈ رحیم یار خان	068-5875240
33	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ڈیرہ غازی خان	ڈیرہ غازی خان	064-9260495
34	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) مظفر گڑھ	بلڈنگ نمبر I-436- نزد شیروانی چوک ریلوے روڈ مظفر گڑھ	066-9200079
35	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) راجن پور	32- نیو غلہ منڈی ڈیرہ روڈ راجن پور	0604-688629
36	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لیہ	لیہ	0606-410565





ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ (مارکیٹنگ ونگ)
حکومت پنجاب
21-ڈیوس روڈ، لاہور
فون: 042-99201094 , 99204229
Website: www.amis.pk